





# مجموعہ اپنیش

اپنیش کہیں کٹھلی - بربران - چماندوگ - پرن - مناک - مانڈوگ - ایترو - تیرو - وغیرہ

بارہ اپنیشوں کا مجموعہ اردو ترجمہ مع تشریح و فہم

جس کو بابو پیارے لعل زمیندار بروٹھانے بہ بگتوں کے فائدہ کیلئے بکسرف کثیر تیار کیا

مطبوعہ دیاساگر پریس علی گڑھ

طبع اول ۵۰۰ جلد

۱۹۰۶ء

قیمت فی جلد ۴۰۰  
کل حقوق محفوظ جملہ شد

## उपनिषत्संग्रह

इशकेन कठवल्लो ब्रह्मद्वारय कांदोग्यमांडूक प्रश्न तैत्तिरीय आदि

॥ १२ उपनिषदों का उद्भूत जेमा

बाबू प्यारे लाल जमींदार वरौडाने कयावा

विद्या सागर प्रेस जपलोगढ

में कपा सं १६०० ई०









منتر ۱۔ اس حکمت کے پیدا ہونے پہلے صرف ایک آتما ہی تھا۔ آتما سے سوا ہر نام اور کچھ نہ تھا۔ اس آتما نے ارادہ کیا۔ کہ۔ لوگوں کو ضرور پیدا کروں۔

منتر ۲۔ چنانچہ آتما نے اُن لوگوں کو پیدا کیا اور لوگوں کے پیدا کرنے کے لیے سب پہلے آتما نے۔ اکا پرکاش پنچ شکت یعنی ۱۔ خلا ۲۔ ہوا ۳۔ آگ ۴۔ پانی ۵۔ خاک پنچ عناصر کو پیدا کیا۔

منتر ۳۔ بعد پیدا کرنے پنچ عناصر کے ارادہ کہ لوگ اور لوگوں کو ضرور پیدا کروں چنانچہ۔ بادی۔ آتش۔ آبی۔ خاکی۔ چار لوگوں کو بنایا اور اسکے مجموعی صورت وہ آتما خود پرش کی صورت سے نمودار ہوا جس پرش کا نام برات ہے۔ پانچواں خلا۔ بحسنہ بصورت خلا کے رہا۔

منتر ۴۔ پھر کس اپنے پرش اکابر ات روپ کیلئے تپ (بچار۔ خیال) کیا (یعنی سب پہلے جب آتما پانچوں عناصر کا۔ مرد کی صورت میں (جیسے ٹی کا پٹلا ہوتا) اپنا ایک پٹلا نمودار کیا اور وقت صرف۔

۱۔ ہاتھ پاؤں کا رڈا تھا۔ منہ وغیرہ محوسات اور دل وغیرہ اندرون کچھ نہ تھے۔ ان کے ظاہر ہو چکے خیال کیا تب۔ آگ سے ستھ۔ منہ سے نطق۔ ہوا سے نامک نامک پیران پھر۔ آنکھ سے بصارت

بصارت سے سوج۔ پھر کان۔ کانوں سے شنوائی۔ شنوائی سے پورب بچم وغیرہ سب سمیت۔ پھر چم چٹرا۔ چم سے دم بال۔ اور اوس سے نباتات۔ پھر قلب۔ قلب چنڈرماں۔ پھر زان اور ناس

اپان بایو (جو نیچے کو جاتی ہے) اور اپان سے موت۔ پھر آلتہ ناسل اور اوس سے نطفہ۔ اور اوس سے پانی پیدا ہوا۔ اس طرح یہ مجموعی اشیاء اوس مجموعی صورت دے برات نام والے پرش آتما کے سب محوسات و قلب و عضو عضو مجموعی شکل میں نمودار ہوئے۔



## پہلے ادھیاء کا دوسرا گھنٹہ شروع ہوا

مستمر پہلج حب مند جب بالاجب اگنی وغیرہ دیوتا نمایاں ہوئے وہ سب دیوتا اس ناپید انسا سے مند دنیا میں گئے۔ اسکے بھوکہ پیاس کی ضرورت نمود ہوئی جسکے دُور کرنے کے لیے دیوتاؤں نے کہا کہ بھوکے کے لیے مقام اور سامان خورد و نوش بتلاؤ جہاں قیام کریں اور غذا اکھاویں پانی پیویں۔

مستمر۔ تب اتمانے اُن دیوتاؤں کی غذا کے لئے ایک صورت مادہ گاؤ و کھائی اوسکو دیکھ کر دیوتاؤں نے کہا کہ یہ غذا ہمارے لائق نہیں کیونکہ اسکے آہر کے دانت نہیں ہیں بدنیہ جو یہ بہاد گاؤ خود اچھی طرح گناس وغیرہ اپنی غذا کو نہیں کھا سکتی۔ پھر بجائے گھوکے گھوڑا کو دیکھا اوسکے کھانے سے بھی دیوتاؤں نے انکار کیا اسی طرح دیگر قسم کے جانور دیکھائے دیوتاؤں نے سب کے غذا کر نیسے انکار کیا۔ مستمر۔ اخیر پر ایک صورت نوع انسان نمودار کر کے دیکھا اوسکو دیکھ کر دیوتا خوش ہوئے اور کہا کہ یہ نوع بیشک اچھی نیک افعال کرنے والی ہے اسلئے ہم کو پسند ہے۔

مستمر۔ تب اوس برات پرش کے حکم سے وہ سب دیوتا مقامات ذیل پر جم نوع انسان میں مقیم ہوئے۔ انطی ہو کر آگ منہ میں، ہوا پران روپ ہو کر ناک میں، سورج آنکھ میں، ہر اطراف و جہات سمت کان میں، نباتات روم روم ہو کر چڑھے پوست جسم میں، چند زمان شکل دل کے اندر و زمین موت اپان ہو کر ان میں پانی لطفہ ہو کر آنہ تناسل میں جا گزیں ہوئی اور اس طرح یہ ابتدائی سات دیوتا۔ جسم نوع انسان کے ساتوں مقامات بالا کے مالک ہو کر رہ گئے۔ کہ ان دیوتاؤں کی امداد سے یہ منہ وغیرہ محسوسات اپنی اپنے لذات دنیوی کو لیویں اور اُن لذات کا نتیجہ (عطر) موجب شکم پُری دیوتاؤں کا رہے۔

مستمر۔ جب دیوتاؤں کو مقام ملے تب خود بھوکہ اور پیاس سے کہا کہ ہم کو بھی مقام بتلاؤ اوسکے لیے اتمانے۔ دیوتاؤں کا حب کب (جو بگ وغیرہ اس دیوتاؤں کو دیا جاتا) مقام بتایا کہ۔ دیوتا جس جس لذات کو پاؤ گئے اسی میں بھوکہ پیاس کا حصہ رہیگا جس سے سب دیوتا اور بھوکہ پیاس شکم سیر رہینگے۔



## تمیز اکہنڈ شروع ہوا

منتر ۱۔ دیتا اور دتویاں کیلئے غذا پیدا کر نیکی بعد آسمانے ارادہ کیا کہ دنیا میں جس قدر جاندار ہیں انکے لئے غذا پیدا کروں

منتر ۲۔ چنانچہ زمین کے اندر پانی کے ذریعے اسنے نباتات پیدا کیں جن میں سے نباتاتی غلہ خشک و ثمر سے غور و خورش آدمیوں کی اور نباتات کے پھول پتا وغیرہ غور و خورش مویشیوں کے ہوئے۔

منتر ۳۔ لیکن جبوقت ان (غلہ) کو پیدا کیا اور لوگ بالوں کے آگے چوڑا اونکے سامنے سے وہ ان اونکو چوڑ کر بہا گئے لگا۔ تب اس ان کو نطق سے پکڑنا چاہا مگر نہ پکڑ سکا۔ لیکن اس براٹ پرش اسکو اپنی نطق سے پکڑا بدینوجہ ان کو نطق سے کہنی سے ہی سیری ہو جاتی۔

منتر ۴۔ اسی طرح لوگ پال اپنی نانک سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ پرش نے اپنی نانک سے پکڑا بدینوجہ نانک سے ان کو سونگھ کر بھی سیری ہو جاتی۔

منتر ۵۔ پھر لوگ پال انکھ سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی انکھ سے پکڑا بدینوجہ انکھ سے ان کو دیکھ کر بھی سیری ہو جاتی۔

منتر ۶۔ اسی طرح لوگ پال اپنے کان سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی کان سے پکڑا بدینوجہ ان کی بات سن کر بھی سیری ہو جاتی۔

منتر ۷۔ اسی طرح لوگ پال پوست جسم سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی پوست سے پکڑا بدینوجہ ان کو چھو نیسے سیری ہو جاتی۔

منتر ۸۔ لوگ پال اپنی سن سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنی سن سے پکڑا بدینوجہ ان کا دل میں خیال کر نیسے سیری ہو جاتی۔

منتر ۹۔ لوگ پال اپنے آتہ ناسل سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے پکڑا۔

منتر ۱۰۔ لوگ پال اپنے اپان بالو متعدد سے نہ پکڑ سکے لیکن براٹ نے اپنے پان سے پکڑا۔ یعنی آخر کو جب منہ کے راستے ان کو کھایا تب پورا مطلب حاصل ہوا کہ ان منہ کے راستے کھایا جاوے



اور اس کا فضلہ مقعد کے راستے نکلتا رہے۔

مشر ۱۱۔ جب آہستہ آہستہ ارادہ کیا۔ اور کہا کہ غیر میرے یہ سب کس طرح ترتیب پاویں گے چنانچہ نطق سے گفتگو۔ ناک سے سونگھنا۔ آنکھ سے دیکھنا۔ کان سے سنا۔ پوست سے لمس۔ دل سے خیال۔ آلہ تناسل سے پانی و نطفہ نکالنا۔ مقعد سے پٹخانہ کی تابخیر پر کہا کہ اب میں کون ہوں۔

مشر ۱۲۔ اسکے بعد۔ وہ آہستہ آہستہ یہاں (جسکی شرح نیچے لکھی ہے) سورخ کر کے اوس سورخ کی راستہ سے جسم کے اندر داخل ہوا۔ اسی موقع کا نام سنسکرت میں (بدت۔ اور زندان و دار) ہے۔ اور جسم میں جو ۱۰ آنکھ۔ ۱۰ کان۔ ۱۰ ناک۔ ۱۰ منہ۔ ۱۰ آلہ تناسل۔ ۱۰ مقعد۔ ۱۰ پران نو سورخ موصوفہ مذکورہ ہیں جن میں ہو کر آمد رفت دم کی ہوتی۔ اون سب ۹۔ دروازوں کی حد کا وہ مقام یہاں ہے کہ اوس سے آگے دم نہیں بڑھتا۔ پھر اوس آتما کے جو یہاں کے مقام پر مستقل ہے تین مقام گشت کرنے یا ہنر کے اوپر ہیں۔ پہلا مقام۔ دائیں آنکھ کا سورخ جس میں بحالت بیداری کے سیر کرتا۔ دوسرا مقام۔ دل جہاں بحالت خواب ملکوت کے رہتا۔ تیسرا مقام۔ خاص اندر سورخ قلب کے (جبروت) جہاں وقت سکتی۔ خواب غفلت۔ لاہوت۔ کے ٹھہرتا۔

شرح نفا۔ یہاں کی۔ دائیں کان کے اوپر سے بائیں کان کے اوپر تک۔ آٹمی لکیر۔ اور ناک کے سیدھے اوپر کو۔ گردن کے اوپر کی بیچا بیچ والی ہڈی تک۔ کبڑی لکیر کہ پنجو جس موقع پر بیچا بیچ وہ لکیریں۔ تقاطع کریں اور سکا نام۔ یہاں۔ ام الدماغ ہے۔ یہاں کہ حاشیہ پر تھیلہ لکھا جاتا ہے۔ یادداشت مرتے وقت عوام لوگوں کی روح۔ منہ۔ یا ناک۔ خواہ۔ آنکھ کے راستہ سے نکلتی اور کی بیچا یہ ہے کہ اون راستوں سے جس راستہ ہو کر نکلے وہی مقام منہ۔ یا ناک یا آنکھ۔ کہلا رہ جاتا ہے۔ کان کے راستے بنی نکلتا اگر اس کا کچھ نشان بظاہر معلوم نہیں ہوتا۔ ایسے مرنے والوں کو اوسط کے لوگ سمجھنا چاہیے۔ بعض کے آلہ تناسل کے راستہ سے اور سکی ہی تیز کم ہوتی۔ بعض کی براہ مقعد جان نکلتی اور سوت گوز کی سی آواز یا پسکار سنیں آتی۔ ایسے شخصوں کو جنکی روح براہ آلہ تناسل یا مقعد نکلے ناقص درجہ کے سمجھنا چاہیے۔ سب سے افضل تر وہ ہیں کہ جنکی روح۔



اوس مقام سیما کو پہونکر نکلے سو بعضی وشاذ و نادر۔ مہاتاپریش جوگ کرنیوالوں کی ایسی حالت ہوتی۔ اسی مطابق اون کا جنم ہوتا کہ اوسط والے۔ آدمی و مولشی وغیرہ۔ اونے والے۔ بہوت وغیرہ ناقص جون میں جنم لینے۔ افضل درجہ والے پر حیم نہیں لیتے کہ یا تو سرگ میں منچتے اور جو افضل التفضل کے درجہ پر رہا کار مر نیوالے وہ اُس وقت برہمہ میں وصل ہوتے یعنی خود برہمہ روپ ہو جاتے ہیں۔

منسٹر نمبر ۱۳۔ اس منسٹر میں۔ اُس لفظ مندرجہ منسٹر نمبر ۱۱ کے خبر نکالتے ہیں کہ اس موقع پر جو تاملے لکھتا کہ میں کون ہوں۔ سو بعد اس قدر ترتیب دی ہے کہ۔ کہ سیما کے راستہ سے اتنا اندر حیم کے داخل ہو گیا تو محض بے علی اپنے سچا اندر روپ نر کار نر کار سوئی ہو کر۔ دیہا بہاتی ہو گیا اور اس وجہ سے وہ جسم میں دبستگی کر کے۔ جسم۔ اور محسوسات کو اپنا آیا۔ جھک کر نکلے گا کہ۔ میں برہمن۔ چھتری وغیرہ جات۔ گر سہت سناں وغیرہ اشرم والا۔ منشی۔ لالہ۔ پنڈت۔ مولوی وغیرہ وغیرہ ہوں (ایسا کہنا گویا جسم کو اپنا مانا ہے) اسی طرح کہنے لگا کہ میں سوچتا۔ یا اندھا بہر آکانا۔ لنگرا۔ لجا وغیرہ وغیرہ ہوں (ایسا کہنا گویا محسوسات کو اپنا آمانا ہے) اور دونوں سے کسی طرح مانو ایسا ماننے والا۔ محض نادان ہے۔ اور پر روج اسی بے علی و نادانی کے یہی کہا کہ میں آما کو نہیں جانتا کہ کون ہے۔ یہاں تک جو روپ نادان بی علم کا ذکر ہوا اب اخیر پر ان میں سے کہتے ہیں کہ۔ جو شخص با علم برہمہ دیا کا عامل ہے وہ جسم اور محسوسات کو اپنا آیا۔ اور اپنے کو فاعل کی فعل اور ثمرہ پائی والا افعال کا نہیں سمجھتا۔ بلکہ جسم اور جسم کے عضو عضو میں جس سچا اندر برہمہ کا جلو جس کی روشنی میں عضو عضو اپنا اپنا کام متعلقہ کرتے۔ اور وہ اچھی طرح صاف قلب میں منور معلوم ہوتا۔ اُس کو آتا جانتے اور اول آما کار برہمنی پھر برہما کار برہمنی میں مستغرق رہتے ہیں۔

منسٹر نمبر ۱۴۔ چونکہ جسم کے اندر سب دیوتا منفرد بالا اور اُن سب دیوتاؤں کا مالک افسر۔ بادشاہ وہ آتا ہے اس لئے اس موقع پر اُس آما کا نام۔ اندر۔ (بادشاہ فرشتگان)



مشہور ہوا۔ اور اسی بنا پر مہاتار بہہ گیانی۔ اس پر اتنا۔ اندر نام و ایکلی پریش کر تیں۔  
 اس طرح یہ چھپا ہوا آتا۔ ہر جسم کے اندر۔ دیوتاؤں کو دیوتا۔ اندر۔ یا مہاد یو نام والا ہی۔  
 پہلا ادھیار معہ تینوں کھنڈ کے ختم ہوا  
 دوسرا ادھیار شروع ہوا۔

منتر ۱۔ اُسی آد پریش سے کہو یا یوں کہو کہ ہمیشہ سے اُسی پریش آتا ہے۔ بچہ پید ہو کر  
 حمل رہتا۔ نطفہ مرد کا جس کو کہتے ہیں وہ شخص کے کھائے پیئے اشیاء کا عطر ہے کہ یہ  
 قانون قدرت بشت۔ صلب مرد میں جمع ہوتا۔ اور نطفہ دہر قسم کے تخم میں جو یہ تاثیر ہے کہ اس  
 سے جس جنس کا نطفہ یا تخم ہو اسی جنس کا بجنہ انسان یا حیوان خواہ نباتات پیدا ہوتا۔  
 منتر نمبر ۲۔ یہ اثر اُسی آتا کا ہے لہذا الجنا ا اصلیت تاثیر موصوف کی۔ نطفہ کو شرقی نے  
 آتا ہی نامزد کیا۔ پھر وہی آتا ہر ستری۔ اور اس ستری کے خون نطفہ والد میں ہی۔

منتر نمبر ۳۔ چنانچہ ایک آتا ہے کہ وہ آتا نام مرد کے آتا نام نطفہ کی راہ سے۔ آتا نام ستری  
 کے رحم میں گر کر قائم ہوتا جس کو حمل کہتے۔ اور عورت کے جنس میں وہ آتا نام اس حمل کو اچھی طرح  
 کمال محبت حفاظت و پرورش کرنا۔ اور پھر اُسی حمل سے آتا نام والا بچہ پیدا ہوتا۔ جس کو مرد  
 عورت گویا بچہ کے بابا پ آتا روپ پرورش کرتے۔

منتر نمبر ۴۔ گویا ایک آتا۔ مرد۔ عورت۔ دونوں کے نطفہ۔ اور بچہ۔ پانچ صورت سی ظاہر  
 رہتا۔ اور اس طرح وہ اپنے میں آپ دخل باز کر کے یہ سب اشیاء دنیوی کا کیل بنانا بار بار  
 مرد۔ عورت۔ بچہ بن کر ترقی دنیا کی کر رہا ہے۔ گویا یہ تو صورت ترقی دنیا کی اپنے میں آپ  
 آتا ہے۔ جو تعلق مراسم وید کے ہی۔ اور پھر وہی آتا دہ ہے۔ جو کسی دیمہ کے آتا میں  
 برہم بہہ دیا کے عمل کر کے۔ اوس بچہ برج و دنیا کے احاطہ سے بری ہو کر۔ امرت روپ  
 کمت زندہ جاوید رہ جاتا گویا یہ اوس کا عمل مطابق وید واسطے افزائش دنیا اور مطابق  
 ویدانت واسطے کمی دنیا کے ہے۔



منتر نمبر ۵۔ اس منتر میں اُن ہر سو قہ کی بیوستہ کو کہتے ہیں۔ آتما کا بیان ہے کہ۔  
جب میں گل کے اندر۔ رہتا وہاں مجھے سب بیوستہ یاد آتی ہے کہ اس قدر مرتبہ میں فلاں  
فلاں جون میں جنم لے لے مر چکا ہوں۔

منتر نمبر ۶۔ گریہ میں نے برباد قائم کی ہے کہ جس وقت پچھ روپ حل سے باہر آیا فوراً وہ سب  
گیان جو گل کے اندر تھا کافور کر کے۔ اودیا۔ بے غلی کے اندر داخل ہو کر دھیا جانور پھری میں  
بے قابو رہا آتا، تبے میں جسم کے پچھڑے میں پسینہ۔ طوطا کی طرح وید شاستروں کو پڑھتا۔ اور مندر  
وغیرہ پائے ہوئے جانوروں کی طرح سب کام دنیوی کرتا رہتا۔ اور جب کبھی پر اپنے سچا مندر گیان  
سروپ کو سنہاتا تب ہی۔ اس جسم میں برہمہ دیا کا عمل کر۔ دھیا باز وغیرہ تیس میں۔ جنم مرگ  
پچھڑے سے باہر اپنے پر دم و حام۔ اپنے سروپ میں قائم ہو جاتا جس کو مکت کہتے ہیں۔ اس طرح  
یہ میرے کھیل کا میرے میں میرا چکر ہے۔

تیسرا ادھیا شروع ہوا

منتر نمبر ۷۔ عموماً جو کہا جاتا ہے کہ۔ آتما ہے۔ اُس کی پرستش کرنا چاہئے۔ سو اس ادھیار  
میں اُس آتما کا پتہ کہتے ہیں۔ کہ آنکھ سے جو صورت ہر شے کی دیکھی جاتی۔ کان سے جو ہر قسم  
کی آواز سنی جاتی۔ ناک سے جو ہر قسم کی بو سونگی جاتی۔ نطق سے جو ہر قسم کی گفتگو کی جاتی۔  
زبان سے جو ہر قسم کا ذائقہ پہچانا جاتا ہے۔

دوسرا منتر۔ اور دل و قلب کے ذریعہ سے سوال کیا جاتا سو اس طرح وہی ایک آتما۔  
ایک قسم کا مانا گیا ہے۔ اسی طرح گیان (علم) کئی قسم کے کہے جاتے۔ یعنی۔ ۱۔ سم گیان۔  
سب دیکھ دیکھوں میں چشتین برہمہ کا کیاں جانا۔ ۲۔ اگیان۔ سب طرف سے ایشور کا ہوا  
۳۔ گیان۔ ۴۔ کلا دے جگت سے۔ پیدا ہوا دنیا کے۔ اشیاء کا گیان۔ ۴۔ پر گیان۔  
شے کو دیکھ کر فوراً اوس کی پہچان۔ ۵۔ میدھا۔ بہت عرصہ کی بات یاد رہنے کی طاقت۔ ۶۔  
درشتی۔ نظر سے دیکھ کر اشیاء کا پہچانا۔ ۷۔ دہرتی۔ دھیرج۔ دکھ اول کسی وجہ پریشانی



خاطر ہو گئی۔ اور پھر خاطر کا جمع تنکین ہونا۔ ۸۔ متی۔ غور کرنا۔ ۹۔ نینا۔ غور سے جو بات قیام  
 ہوے۔ ۱۰۔ چبوت۔ بیماری و فکر وغیرہ سے چپ کا رنجیدہ ہونا۔ ۱۱۔ سمرتی۔ یاد کرنا  
 ۱۲۔ منکلب۔ (صورت و رنگ وغیرہ سے) اشیا کا نامزد کرنا۔ ۱۳۔ کرٹ۔ یقین۔ ۱۴۔ زندہ رہنا  
 کی امید۔ اسکا نام۔ اُسو۔ ۱۵۔ کام۔ زندہ رہنے کیلئے سوانس کا چلنا۔ ۱۶۔ بش۔ دنیوی اشیا  
 کی ترشنا (ہوا ہوس) یا دل کا اپنی بس قابو میں نہ رہنا ان سب کی مشغولیت (برتیوں) کا  
 مجموعی نام۔ پرگیان ہے۔

تیسرے منتر۔ بس ہی آتا۔ برہمہ ہی اندر پر جا پرت۔ سب دلوں کا دیو ہادیو۔ شیخ عناصر۔  
 خالص آب واد وغیرہ مہا بھوت۔ اور پنج عناصر نے سے جو تمام دنیا کے جسم کے اجسام و اجسام۔  
 اور سب جانداروں و نباتات کے پیدا ہونے کا تخم۔ اور انج جوئی (جیسے انڈا وغیرہ) میں وغیرہ پیدا  
 ہوتے اور جراثیم جوئی جس سے انسان و گویا وغیرہ پیدا ہوتے) یہ سیدج جوئی (جس سے  
 ایک جوئی وغیرہ پیدا ہوتی) اور پنج جوئی (نباتات جو زمین کو بہا کر نکلتے)۔ وغیرہ جہاں تک جوئی  
 منقولہ۔ غیر منقولہ۔ چلنے والی نہ چلنے والی کسی جاتی۔ یہ سب اور سب کا عضو عضو۔ پرگیان روپ  
 برہمہ ہی اور اسی برہمہ کی نور کی طاقت سے سب اپنا اپنا محل۔ اُسی کے جلو میں کرتے ہیں۔  
 غرض۔ فاعل فاعل مفعول۔ علت۔ مادہ۔ اشیا جو کچھ ہو وہی ایک برہمہ ہے جو بہت  
 طرح سے ظہور پذیر ہو رہا ہے۔ ہمہ دست اُس کے سوا کوئی شے کچھ نہیں ہے۔

چوتھا منتر۔ اور وہی برہمہ آتا ہے جو اس پرگیان روپ ہی اس لوک ہی لیکر سرگ در برہمہ  
 لوک تک میں سب پرمانند۔ عین اور تمام سرگ کو حاصل ہو کر امرت زندہ جاوید ہوا۔ اور ہو رہا ہے اور  
 رہے گا۔





جس میں - تیسریہ شا کھا کے ظاہر ہوئی شرح - اور - سر - ماترا - برن - بن - کی جو بننے کی تعلیم - اور برنوں کے سمندہ سنگتا کی آپا سنا - اور بدھ و پھیں یعنی عقل و دولت کی خواہش والیکو چپ - ہوم وغیرہ کے سادہن کا بیان ہے -

یہ آپ لشد - وید میں نمبر ۲ - سر اکبر تہ شا ہزادہ داراشکوہ میں نمبر ۳ - اور الگہ پرکاش مولفہ منشی کنہیا لعل لکھنؤ باری میں نمبر ۱ - مندرج - اور اس کا ابتدائی ٹیکا ہاسن نمبر و عرصہ اندازہ دو ہزار برس کے شوامی شکر اجاج سہاراج نے کیا اُس کے مطابق اس اردو ترجمہ میں اکثر ارتہ تحریر ہوا +

(پہلا الفباک) پہلا منتر - ۱ - پران اور دن کا جو مالک (برہمہ) منتر نام - وہ ہو سکھ کاری ہو ۲ - تیسرے - اپان اور رات کا جو مالک (برہمہ) برن نام - ۳ - انگرا اور سورج میں جو برہمہ پرش - (دریان نام) ۴ - طاقت کا مالک جو برہمہ اندر نام - اور نطق و عقل کا مالک برہمہ جو - پرشیت نام - ۵ - اور پاؤں چلنی پرکاش مالک جو روشن نام - سو ہو سکھ کے دینے والے ہو ۶ - ہی ہم تن برہمہ روپ آپ کو اور - ۷ - برہمہ روپ جو پاؤں - تسکو نسکار ہے - ۸ - آپ کو ہی ہر طرح ظاہر ایک برہمہ روپ کتا ہوں - ۹ - رت روپ آپ کو کتا ہوں - ۱۰ - ست روپ آپ کو کتا ہوں - سو آپ میری حفاظت کرو - ۱۱ - میری گرد کی حفاظت کرو -

(دوسرا الفباک) دوسرا منتر - بعد مناجات مندرجہ پہلے منتر کے اب سیکشنا (نصیحت) کو ظاہر کرتے اور کہتے ہیں اور وہ نصیحت و تعلیم مراتب ذیل کی اس ادبیا میں ہے - ۱ - برن (حرف) ۲ - سر (آواز داغی) ۳ - ماترا (ہر اب) ۴ - طاقت - ۵ - حرفوں کے ہونے کا طریقہ اس طرح مراتب کی بیان میں یہ ادبیا ہے -



(تیسرا انویک) منتر نمبر ۴ - نیکنامی اور برہمہ کا حلال - ہلکے اور ہمارے گرد کو حاصل ہو - اب کہتے ہیں کہ  
 اس ادھیام میں - ۱ - ادھ لوک - ۲ - ادھ چوتش - ۳ - ادھ ودیا - ۴ - ادھ پرجا - ۵ - ادھیاتم - یعنی یہ جو برہمہ کے پانچ روپ تنکا  
 بیان ہے - تیس سو اول ادھ لوک کو کہتے ہیں واضح ہو کہ جس کے دائیں طرف پہلی ایک طرف کی حد میں اور بائیں طرف  
 یعنی دوسری طرف کی حد - مرگ و عرش اعظم اور جس کے درمیان میں جسد رکھ خلا (اکاس) -

منتر نمبر ۵ - اور اس زمین و مرگ و خلا کے اندر جو ہوا چلتی رہتی وہ ہوا دونوں کو شمال کرنیوالی ہے اس قدر  
 نام - ادھ لوک ہی - اب ادھ چوتش کو کہتے - کہ جس کے دائیں طرف کی حد - آگ - اور بائیں طرف کی حد سورج - درمیان  
 میں پانی بجلی جن دونوں کی ملائیوالی ہے - اب ادھ ودیا کو کہتے ہیں - کہ جس کے دائیں طرف کی حد - اچا ج گرد - ودیا  
 سکھائیوالی -

منتر نمبر ۵ - اور اچا ج کے گرد گردیا کا پڑھنے والا جس کے بائیں طرف کی حد جس کی درمیان میں ودیا -  
 اور پڑھنے پڑائیوالے کی باہمی گفتگو - اس کو ملاپ کرنیوالی - اب ادھ پرجا کو کہتے ہیں - کہ جس کے دائیں طرف کی حد -  
 مان - اور بائیں طرف کی حد تپ - اور مٹیاناتی وغیرہ رشتہ داران و نیوی جس کے درمیان ہیں - اور رت -  
 کال اپنی استری سے مجاہت کرنا - یہ ادھ کا ملاپ کرنیوالا ہے -

منتر نمبر ۶ - اب ادھیاتم کو کہتے ہیں کہ جس کے دائیں طرف کی حد - اوپر کا ہونٹ (لب) - اور بائیں طرف  
 کی حد - نیچے کا ہونٹ - نطق درمیان میں - زبان جب کا ملاپ کرنیوالی ہے - اس طرح یہ سنگت پانچ قسم والی - لائق طالب  
 علم کے سکھائیکے ہو - اور جوان پانچوں کو جان لیتا - وہ - مرگ لوگ - برہمہ تچ - استری پر دین دولت - مویشی گھوڑا  
 وغیرہ سب عروج کو پاتا ہے -

### چوتھا انویک "نچی انگا کی صفت

منتر نمبر ۷ - وید میں نچی ادھ کا سب سے زیادہ فصل تر درج میں لکھا ہے امرت روپ وید سے ہی اوم - کی کیفیت  
 معلوم ہوتی ہے - سو ہے برہمہ اند نام مخلوق آدم کے جاننے کے لائق طاقت دوتاکہ میں امر بہاؤ زندگی جاوید کو بادوں  
 اور میراجم لائق نطق خوش گفتگو - کانوں سے خوش شنوا ہوئی ہے - ادھ کار - تو برہمہ کا خزانہ ہے - سو میری اچھی ہی  
 شنوائی سے آتم لیان کی حفاظت کرو - رہبانگ یہ منتر جو کہا جو اس کو جب کہی اس کی عقل درست اور ترقی پائے



اُس کے آگے جو (آہ و تپنا) منتر ہے جو اُس کو چپ کرے اُس کا خزانہ و عروج بڑھ جادی۔ معنی اوس منتر کے یہ ہیں۔ لانیوالی اور ترقی کرنیوالی۔

منتر نمبر ۶۔ اس منتر کے نصف حصہ میں جو منتر۔ ابتداء سے لغایت لفظ سواہا کے لکھا وہ واسطے چپ کرنے کے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ میرے لئے۔ کپڑوں۔ مادہ گاؤں۔ غذا وغیرہ کی جس سے ہمیشہ گزارہ ہو۔ بھید بکری وغیرہ اور ہر قسم کی مویشی کو مع خزانہ روپیہ کے لاؤ۔

اس سے آگے جو منتر کا نصف حصہ۔ اور اُس میں پانچ جگہ لفظ۔ سواہا کا ہے وہ بھی واسطے چپ کرنے کے ہے جس کے معنی یہ۔ ۱۔ کہ برہمہ چاری پن مجھے ملے (سواہا)۔ ۲۔ برہمہ چاری پن خالص مجھے رہے (سواہا)۔ ۳۔ مجھے سچا گیان (علم) ملے (سواہا)۔ ۴۔ مجھے وہ طاقت ملے کہ محسوسات کو قابو کروں (سواہا)۔ ۵۔ مجھے وہ طاقت ملے کہ قلب کی صفائی سے قلبی امر میری قابو میں رہیں (سواہا)۔

منتر نمبر ۷۔ ایسے ہی اس نویں منتر میں۔ منتر واسطے چپ کے اور ہیں۔ ۱۔ دنیا میں نیکنامی ہو (سواہا)۔ ۲۔ بمقابلہ دولت مند سے زیادہ دولت مند دینا کے میں سب سے عمدہ اور بڑا دولت مند ہوں (سواہا)۔ ۳۔ میں بھگوت میں داخل ہوں۔ (سواہا)۔ ۴۔ ہے بھگوت تم ہی مجھ میں داخل ہو۔ جس سے میں جیو اور تو برہمہ پوپ ایک ہو جاؤں میرے تیری در بیان میں دوسری نہ رہے (سواہا)۔ ۵۔ ہے بھگوان تم۔ ہزار جلال دلے ہو۔ سو میں تم میں اپنے افعال کو پاک کروں (سواہا)۔ ۶۔ جیسے پانی۔ نیچے کی طرف کو اور جیسے۔ دن رات مہینا میں اور مہینا سا تمام چلا جاتا ہے نیچے سب عروج مجھ میں داخل و اصل ہوں (سواہا)۔ ۷۔ جیسے تیکے ہو راہ گیر کو۔ کوئی نزدیک کا مقام واسطے آرام کرنے کے ہوتا ہے پر پراتا میرے آرام کرنے کے لئے تم نزدیک ہو نزدیک ہو۔ ۸۔ ہی مداتا پراتا۔ برہمہ چاری پن کی جو مساویت اوس کو ترقی کرو۔ (سواہا)

### پانچواں ابواب

منتر نمبر ۸۔ کاتیری وغیرہ منتروں میں جو منتر سے پہلے۔ چار بیج روپ منتر کے جاتے۔ یعنی۔ ۱۔ ہبور۔ ۲۔ بیوہ۔ ۳۔ سواہ۔ ۴۔ مہ۔ ان میں پہلے ہبور کا مطلب اس لوک سی۔ دوسری بیوہ کا مطلب۔ انتر کش لوک سی ہے جو زمین اوپر کو خطاب ہے۔ تیسرے۔ سواہ۔ کا مطلب۔ مرگ لوک سی۔ چوتھے۔ مہ۔ کا مطلب۔ برہمہ لوک سی ہے۔ ان چاروں کا نام







## ساتواں انویاک

نمبر ۱۵ - زمین - اور زمین سے اوپر کا خلا انترکشن نام - سرگ - پورب وغیرہ دوسو سمت - سید  
آتما دیو ادھی بھوت - اور آگ - ہوا - سوچ - چندرمان - ستارے سے یہ ادھی دیو - اور - پانی - نباتات  
اکاس سے بھوت روپ ہے غرض اس طرح - پس اس کا برٹا روپ ہی - اور پران - پان - بیان -  
اودان - سان - اور آتمکہ وغیرہ سب محسوسات اور دل وغیرہ سب قلب - اور جسم کی اندر کے گوشت -  
ماری - ہڈی - آنت - اور جری وغیرہ سب اس کا - ادھیاتم روپ ہے - اور اس طرح جو طرح کی اقسام  
تن سب یہ وہ پورا - اور سب ایک ہی تھی ہمدوست -

## آٹھواں انویاک

نمبر ۱۶ - اس طرح سے (اوم تھی) - مشبد - برہمہ - اور سب قسم کا مشبد - اور انوکرن - اور یہ  
جو کہا جاتا ہے کہ سنا دیا سنا تے ہیں - اور جس کو سام کر کے گان کرتے - اور جس کو شاستر کہتا ہے - اور  
رچا کا پڑھنا گا کر یا - بدون گائے ہوئے کے - اور برہما - اور خوشی کرنا - اور اگن ہو کر کرنا - اور برہمن - اور  
کننے کی خواہش کرنا والا - اور کننے والا کہ میں برہمہ کو پاؤں گا - اور جو برہمہ کو پانا - اور پاؤں لگا - سو سب اوم  
اور اوم برہمہ روپ ہے -

## نواں انویاک

نمبر ۱۷ - شاستر کی تعلیم - ست بون - تپ کرنا - محسوسات کا قابو کرنا - قلب کا قابو کرنا - اور ان  
سب کا اٹھٹھان کرنا - اور اگنی و اگنی ہو تر - اور اتھتہ کا پوجن کرنا اوس کو کہلانا - اور بیاہ وغیرہ جو دنیا  
کی رسوم - اور بیٹانائی وغیرہ کا پیدا کرنا - رت کال میں جب امنی عورت ماہیائہ فرض سے فارغ ہو اوس کے  
ساتھ مجامعت کرنا - ان سب کا کرنا واجب - اور ان سب کی کرتے وقت (سوا دھیار - پرچین اوم شستہ  
پرانا کا جپ اور دھیان کرنا لازمی ہے -

ضرورتاً اٹھٹھان کر کے لائق ہے اس طرح تو - تہی تر - آچارچ - اور تپ ہی کر کے لائق ہے اس طرح  
پیشہ نامی آچارچ - اور جپ دھیان ہی کر کے لائق ہے - اس طرح مغل رشی نے جدا گانہ مانا اور جدا گانہ



ان سب کی تعمیل واجب قائم کی۔ اور سب کا کلیہ یہ کہ جب اور وہ بیان کا تپ اور اس تپ کرنا انسان کرنا ہر می ہے۔

## دسواں انویاک

منتر نمبر ۱۸۔ میں درخت روپ دنیا کا انتر جامی روپ سے متحرک ہوں۔ اور جیسے پریت کی شکہ جو اونچی اور اس کو سب کا اچھا کننا تیسری میری اچھے ہونکی نیکنامی۔ اور دنیا میں جو پاک شے اون سب پاک اشیاء سے زیادہ پاک ہوں۔ سورج سے زیادہ پاک اور روشن۔ اترت سے آتمت ہوں یہاں تک جو مراتب اس منز میں کے پر سب رار۔ ترشکو رشی کی ہے۔

## گیارہواں انویاک

منتر نمبر ۱۹۔ دید پڑھانیو الا۔ جملہ کو بعد پڑھا دینے وید کے۔ وید کی مطلب کی تعلیم دیتا ہے۔ اور وہ اور مطلب ہی کہ سچ بولنا۔ اور نیک روپیہ رہنا۔ اور اپنے وید والی کا غور نہ کرنا۔ اور وید پڑھانے الیکو (جہاں تک ممکن ہو) نذرانہ دی اس قدر تعمیل کے بعد۔ برہمہ چچ آشرم کو ختم کر کے سادرتن نام والے سنگار کو کر کے یعنی گرو کے گھر سے رخصت ہو کر اپنے گھر آوے اور گرہست آشرم۔ دھارن کرے۔ یعنی شادی کر کے اولاد کی پرورش وغیرہ کرے۔ اور دنیوی رسوم سچ اور دھرم۔ اور خیریت یعنی پنجوشی تمام ادا کرنا۔ عروج پا کر غور نہ کرنا۔ اور جب استر کے وہیاں کا دل میں یا باہر لوگوں میں ٹھیکہ غور نہ کرنا۔ منتر نمبر ۲۰۔ اسی طرح دیوتا اور پتروں کی پرستش میں کاہلی نہ کرنا۔ اور ماتا۔ پتا۔ گرو۔ اور اتمہ ان چاروں کو براہ۔ لیٹن۔ شب۔ سکتی چاروں دیوتا روپ جان کر اون کا پوجن کرنا۔ اور جن کے کر نیسے نیکنامی ہو اون افعال کو کرنا چاہیے جنہیں بنامی پیدا ہوں ایسے افعال ہرگز نہ کرنا۔ غرض نیک چلنی لازمی۔ قابل کر نیکی اور بد چلنی تا ترش کر نیکی لایق ہے۔

منتر نمبر ۲۱۔ دنیا میں جو اچھے برہمن ہیں جب کوئی ان میں سے آویں تو ان کو اس (مقام نشہ) ٹیکہ بیٹانا۔ اون کی خاطر تواضع کرنا۔ اور جو کچھ برہمن یا کسی اور کو دینا تو شہدہ سے دینا۔ دل میں ناراض ہو کر ناتواشی یا کراہت سے نہ دینا۔ اور لکشمی سے دینا یعنی اپنے پاس جو روپیہ پیسا۔ ان وغیرہ سب جو دیکھ



اوس میں سے بقدر طاقت و ممکن کے دنیا اور دینتہ وقت شرار کر دینا کہ مجھ سے توڑا دیا گیا ہے ایسا غرور کر کے نہ کہنا نہ دینا کہ ہم بہت جرات کرتے ہیں یا جس کو دینا اُس سے یہ نہ کہنا کہ ہم نے تجھ کو بہت دیا کہنا نیک دیں۔ اور خوف کما کر دنیا یعنی جو خیرات نہیں کرتا وہ بخیل کجخت مشہور ہو جاتا ہے۔ اور جو خیرات نہیں کرتا وہ دوسرے جنم میں محض غفلت بیک مانگنے کے لائق ہوتا ہے۔ پس بہر خوف دل میں رکنا کہ ہم بخیل وغیرہ مشہور نہ ہوں۔ اگلے جنم میں غفلت ہوں۔ اس لئے اس خوف سے ہی حرات کرنا چاہی۔ اور جو کوئی اپنے دوست و رشتہ دار گنگال میں ادن کے یہاں جو شادی وغیرہ رسوم دنیوی ہوں اوس میں ادن کو کچھ دینا امداد کرنا اور اوس زرا مادی کا بدلہ پانچکا دل میں خیال نہ کرنا اوس کا نام ہم بلاہی۔

منتر نمبر ۲۲۔ پھر جن دیں۔ جن وقت۔ اور ہر قسم کے آچار و بچار میں جو اچھا اور اچھے فعل کرتا اور دوسروں کی امداد کر نیوالا۔ غرور اور تلخ و تیز گفتگو نہ کرنے والا۔ عقل سلیم والا۔ بلا خواہش کسی مراد کے جو دھرم و خیرات کرنے والا۔ ایسا جو کوئی نہا تانیک حلین ہے اوس کے نیک چلنے کے مطابق اپنا نیکیت نیک افعالی رکنا چاہئے۔

یہاں تک جو کہا وہ گڑبست والے کیلئے نصیحت۔ اور ایشیاد۔ مطابق وید کے ہے۔ ان سب امور میں خصوصاً نتر کا جپ اور ایشر کا دھیان نہایت لازمی ہے اُس کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہی۔ چا

بارھواں اویاک

منتر نمبر ۲۳۔ دوست۔ برن۔ اریان پتر۔ اندر۔ برہمت۔ یثن۔ یہ سب جو برہمہ روپ ہو ہم کو سکھ دینے والا ہو۔ برہمہ کو نسکار کرتا ہوں۔ باٹو کو نسکار کرتا ہوں۔ تو ہی ظاہر ظہور برہمہ ہے۔ تجھ کو ہی برہمہ کہتا ہے۔ رت کہتا اور سچ کہتا ہوں۔ شانت ہو۔ شانت ہو۔ شانت ہو۔ شانت ہو۔ شانت ہو۔ پانچ مرتبہ کہنا چاہئے۔

منتر نمبر ۲۴۔ ہم کو یہ سکیشا۔ اور وید سے نکلے ہوئے یہ بارہ اویاک اور ۲۴ منتر جو نہایت اہم ہیں پہلی تہی میں کے سب سکھ کے دینے والے ہو۔



## دوسرا ادھیار پہلا انوباک

مشرخمبر ۱۔ اس ادھیار کے شروع میں کہتے ہیں کہ (برہمہ کا جاننے والا برہمہ روپ ہو جاتا ہے) پس اس ادھیار اور بلی میں یہی بات مع ثبوت کے ظاہر کی جاتی ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ جو برہمہ کو ہر دینے کی گویا کے اندر مقیم جانتا۔ سو سب کے جاننے والے برہمہ روپ سے ہی سنسار کے تمام لذات کو ایک وقت میں حاصل کر لیتا ہے۔

اسی برہمہ روپ آتا ہے۔ اکاس۔ اکاس سے پاؤ۔ پاؤ سے آگ۔ آگ سے پانی۔ پانی سے خاک خاک سے نباتات۔ نباتات سے غذا۔ غذا سے نطفہ۔ نطفہ سے انسان پیدا ہوا۔ اس لئے یہ جسم انسانی غذا اور پانی سے ٹپرتا ہے۔ اس لئے اس کا یہی سر۔ یہی دامن بازو۔ یہی ہاتھ۔ یہی آتما۔ اور ناف کے نیچے جو۔ نیچے کی طرف کا جسم وہی اس کی پونچھ ہے۔ اسی بیان میں یہ اشارہ ہے کہ انسان کو حیوان کی صورت میں۔ پونچھ وغیرہ والا بیان کیا۔

## دوسرا انوباک

مشرخمبر ۲۔ ان (غذا) سے جو انسان پیدا ہوتے وہ غذا سے ہی جیتے زندہ رہتے۔ اور مر کر۔ ان یعنی خاک ہی ہو جاتے۔ بدینہ جو اقسام کے۔ آبی۔ باوی۔ آتشی جانوروں سے انسان شرف المخلوقات اور سب کی دوا ہے۔ پس جو انسان (اصلی قدر روپ برہمہ) کی پرستش کرتا وہ ضرور ہر قسم کی عمدہ عمدہ غذا پاتا۔ اس طرح۔ ان (غلہ غذا والا) سب میں بہتر کیونکہ پہلے اُچھتا اور سب کو اُس سے آرام ملتا اس لئے ان کو اودیبہ۔ اور سب سے بہتر کہتے۔ کہ ان سے پیدا۔ ان سے پرورش ہو کر سب پرانی ان خاک میں فنا ہو جاتے ہیں۔ پھر اس ان میں سے جسم کے اندر جو پران وہ وہی آتم پرش ہے اور سب محسوسات متعلقہ پران کے ہیں اس لئے سب اندریان (محسوسات) پران سے کوش کئے جاتے ہیں۔ یہ پہلا کوش خزانہ ہے چونکہ وہ ہی پرش آکار انسان کی سی صورت والا ہے جس کا (پران پاؤ سر)۔ (ہیان پاؤ۔ دایاں دھڑ) (ایمان۔ ہایان دھڑ اور زمین جگی پونچھ۔ اور اکاس جبکا (آتما ہی) یہ دوسرا پران سے کوش ہے۔



## تیسرا انوباک

منتر نمبر ۳۔ اگن وغیرہ سب دیوتا۔ بذریعہ پران کے۔ اور اُن کی وجہ سے سب انسان و حیوان ذی روح زندہ رہتے۔ اس وجہ سے پران کو سب کا باعث حیات کہا جاتا ہے جو اس پران برہمہ کی پرستش کرتے سو بڑی عمر کو پاتے ہیں۔ جب کہ اس طرح پران ہی سب کی عمر والا ہے اور اسلئے پران کو سب کی عمر کہتے۔ اور اس وجہ سے پہلے جو کوئی قسم کا کسی جون میں جسم ذی روح تھا اُس میں بھی یہی پران آتا تھا۔ اسکے اندر آتا۔ منوئے بھی یہی۔ یعنی محسوسات و دم۔ کے جو دل۔ تس دگی توجہ سے سب محسوسات اپنا اپنا فعل کرتی۔ اور دم سے محسوسات زندہ رہتی اس لئے اس مجموعی شے (محسوسات و دم و دل کو) منوئی کہتے۔ سو یہ منوئے آتا ہے۔ انسان کی صورت والا ہے۔ کیونکہ انسان کے عضو عضو میں پران اور دل ملتا ہے اس رعایت سے پران کو اور من کو۔ انسان کی صورت والا کہا جاتا۔ پس منوئے آتا کا منتر ہاگ۔ مچر وید۔ سر۔ رگ وید۔ دایان دھڑ۔ سام دید باباں دھڑ۔ اترب وید پونچہ۔ اور چاروں۔ برہمن ہاگ وید آتا ہے۔ اس اُدھرن میں یہ اسلوک ہے اور یہ تیسرا منوئے کس ہے۔

## چوتھا انوباک

منتر نمبر ۴۔ اوس منوئے مصرحہ بالا کے۔ اندر۔ چوتھا بگیاں سے گوش ہے اس طرح کہ۔ جسم۔ محسوسات۔ دل کے جو عقل۔ اُس کو بگیاں سے کس کہنے کہ جسم و محسوسات و دل کے جو افعال وہ عقل سے صحیح یقین کے جاتے ہیں۔ سو اس موقع پر عقل آتا ہے۔ جو سب میں بسیط اور اس لئے۔ باقی شرح مندرجہ بالا کے یہ بگیاں مٹی ہی پرش کی صورت والا ہے۔ تسکا۔ یقین۔ سر اور برت۔ خواہش دایاں دھڑ۔ اور سج باباں دھڑ۔ اور اس میں جو مہت نپا۔ یعنی درجہ میں سب سے اول وجہ والا ہوتا ہے وہ اُسکی پونچہ۔ اور جوگ (یعنی چیت کا مستقل اور مختلف ہونا) وہ اس کی آتا ہے۔

## پانچواں انوباک

منتر نمبر ۵۔ آب پانچویں۔ آئندہ مٹی گوش کہتے ہیں۔ جو بگیاں ہاگ۔ (داناں) اور نیک نیاں



پڑھاتا اور جس گیلیان کو سب دیوتا پرستش کرتے۔ اور جب گیلیان روپ برہمہ کو جانتا اور اُس کے جاننے کا غور نہیں کرتا۔ سب عذابوں سے چوٹ کر عمدہ عمدہ نیک اخلاقی کے ثمرہ جانتا کو تصرف کرتا۔ یہی آتما۔ اور اُس کے اندر یہ پانچواں اندھنی کو س ہے جو عضو عضویں پورا بیٹ ہے اور اُسی طرح یہی مجموعی جسم کے اندر مجموعی پرش روپ ہے۔ شکا۔ پرہ۔ سر۔ مود دایاں دھڑ۔ پر مود بایاں دھڑ۔ برہمہ پونچہ۔ اور اند (عین سرور) آتما ہے۔

شرح۔ کوئی شے موجود ہے اور اُس شے موجودہ سے جو خوشی۔ اُس کا نام۔ پرہ۔ اور جو شے اس سے پہلے حاصل ہو گئی اور اُس کی جو خوشی اُس کا نام۔ مود۔ اور جو شے آئندہ حاصل ہونیوالی اور اُس کے آئندہ شے کی جو خوشی اُس کا نام پر مود۔ اور (عین سرور) کا نام آندہ ہے۔

### چھٹا انوباک

منتر نمبر ۶۔ جو شخص کتا ہے کہ برہمت نہیں یعنی کوئی شے نہیں اور اس طرح وہ ناسک ہے یا کوئی ایسا کہے کہ برہمہ کوئی ہوگا گر میں نہیں جانتا۔ یہ یقین والے شیل جو بڑے یقین کے جوئے ہیں ہوتے۔ اور جو کوئی ایسے یقین والا ہے کہ برہمت صحیح اور میں برہم ہوں ایسا سچا۔ ذی علم۔ بذراہ برہمہ دیا کے اور سبوں کو برہمہ کی طرح جاننے کے لائق ہے۔ شکا۔ سوال۔ جبکہ وہی آندہ ہی کو س مندرجہ انوباک پنجم۔ پہلے جسم میں ہی تھا تو گویا وجہ ہے کہ مرکز نادان (بے علم جاہل) اور (دانا ذی علم مائل) اسی لوک میں آکر پیدا ہوتی ہیں۔ جواب۔ ابتداء۔ دنیا کے پیدا کرنے سے پہلے۔ آتما۔ نے خواہش کی کہ۔ میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں۔ اس ارادہ کے پورے ہونیکے لئے آتما نے تپ کیا اور تپ کی طاقت سے اُس نے اپنے میں سے آپاس تمام جگت روپ کیل کو بنایا۔ جہاں تک جگت کی حد ہے۔ اس کے بعد یعنی جگت پیدا کر دینے کے پیچھے وہ آتما خود ہی۔ جو روپ اور جیونا م والا ہو کر برہم میں داخل ہو کر۔ ظاہر اور پوشیدہ ہوا۔ اور وجہ۔ گیلیان روپی ہونے آتما برہمہ۔ اور اگیان روپی ہونے جیو کے کہ اگرچہ واقعی ایک ہی روپ ہے صرف موقع جات مختلف کی وجہ سے اور انیک روپ ہو جانے سے۔ وہی برہمہ وہی آتما وہی جیو کہ لایا اور اسی وجہ سے دنیا کی سب شے دودھ و جسم



گیان اور اگیان والی ہیں۔ جیسے نرکت (کہ یہ ہے۔ سو وہ ہے) اور جیسے ان رکت۔ کہ (یہ نہیں۔ سو وہ نہیں)۔ یہ سب ہی بے جسم اور پوشیدہ اور باجم۔ ظاہر ہیں کیونکہ جو شے کسی کے سہارے موجودہ شے یا جسم۔ اور جو بلا سہارے ہے وہ بے جسم ہے۔

### ساتواں انویاک

مستر نمبر ۷۔ یہ پہلے استہانت سے جو ست پیدا ہوا سو غیر کوئی اُس نے آپ ہی آپ کو نوع بنوع نمایاں کیا۔ چونکہ وہ برہم بذاتہ ست درجہ ہے برہم جو سب ست ہی ہوا۔ اس لئے یہ سوکرت (اپنا کیا ہوا) کہلاتا ہے۔ سو یہ سوکرت (رس) روپ یعنی پہل کے اندر کا شیرہ۔ جس کے ذائقہ سے سرور ہوتا۔ اور اُس کے کھانے سے سیری ہوتی۔ اگر اکاس میں سرور نہ ہو تو پران اور پان میں کون گشت کرے گا جس سے سب جسم میں سرور ہوتا۔ پس جو کوئی ایسے آتما پرش کو پاتا ہے جو دیکھنے میں نہیں آتا۔ اور انا تم اور ان حرکت ہے۔ کہ جہاں تک اُس کو محیط کہو وہ وہ نہیں بلکہ محیطی اشیاء سب انا تم ہیں۔ اور وہ بذاتہ بے جسم بے عضو۔ بے خوف ہے۔ تب ایسے آتما پرش کا جاننے والا۔ سب سے بخوف ہو جاتا ہے۔ اور اگر جو برہم آتما میں ذرا بی ہسید ماننا اُس کا بڑا خوف ہوتا ہے کہ ازل سے اب تک ہمیشہ تنازع میں رہتا۔ کہی اپنے اصل میں وصل نہیں ہوتا۔ اس شرح میں یہ اسلوب ہے۔

### آٹھواں انویاک

مستر نمبر ۸۔ آتما کے خوف سے ہوا۔ چلتی۔ سو بھ طلع ہوتا۔ اگنی۔ اندر۔ مرت اپنی اپنے کام متعلقہ کو کرتے ہیں سو یہ پچار آند کا ہوتا۔ جو سب سے اچھا۔ طاقتور۔ وغیرہ سے نکلا ہوا آند اور جس کے یہ پرتی یعنی جو تمام روز زمین کا بادشاہ چکر دیتی جس قدر ایسے بادشاہ کو آند سرور۔ اُس قدر ایک انسان کا آند ہوتا۔ اور ایسے ایک تنو انسان کے آند کے برابر ایک منکد گندھرب کا۔ آند ہوتا شرح۔ انسان جو۔ نیک اخلاقی و پرستش کی قوت سے۔ درجہ گندھرب پہنچا ہو اوس کو سنگھ گندھرب کہتے۔ اوس میں ایک تنو چکر دیتی راجا کے آند کے برابر آند ہوتا۔



ایسے ایک سو گندھرب کے برابر ایک منکھ دیوتا۔ کا۔ آند۔ وہ اُس انسان کو ہوتا جو بلا متنا کسی مراد کی نیک افغالی دریافت کرتا۔ اور اُس کو منکھ دیوتا۔ کہتے۔

اور ایسے ایک سو دیوتا کے آند کے برابر۔ ایک (پتروں۔ ارواح پاک مردگان) کو ہوتا۔ جو وہ پتر۔ مقام دائم القیام میں رہتے (جنگوچر لوک نواسی کہا جاتا) اسی قدر آند نسکام کرم کرنیو الیکو ملتا۔ اور ایسے تلو پتروں کے آند کے برابر ایک (آجائج دیوتا) کو ہوتا۔

شرح۔ آجائج اُس کو کہتے کہ جس کے نیک افغالی کے مطابق سرگ وغیرہ لوگوں میں ہر طرح کی آشرہ سامان عیش ہمایوں اور اُس کو وہ جمل کرے) اسی قدر آند نسکام کرم کرنیو اسے کو ہوتا۔

ایسے تلو۔ آجائج دیوتاؤں کے آند کے برابر ایک کرم دیوتا کا آند۔ شرح۔ جو صرف دید وکت آگنی ہوتر وغیرہ کر کے۔ دیوتا کی فوج میں پہنچے۔ اسی قدر آند۔ نسکام کرم کرنیو اسے کو ہوتا۔ ایسے تلو کرم دیوتا کے آند کے برابر۔ ایک ابتدائی دیوتا کا آند ہے۔ شرح۔ ابتدائی دیوتاؤں میں۔ تلو۔ روور۔ سورج چاند ہر جات۔ میزان۔ شمار کے جاتے۔ اسی قدر آند۔ نسکام کرم کرنیو الیکو ملتا۔

پہر ایسے ابتدائی۔ خاص دیوتا کے آند کے برابر۔ ایک اندر دیوتا کا آند ہے۔ جو سب دیوتاؤں کا راجا۔ یہی آند نسکام کرم کرنیو اسے کو ملتا۔ ایسے ایک تلو اندر کے برابر ایک برہمپت دیوتا کا آند ہے (جو برہمپت اندر دیوتا کا گرد ہے) یہ آند بھی نسکام کرم کرنیو الیکو ملتا۔ ایسے تلو برہمپت کے آند کے برابر ایک پر جات (دراٹ روپ) کا آند کہ وہ بھی نسکام کرم کرنیو اسے کو ملتا۔ اور تلو پر جات کے آند کے برابر۔ ایک برہماند ہے وہ بھی نسکام کرم کرنیو اسے کو ملتا (اس موقع پر برہماند کا مطلب ہرن گربہ کے آند ہے ہی)۔

مطلب یہ ہے کہ کرم کرنے سے۔ منکھ۔ اذن درجات۔ پر پہنچنا جو گندھرب سے لیکر ہرن گربہ تک بیان کے لگ بھگ نو کرم کرنے میں صرف اور محنت بہت زیادہ۔ دوم۔ جیتے جی اس جسم میں کرم کرنیو الا ان درجات پر نہیں پہنچ سکتا بلکہ مر کر جب اُس کے کرم کے ایفاء کا وقت آدیتب اُس درجہ پر پہنچنا۔ سوم جب تک وہ درجے تک درمیان میں بار بار ہزار ہا قسم کے جو نہیں ختم لیتا اور مرتا ہے۔ مگر بلا متنا حصول کسی مراد کے۔ کرم کرنا یعنی (نسکام کرم کرنا) ایسا ہے کہ جس درجہ کے کرم کرے اُس درجے کو



پہونچنے کا سرور گندھرب سی لیکر ہرن گریہ تک کا جیتے جی ہی نکام کرم کرنیوالا پالیتا ہے۔ اور مکر عالم  
بقا میں پہونچتا۔

یہ صفت نکام کرم کرنے کی ہے۔ اور اسی آئند کے کسی قدر ایک حصہ کے لئے۔ برہما وغیرہ کو شش  
کرتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہاں تک جو چند اقسام کے آئند۔ (سرور) کہے اُن سب کا مجموعی پرمانند (عین سرور)  
برہما آتا سو وہ برہما آتا پرمانند روپ ہی پریش اور وہی سوچ اور وہی آنکھ میں جلوہ گر ہے۔ جو کوئی اس  
اعلیٰ پرمانند برہما آتا کو جانتا وہ۔ اس لوک سے علیحدہ ہو۔ اور پانچوں قسم کے آئند یعنی پانچ کو اس آئے  
پر ان کے۔ منوئے۔ بدہئے۔ آئند کے اوپر کہے۔ تن سب سے اونچے درجہ پر عین پرمانند روپ ہو جاتا  
ایسے کے لئے یہ اشلوک ہے۔

منتر نمبر ۹۔ نطق اور دل اُس پرمانند کا بیان نہیں کر سکے کہ وہ کہنے اور سوچنے میں نہیں آتا  
پس اس برہمانند کا جاننے والا سب سے بخوف ہو جاتا ہے۔ اور اُس کو کوئی اچھے بُری دنیوی خال  
اور ثواب و عذاب پنج و راحت نہیں دیتے۔ کیونکہ ایسا جاننے والا۔ اچھے بُرے۔ ثواب۔ عذاب۔ پنج  
وراحت یعنی دونوں قسم کو یکساں ایک اور سب کو برہم روپ (ہماوست) سمجھتا ہے۔ ایسی ہی آئند ہے۔  
منتر نمبر ۱۰۔ ان سب مراتب کو جو اس ادھیائیں ہے۔ اکاس وغیرہ پنج ت۔ پنج پران۔ چاروں  
وید۔ ہر قسم کے جوگ۔ پانچوں کو س۔ پر یہ۔ مود۔ پر مود۔ اور گندھرب سی لیکر۔ پر جاپت تک کی آئند  
وغیرہ۔ کہے۔ ایک برہم روپ جانتا وہ برہم روپ ہو جاتا۔ یہ خلاصہ دیکھتا اس اُپ نشد کا ہے۔

### منگلاچرن۔ مناجات

منتر نمبر ۱۱۔ ہے پرانا۔ ہماری طرف ہر بلا سے حفاظت کر دے۔ ہمکو ہر قسم کے ہوگ دو۔ ہماری  
طاقت بڑھاؤ۔ ہمارا پڑھا ہوا بڑے جلال والا ہو دے۔ ہم چیلہ و گرد آہیں میں مخالفت نہ مانیں  
شانت ہو تین مرتبہ۔

یہاں سے میٹر دیہا شروع ہوا۔ پہلا انوباک

منتر نمبر ۱۲۔ ہرن نامی رشی کا بیٹا۔ برگ نام۔ اپنے پتا ہرن کے پاس گیا اور کہا کہ ہے بگو ان



برہمہ کی حقیقت کو کہو۔ اس کے جواب میں بُرن جی نے کہا کہ جس کو ان یعنی جسم۔ اور جسم کے اندر۔ پران۔ اور۔ آنکھ۔ کان۔ دل۔ فطرت گیان اندریان۔ کہتے۔ سو سب برہمہ ہے۔ جس برہمہ سے یہ سب اشیاں ظہور پذیر ہوئی اور قائم ہیں اور اُس میں فنا ہوئی ہیں۔ اور برہمہ کے جاننے والے آتم روپ برہمہ ہو جاتے۔ تسکو تو برہمہ جان اور اُس کے جاننے کی خواہش کرو۔ ایسا سکھ۔ برہگ۔ تب یعنی برہمہ کا بچار۔ کرنے لگا۔

### دوسرا انوباک

منتر نمبر ۱۱۔ برن رشی کی گفتگو میں سے برگ نے نتیجہ نکالا کہ۔ ان (غذا) سے جو خاک کا نتیجہ ہے سب پیدا ہوتے۔ غذا سے ہی پرورش پاتے۔ مرکز۔ ان۔ خاک میں ہی سماتے۔ اس لئے ان (غذا) برہمہ ہے۔ اگر یہی برگ کو شک رہا کہ ان برہمہ نہیں ہو سکتا اس لئے پر برگ اپنے باپ برن کے پاس گیا اور کہا کہ۔ برہمہ کو بتلایے۔ تب برن نے کہا کہ۔ تب یعنی بچار جس سے۔ بالا تر برہمہ کو جان جاویگا۔ چنانچہ پر برگ نے بچار کیا۔

### تیسرا انوباک

منتر نمبر ۱۲۔ برگ نے پھر بچار کر۔ پران کو برہمہ سمجھا۔ کہ پران کی موجودگی تک جسم قائم رہتا۔ اس لئے۔ ان برہمہ ہے۔ پر وہی شک رہا اور باپ کے پاس جا کر کہا کہ۔ برہمہ کو بتلایے۔ باپ نے کہا کہ ابھی اور بچار کرو۔

### چوتھا انوباک

منتر نمبر ۱۳۔ برگ نے پھر بچار کر۔ دل کو ازہمہ بہتر سمجھ کر۔ دل کو برہمہ قرار دیا اگر شک رہا۔ اس لئے باپ سے جا کر کہا کہ۔ برہمہ کو کہو۔ برن نے کہا کہ اور بچار کرو۔ وہ برہمہ۔ دل سے بالاتر ہے۔

### پانچواں انوباک

منتر نمبر ۱۴۔ برگ نے پھر بچار کر۔ دل سے افضل تر عقل کو سمجھ کر عقل کو برہمہ قرار دیا اور باپ سے عقل کا برہمہ ہونا کہا۔ باپ نے کہا کہ وہ عقل سے بالاتر ہے۔ اس لئے اور بچار کرو۔



## چھٹا افوابک

منتر نمبر ۱۶۔ پھر بچا سے برگ سے انڈ کو برہم جانا۔ کہ آئندہ سے سب پیدا ہوتے ٹہیرتے اور انڈ میں لے ہوتے ہیں فقط۔ یہ جو۔ برگ اور برن رشی کی کمی اور تنقیح کی ہوئی برہمہ و دیابھی جس کے ہر دی اکاس میں جاگزیں ہو اور جو ایسا یقینی طور پر جانے وہ لاجب۔ اور ان وان۔ اور آئندہ روپ ہوتا اور بیٹانائی وغیرہ۔ مویشی گھوڑا گاو وغیرہ۔ برہمگیان سے دنیا میں بڑی عروج والا ہوتا ہے۔

## ساتواں افوابک

منتر نمبر ۱۷۔ انسان کو چاہئے کہ۔ ان (غذا) کی فرمت نہ کرے۔ اور یوں سمجھے کہ پران (غذا ہے)۔ شریہ۔ غذا ہے۔ کہ پران میں شریہ۔ مشریر میں پران۔ باہم بطور لازم طرزم مقیم ہیں۔ اور یہ غذا غذا میں قائم ہے جو اس طرح غذا میں غذا کو قائم سمجھا وہ ان وان۔ اور خود ان روپ واندر روپ ہو جاتا ہے۔ اور بیٹانائی۔ مویشی وغیرہ سے دنیا میں بڑے عروج والا ہوتا ہے۔

## آٹھواں افوابک

منتر نمبر ۱۸۔ پانی ہی غذا ہے۔ آگ ہی غذا ہے کہ پانی میں آگ۔ آگ میں پانی موجود ہے گویا ہر طرح یہ سب اشیا غذا ہیں۔ اور غذا میں غذا ہے۔ اس لئے ان سب غذاؤں میں سے کسی غذا کی فرمت نہ کرنا چاہئے نہ کسی غذا کو چھوڑنا چاہئے۔ اور اس طرح جو غذا میں غذا کو موجود دیکھتا ہو غذا اور غذا کے سب اشیا رسوا اور غذا کی طاقت سے ہر اُپورا۔ اور بیٹانائی۔ مویشی وغیرہ سے دنیا میں بڑے عروج والا ہوتا ہے۔

## نواں افوابک

منتر نمبر ۱۹۔ غذا کی ترقی کرنا چاہئے اور اس کا ہمیشہ انتظام کرنا۔ اور ہر تہی و اکاس کو غذا سمجھنا۔ کیونکہ ہر تہی میں اکاس۔ اکاس میں ہر تہی موجود بلہم والبتہ۔ اور غذا میں غذا موجود ہے اور اس طرح جو غذا میں غذا کو موجود جانتا وہ غذا اور سرور سے خود غذا اور غذا کا کھانا والا اور۔ غذا کی



طاقت اور بیانی موشی وغیرہ دنیا میں بڑے عروج والا ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۔ جو کوئی فقیر گراپنے مکان پر ٹہریز چاہے اُس کو ٹہیرنے سے منع نہ کرنا چاہئے۔ اوسکو فرض سمجھو اور اُس سادھو فقیر کو علاوہ مکان پر ٹہیرانیکے کہنا ہی دنیا فرض ہے۔ اس سے اُس کے یہاں کا غذا کا سامان بہت ترقی پکڑتا ہے۔ اور اس طرح جو شیریں کلامی سے سادھو کی خاطر تواضع کرنا اور جس وقت ناوقت میں سادھو کو ٹہیرنا۔ کھانا کھانا۔ اُس کو مطابق اُس کے شر دھاکے۔ وقت ناوقت عمدہ سے عمدہ کھانا ملتا ہے۔ یعنی بہت بڑا دھرم ہے پس جو جس درجہ سے دیتا اوس کو اسی درجہ کا درجہ نصیب ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۲۱۔ جیسا یہاں تک غذا کا بیان ہوا۔ جو اس طرح غذا کی قدر جانتا۔ غذا کی قدر کرتا۔ سادھو وغیرہ کو۔ بخاطر داری تمام غذا دیتا۔ ہر طرح غذا کے ثمرہ کو پاتا ہے۔ کہ اس کی تعمیل کرنا۔ پران اور جوگ روپ داخل واجب التعمیل کے۔ اور اس کی تعمیل نہ کرنا۔ پاپان اور پیریم روپ نا واجب ہی۔ اور ماتہ سے جو کرم کیا جاتا۔ وہ۔ ماتہ۔ اور پاؤں سے جو چلنا ہوتا وہ پاؤں۔ اور مقعد جو فضلہ غذا کا چھوڑا جاتا مقعد یعنی۔ ماتہ۔ پاؤں۔ مقعد۔ ان سب کو برہم روپ جانتا اور ایسے انسی پوجن (باطنی پرستش) سے برہم کی پرستش کرنا چاہئے۔ اب دیوی پرستش کہتے ہیں۔ کہ بارش سے ان پیدا ہوتا اور ان سے سب کی شکم بری ہوتی اس لئے بارش کو برہم روپ سمجھنا اور باطنی پرستش کرنا چاہئے۔ اسی طرح بارش کے وقت جو بجلی چمکتی اوس کو برہم روپ سمجھنا اور باطنی پرستش بجلی کی برہم روپ سے کرنا چاہئے۔

منتر نمبر ۲۲۔ جس (عروج کی نیکی نامی جو۔ ہاتھی گھوڑا گار وغیرہ کی موجودگی سے) ہوتا۔ سو جس روپ سے موشیوں میں اور۔ جوت روپ۔ نورالین ہونے سے ستاروں میں۔ امرت روپ سے آئند میں اور تام اکاس میں۔ برہم جلوہ گر ہے اور اسی کے جلوہ سے یہ اشیا عمدہ کسی جاتی پس جس کے جلوہ سے ان سب میں عمدگی ہے اُس کو جو پرستش کرتا وہ دنیا میں بڑا نیکی نام ہوتا۔ اور جو کوئی دل کو برہم روپ جانکر پرستش کرتا وہ بہت بڑا دل والا۔ عاقبت اندیش ہوتا۔ اور جو کوئی برہم کو بڑے سے بڑے درجہ والا جانکر پرستش کرتا وہ دنیا میں سب بڑوں سے بڑے درجہ والا ہو جاتا ہے۔



مستمر نمبر ۲۳ - جو برہمہ کو - نم روپ (عمدہ اوصاف حمیدہ والا) جانکر پرستش کرتا وہ بڑے اوصاف والا ہوتا - جو ایسی پرستش کرتا کہ برہمہ ہے وہ برہمہ کا برہتی والا برہمہ روپ ہو جاتا - اور ایسا پرستش کرنیوالا برہمہ کا (پرمر - ہوا) روپ ہوتا - شرح لفظ پرمر کی خطا کے اندر جو ہوا چلتی اُس پر ہیں ۱ - بجلی - ۲ - بارش - ۳ - چندرمان - ۴ - سورج - ۵ - گنی (آگ) - پانچ دیوتا برتتے ہیں اس بنا پر - ہوا کو پرمر کہتے ہیں - یہاں یہ مطلب ہے کہ برہمہ کا پرستش کرنیوالا اس درجہ پر پہنچتا جس میں بجلی - بارش - چندرمان - سورج - گنی سب آکر لئے ہو دیں -

اس باطنی پرستش - (ماننی پوجن) سے جو برخلانی کرتے - اور جو ایسے پرستش کرنیوالے سے برخلانی و عداوت رکھتے - وہ گویا - نامہربان و عداوتی بنتے ہیں - سولیسے برخلانی شخص سب طرف مرتے ہیں -

(عداوتی بھیج کی شرح) کہ آتما تو سب میں ایک ہے اس لئے تمام ذی روح اس پرارتہ کی رشتہ سے جتنی ہوتی ہیں - اور ان میں سے جو کوئی برخلانی کرنیوالا ہو وہ گویا - عداوتی بنتے کا ہے - پر اور طرح برہمہ کا نشان واسطے ماننی پوجن کے کہتے ہیں کہ جو پرش میں - جو سورج میں - جو آکشم میں - وہی ایک برہمہ ہے -

مستمر نمبر ۲۴ - جو برہمہ کو ایسا جاننے والا ہے وہ جب اس لوک سی دیہہ تیگ کو سے تب وہ اون پانچوں کو س روپ والے آتما - یعنی ان سے - پران سے - منو سے - بدھ سے - آندھ سے آتما ہی بڑھکر - اور جس قدر ست لوک وغیرہ کہے جاتے اون سب لوگوں کو چھوڑتا ہوا - یعنی تمام نام و روپ والے لیکٹ اور لیکٹ کے عضو عضو سے نجات ہوا - کہ یہ سب برہمہ کے کارج روپ (محل) ہیں - محل کاربن روپ (فاعلی علت مسبب الاسباب) برہمہ میں محل ہوتا ہے - اور پہلے جو اس نے دیہہ موجود میں (جب تک برہمہ کو نہیں جانا اور کامنا) - دنیوی سرور کی خواہش سے بگت وغیرہ کرم کئے ان سب اپنی خواہش سے پیدا ہوئے ثمرہ جات کو درمیان میں بطور سیر - بازار کے دیکھتا ہوا - اور ناؤ - ناؤ - یہ جو سام وید کی رچا سے اُس کو کھانا ہوا اور سب کو چھوڑا ہوا - برہمہ میں لاجنب مقیم ہوتا ہے -



مشر نمبر ۲۵۔ اور برہمہ میں وصل ہونے سے پہلے۔ مثل شخص متجب کے سب موجودات کو  
 ملاحظہ کر کے چلا جاتا ہے۔ کہ۔ انّ جس کی بیانتک صفت کی وہ انّ میں ہوں۔ انّ میں ہوں  
 انّ میں ہوں۔ انّ کے میں جن جنکو کما وہ میں ہوں۔ میں ہوں۔ میں ہوں۔ انّ اور انّ  
 کے میں جو جو ان سب کا بنانیو الّا جیتن میں ہوں۔ بنانیو الّا جیتن میں ہوں۔ بنانیو الّا جیتن میں  
 ہوں۔ رت روپ میں ہوں۔ کہ رت سے سب پیدا ہوتے سو میں ان سب سے پہلے کارت روپ  
 ہوں۔ دیوتا جو امرت سے زندہ جاوید رہتے سو خاص امرت روپ میں ہوں۔ جو کچھ کو صیادیتا ہے  
 میں اُس کو دلیا دیتا ہوں۔ غذا اور غذا کے کچھ کچھ کو میں کھاتا ہوں۔ تمام ہوں روپ نیا کر  
 میں کھاتا ہوں۔ میرا نور بہت بڑے جلوہ والا ہے۔ یہ اُسپ نشہ (مخفی اسرار) ہے جو ایسا جانتا  
 ہے وہ سدّہ (رسیدہ) ہو جاتا اور مان و ان ہوتا ہے۔ نجاتیں۔ ماؤ۔ مندرجہ سام وید کے یہ ایک  
 ماؤ۔ ہے جو اس کو جانتا وہ ایک برہمہ روپ ہے۔

مشر نمبر ۲۶۔ اس ہر گہائی اپ نش میں سب طرح سب ناموں پر ان و غیرہ سے برہمہ کا  
 بچا رکھا۔ اسباخیر برہمہ کی مناجات کہتے ہیں کہ۔ ہے پرانا ہماری رکشا و حفاظت کرو ہم کو اسپنے  
 اُپسید تاکا آئندہ ہو گا دو۔ ہو گا وہ طاقت دو کہ اُپسید آئندہ۔ کا مذی دیبا سن (تصرف) کریں۔ اور ہننے  
 جو اس برہمہ دنیا کو پڑھا وہ سچل ہوا اور ہمارے پچھلے سب پر اور دیا (جو وید و غیرہ شاستریں واسطہ ترقی  
 دنیا کے پڑھی اور اُس چل گیا، دو کر دو کر آئندہ ہمارا ہمارا نہ بڑھے عین برہمہ روپ ہو جائیں۔  
 یہ میں سچ۔ سچے اعتقاد سے کہتا ہوں۔ اوم شانت ہو۔ اوم شانت ہو۔ اوم شانت ہو۔





## ایس آپ تش

منتریاں تجرود کا چالیسواں اور تین ہیاں کا

وید کے اخیر میں یہ آپ تشہ اور سب آپ تشوں کا سار ہے۔ اس  
اس کو ویدانت کہتے ہیں

یہ آپ تشہ ستر اکر میں مولفہ شاہزادہ دارا شکوہ میں بلشر۔ اور الکہہ پرکاش مولفہ منشی  
کنیا نعل الکہہ دھاری میں ہی طبرہ۔ منسج ہے۔ یہ ترجمہ جو جیسا تبرائی بہاش مولفہ  
شری مواسی منتر اچارج ساراج کے کیا گیا

پہلا منتر۔ یہ جگت جو پیدا اور نابود ہوا۔ اس سب جگت کے عضو عضو میں چپا ہوا۔  
ایس (پرانا) کا اس (مقام) ہے۔ اس میں کو جو چوڑے اور کمی کے مشدہ دہن کو لیتے وہ  
موت حیات کے دو گھول کو ہو گتا ہے۔

دوسرا منتر۔ شو برش تک زندہ رہنے کی خواہش سے اس دنیا میں گرم کرتا ہوا  
اس طرح تیرے واسطے۔ خلاف نہیں۔ اس سے گرم بیٹھے ہیں۔ (منجیہ کہ نیک کام کرو) جس سے  
زندگی بڑھتی اور آرام سے کٹی عاقبت درست ہوتی ہے۔ ہر کام کرو جس سے سب بات بر خلاف  
ہوتی ہیں۔

تیسرا منتر۔ جو آتم نہتا۔ لوگ وہ۔ اُسرو۔ (راچیون) کے لوگوں۔ جہاں سماندہ کا  
ہے (یعنی جہاں باخوال راچیس لوگ جاتے) وہاں مرکز پونچھے ہیں۔



چوتھا منتر۔ وہ ایس پرانا سب میں بیابک ہونے سے نہ کا پتا نہ حرکت کرتا نہ کسی کا اُسکو  
خوف ہے۔ وہ ایک (دوسرہ لاشربک) ہے جس کی برابر دوسرا کوئی نہیں۔ دل کی تیز روشنی  
وہ زیادہ تیز رہے (کہ دل جس مقام پر پہنچتا پرانا پکے ہی دماں موجود ہوتا، اندریوں کے دیوتا۔  
اُس کو نہیں پاسکتے (یعنی آنکھ سے دیکھا۔ کان سے سنا۔ ناک سے سونگھا۔ زبان سے اُسکا  
ذائقہ۔ ماتھے سے وہ پکڑا نہیں جاتا) پس جو پرانا کو معلوم کر نیکی کے لئے بذریعہ محسوسات اور دل کے  
اور دھردل دھردل سے وہ فضول ہے کیونکہ جہاں جہاں استوں کے لئے اندر جاتی۔ پھر تاپیلے  
سے موجود ہے۔ (نتیجہ یہ کہ اندر یہ وغیرہ)۔ کارج (علت) اور پرانا۔ کارن (مسیب) ہے سو  
ظاہر کہ کارن کو کارج اور اک نہیں کر سکتا۔

پانچواں منتر۔ وہ چلتا ہے۔ وہ نہیں چلتا ہے۔ وہ دور ہے۔ اور نزدیک<sup>۳</sup> سے زیادہ  
نزدیک ہی۔ وہ شب کے اندر۔ اور سب سے باہر ہے۔

چھٹا منتر۔ جو کوئی سب بہت دیر داریوں کو باریک بچار سے آتا میں۔ اور سب توں  
میں آتا کو دیکھتا۔ وہ اس گمان کر کے آتا اُس سے پوشیدہ نہیں رہتا اور وہ کسی کی توہین نہیں کرتا۔  
ساتواں منتر۔ جب کہ گمانی<sup>۱</sup> پرش۔ سب بہو توں کو اتاہی جانتا۔ شکو۔ شوک اور وہ  
کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ تمام جگت کو ایک آتم روپ جانتا ہے۔

آٹھواں منتر۔ پھرانا تمام جگت میں ہر جگہ بیابک موجود۔ جگت کا پیداکر نیوالا۔ نرا کار  
زعم وغیرہ سے مترا۔ نارمی نش کے بندھن سے علیحدہ (بے عضو) پاکٹ۔ پاپ سے رہت۔ سب  
خطاؤں سے منزہ۔ گمانی<sup>۲</sup> سب کا جاننے والا۔ دل کا مالک اور سب کے دل کے اندر کی  
جاننے والا۔ انترجامی۔ سب سے بڑا بڑا جگر بننے والا۔ اپنے آپ ظہور پذیر۔ جہاں تہ۔ دنیا کو  
سب انشاؤں کا۔ پر جاکشی<sup>۳</sup> شانتی کیلئے۔ اور ہمیشہ تک بننے والوں پر جاہت کیلئے۔ گمان جلا گز دیا گیا۔  
تواں منتر۔ جو ابیا کی اپاسنا انتھان کرتے۔ (بے علم) لوگ وہ مہا گمانی اندھیرے میں  
پڑے رہتے ہیں۔ اور جو کرم (فصل ریاضت ہر قسم) کو چھوڑ کر بالکل جہالت کا کام کرتے وہ اپنے



زیادہ اندھیرے میں پرستش کرتے۔ دیکھو کہ پہلوں کو تو ابدیہ کا اسرار ہی ان جابلوں کو سب کا  
آسرا نہیں۔

دسواں منتر۔ دہج دان بدواں دیا علم شخصوں سے بٹتے گئے ہیں کہ دنیا میں اچانک لوگ  
دو قسم کا آپدیش لوگوں کو کرتے ہیں۔ ایک ددیا (برہمہ ددیا) کا جسکے عمل سے کرنیوالوں کا سنا  
چوٹ کر مکت پر ملتا، دوسرا آپدیش اودما پر برکت ددیا کا (کہ جس کے عمل سے عمل کرنیوالا ہمیشہ  
دنیا میں پھنسا رہتا ہے کسی نہیں چوٹا۔ دجیہ دنیوی سرور میں چکرورتی راجا ہونچکے ملے۔ اور  
آخرت میں سرک تک ملنے کیلئے۔ جگ غیرہ کام برکت۔ کرم کرنا) اور یہی جگ وغیرہ کرم اگر  
نکام رہا کسی متار کے لئے جاویں تو درجہ بدرجہ ان سب سے بھی برہمہ ددیا حاصل ہو کر  
مکت پر ملجاتا ہے۔

گیارہواں منتر۔ جو کوئی ددیا (برہمہ ددیا) اور دودیا (برکت ددیا) کو جانتا۔ وہ۔ اودیا کو  
چوڑو دیتا۔ جس کے چوڑنے اور برہمہ ددیا کے عمل کرنیے۔ موکش حاصل کرتا ہے اور موت سے چوٹ جاتا۔  
بارہواں منتر۔ تمہید۔ (برہمہ آتما سے سوا جس قدر دنیا میں پارتہ میں پر کرتی تک سب  
اسم بہوت اور ہرن گربہ کار یہ برہمہ روپ اسم بہوت ہے)۔ پس جو کوئی اسم بہوت پر کرتی کی پرستش  
کرتے۔ وہ مکر مہا اندھیکار روپ اودیا میں پڑتے ہیں کہ پر کرتی اودیا کالج ہے۔ اور پر کرتی کا جو  
کالج سنساری پارتہ سم بہوت نام جو ان کالج روپ سنساری ہشیار کا شیون کرتے اور ان  
سرور چاہتے وہ ان سے زیادہ اندھیکار میں پرتی ہیں۔

تیرہواں منتر۔ جیسا منتر نیرا میں ددیا۔ اودیا کے آپدیش اور عمل کے ثمرہ کو بیان کیا گیا۔ ددیا  
اس منتر تیرہ میں۔ سمہوات (کالج روپ جگت) اور سمہوات (کارن روپ پر ماتما) کی بابت  
بیان ہے کہ کالج اور کارن دو قسم کا لوگ آپدیش کرتے ہیں۔ دہج دان شخصوں سے ایسا سنتے  
آئے ہیں۔

چودھواں منتر۔ ان کالج روپ و کارن روپ دونوں کے مت کو جو جانتا۔ وہ کالج کی



پرستش تیاگ کر موت سے بری ہو۔ اہرت (موت) کو پاتا ہے۔

پندرھواں منتر۔ سونا ریا کلیات میں چنگار روپ جو دنیا کی شہداء کے برتن سے ست  
(پر ماتا) کا منہ ہکا ہوا ہے۔ پس جو اپنے پوش (بھتری) کیلئے ست دھرم کو دیکھا چاہے تو اس  
برتن کو اٹھا دی جس سے وہ چہا ہے تب ست کا درشن ہو کر سب سی بڑہ کی ترقی (موت) ملے  
یعنی دنیوی ایشیاء کی خواہش چھوڑ دے۔

سولہواں منتر۔ (برہماستی میں یہ منتر ہے) ہے پر ماتا۔ تمام جگت کے پرورش کر نیوالے  
رشی (یعنی سب کی جاننے والے)۔ ایم۔ یعنی انصاف کر نیوالے۔ سورج (یعنی مہا چیتن روپ روشن  
زیادہ روشن) پر اجا پت (سب کی حفاظت و پیدائش کر نیوالا)۔ بیوہ (ہم سے دور کرو وہ پردہ جس  
سے آپ چھپے ہو اور اُس پردہ کا بیان منتر نمبر ۵ میں ہوا) اور آپ کا روپ جو مہا چیتن روشنی سے  
زیادہ روشن۔ کہنکی جو تیج روپ کرنیں۔ کلیان کی کرنیوالیں۔ تگودیکموش (درشن کروں) کہہتی  
بیابک پر ماتا۔ آتا پرش اور وہی میں ہوں۔

باتو (ہوا پران وغیرہ)۔ اگنی۔ جبرائیل جگ کی آگ وغیرہ۔ اہرت (آجیات۔ زندگی بخش)  
اور پرستش ہو جانوالا جسم۔ اور آدم انجی۔ یہ پر ماتا کے نام ہیں اس لئے چاہئے کہ اس پر ماتا کا  
سُمرن کر۔ اوم منتر کا جب کر۔ اپنے کئے ہوئے کرموں کو یاد کر جس سی طاقت حاصل ہو۔

انت پر پراتننا ہے۔ کہ ہے اگنی (یعنی ہی پر ماتا مہا چیتن جو تی مسروپ آپ مجھ کو اچھے راستہ سے  
کرم پیل کے ہو گئے کیلئے لیجائیے اور جانتے ہیں ہم اپنے سب کرموں کے پیل (افعال کے نتائج)  
اور اپاسنا۔ دگیان کو جانتے ہوئے جاویں۔ اور ہم سے جو جو ناقص ا دھرم کے کام ہوئے ہیں  
تھکوناس کر۔ ہے پر ماتا آپ کی پوری پرستش اور مناجات کرنے میں ہم معذور و مقصور ہیں اس لئے  
آپ کو بار بار غسکار کر لے ہیں۔

نوٹ

اس تمام آپ نشد کے ہر الفاظ پر جو ہندو میں وہ اصلی سنسکرتی لفظ کے معنی کا نشان ہی جو صاحب  
اصل منتر کو ملاحظہ کریں اوکو ہر لفظ کے معنی جدا جدا ان ہندو سوت معلوم ہونگے۔



# کٹھلی آپنٹ

جگر وید منتر جگ اور ست پت دیو بن باگ

جو وید میں لمبر ۲۶۔ سر اکبر مولفہ دار اشکوہ بادشاہ دہلی میں لمبر ۳۲ اور الکھ پش  
مولفہ منشی کنیا لال اکھ دہاری میں لمبر ۲۱۔ مندرج ہے۔ اصلی بہاس اس کا  
جو مولفہ سری سوامی شنکر اچارج کا اُس کے بموجب یہ ترجمہ مرتب کیا۔  
یہاں سے کٹھلی آپنٹ کے پہلے اوصیا کی پہلی ملی یعنی پہلے باب کی پہلی فصل شروع ہوئی  
پہلے منتر کا ارتھ ۱۰ ارن رشی معروف دلیج سروا نامی رشی کا بیٹا ادا لک نام نے سرب میڈ نام  
جگ تیلے۔ سُرگ ملنے کی خواہش سے۔ جگتے کرنے والے برہمنوں کو۔ گنوں کا دان دیا (مادگا)  
خیرات دیں اس ادا لک کا بیٹا۔ چکلیا نامی تھا۔

و و سر امتر۔ ان دونوں منتروں نمبر ۲ و ۳ کے یکیشال سے لکھنے سے عبارت کی تندیب ہے  
لہذا یکیشال اور پہلے منتر نمبر ۲۔ پر منتر ۳۔ کے معنی لکھے جاتے ہیں۔ وہ خیرات کی ہوگی مادگا و ایسی  
ضمیف اللہ۔ کم طاقت تھیں کہ جنکو پانی پینے کیلئے اٹھنے اور چارہ کھانکی طاقت نہیں اور جبکہ سب  
باؤں وغیرہ اندر یہ محض بے طاقت تھیں۔ پر ان کے دودھ دہنے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ اور نہ  
ایسی ناقص خیرات سے۔ بہشت میں پیچکر سروا نامی لکھتا ہے۔ چکلیتا مذکور اگرچہ نابالغ تھا تاہم اُس نے  
ایسی ناقص خیرات سے اپنی بیاپ کا بہلا ہونا نہ سمجھ کر باپ کے لئے عمدہ خیرات کرنیکی خواہش کی۔  
تیسرا منتر۔ چکلیتا نے اپنی بیاپ ادا لک کی کہ انہ بجا خیرات کرنے ایسی مادگا و کے آپ



مجھے دان کر دیں تاکہ میں بطور خدمتگار کے برہمنوں کی خدمت کروں جس سے وہ خوش ہوں اور  
 اخیر آپ کو تین نیک منصوبے رہے۔ یہ بات جب تک پہلا دور سرِ مرتبہ کی تب تک ادا لک نے  
 کچھ نہ کہا جب امرار کے دم ہی بات تیسری مرتبہ کی تو غصہ آگیا اور بحالت غصہ کے ادا لک نے اپنے  
 بیٹے نابالغ نکلتا سے کہا کہ تم ملک الموت کو دیں گے یعنی تم مر جاؤ۔

چوتھا منتر۔ اپنے باپ کی گفتگو سنا کر نکلتا سوچا کہ دنیا میں تین قسم کے ٹپا اور چیل ہوتے  
 ہیں۔ پہلے درجہ کے وہ جو باپ اور گرو کیلئے جان تک دیدیوں۔ اوسط درجہ کے وہ جو باپ اور  
 گرو کے حکم کو بجا لاویں۔ اونی درجہ کے وہ جو باپ اور گرو کے حکم کی نافرمانی کریں۔ سو میں اپنی  
 جان دیتے کو مستعد ہوں کہ اعلیٰ درجہ میں رہوں اور اس میں باپ کے حکم کی تعمیل ہی ہے۔

پانچواں منتر۔ تمہید۔ چونکہ ادا لک کتے تو غصہ میں کہ گئے۔ مگر بعد بیٹے کی الفت میں  
 اس کے سرِ نکابت سوچ کیا۔ تب نکلتا نے کہا کہ آپ پچھلے سوچ بولنے والے اور حال کے سوچ بولنے  
 والوں کا خیال کیجئے کہ جو کہا وہ کیا اور اپنی جان دیتے تک سے واسطی ستر رہنے کے ان کو دینے  
 نہوا۔ اس طرح آپ اپنے کہنے کو سوچ کیجئے اور ملک الموت کی مہیاں بھیج دیجئے اور میرے مرجائیکا مطلق  
 خیال اور سوچ نہ کرو کہ جیسے۔ دھان کا درخت۔ بار بار پیدا ہوتا نکلتا۔ کٹ جاتا تیسے نہ معلوم کتنی مرتبہ روز  
 ازل سے میں پیدا ہوا اور مر چکا ہوں۔

چھٹا منتر۔ تمہید۔ باپ کو بجا کر نکلتا نے۔ جگ کر طریق سے جسم کو چھوڑ کر ملک الموت کی مہیاں  
 پہنچا اس وقت ملک الموت (بئی لبت نام) موجود نہیں برہمن لوگ گئے تو اس نے۔ اتنے سمجھ کر  
 ملک الموت کی المیہ نے نکلتا کی خاطر تواضع کی گڑا اس نے نہ کہا یا پیا۔ بے آب و دانہ دروازہ پر پہنچا  
 پایا کٹر ارا۔ تیسری دن جب ملک الموت واپس تشریف لائی تو المیہ صاحبہ نے سب ماجرا کہہ کر کہا کہ۔  
 آپ جلد اس کو کھانا پلا کر سیر کیجئے۔ اور یہی جان لے کر گویا سر پر نکلتا نام برہمن کے لباس میں آپ کے  
 گھر موجود ہے۔ گرو تھی یہ بیٹو اراگنی رحارت عزیز ہی ہے جسکو جڑاگنی ہی کہتے ہیں جو حرارت غریبی  
 پر جاندار کے صدمہ میں ہے اور جس سے کہا یا پیا۔ ہضم ہوتا اور اسی کا خیمہ پانچ قسم کے سوانس۔ دم



۱۔ پران - ۲۔ اپان - ۳۔ سامان - ۴۔ اُدان - ۵۔ بیان کردن کی جو جو گئی تک ہر ایک کی زندگی اور اُن کے نکلی جانے سے جسم مُردہ ہو جاتا ہے۔ وہی آپ کا اب آئندہ ہے۔ ایتھ اُس کو کہتے کہ جو ہمیشہ اور معمول سے نہ اُسے کبھی آجادی۔

ساتواں منتر۔ تہید۔ دہرم راج جی منہ وقعات نکر کھا کر داتی جو۔ آئندہ سوف کی خاطر توضیح نہیں کرتا اُس کی دونوں کسم شیار کی اُسی ایک ہ اشیا جو دیکھی ہوئی دنیا کی اشیا اور دوسری نئی ہوئی ہشت وغیرہ کے عیش عشرت اور ست سنگت (صحت نیک خالوں اور باغ وغیرہ کا بنانا وغیرہ۔ بیکانہ وغیرہ) ملنا۔ مویشی دودھ دینے والی وسواری وغیرہ۔ اسی قسم کی سب بیکانی وغیرہ جاتی رہتی ہیں۔

منتر نواں۔ دہرم راج نے۔ چکیتیا کو لکھا کہ تم جو تین رات میری گھر پر آئے اب وہاں پر رہی۔ سو ہے برہمن تگو نکسا رہے۔ اور اُس کی عیوض تم مجھے تین بزدان نامک لو جو تین شے مانگو گے وہی دوں گا۔

دسواں منتر۔ چکیتیا نے منجھرتین بردان مہودہ ملک الموت کی ہلاک امریہ نازنگا۔ مجھے آپ بدستور شل زندہ کی میرے باپ کی پاس بھیج دیجو کچھ کچھ بھوکش بہوت پریت کی راہوا آیا نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ خوش ہو کر بچہ سے بات چیت کریں اور میری مر جانیکا جو سوچ ہے وہ بچ اُن کا دور ہو جادی۔

گیارہواں منتر۔ ملک الموت فی فرمایا۔ کہ پلا اُسرا سیاہی ہو گا جیسا تم نے چاہا۔ اور وہ اس طرح کہ رات میں تمہاری باپ ادا لک آرام سے سو رہی تھے سو ہم نے اُن سے خواب میں کہدیا ہی کہ تمہارا بیٹا موت سے بچے گا آتا ہے اس لئے تم اُسکو راہوا آیا نہ بھیج کر اُس کے بدتموز زندہ دسرا آئیکا یقین کرنا۔

بارہواں تیرھواں منتر۔ چکیتیا نے جو دسرا بردان مانگا اُس کا بیان دو منتر نمبر او نمبر اسے کہا جاتا ہے بے بگوان سرگ کی تعریف ایسی ہی جاتی کہ سرگ میں کسی کی وشت کچھ بھی نہیں ہو۔ اور یہاں تم ملک الموت ہی نہیں پہنچتے یعنی دماں کسی کو موت نہیں۔ شیعی لاغری تیاری وغیرہ کا خوف ہی۔ بلکہ دیگر قسم کے رنج ہوک پیاس وغیرہ ہی رہی ہو کر عین سرور سے سرگ میں رہنا ہوتا ہے۔ گروہ سرگ اُس کو اتا جو۔ آگ کی پرتش نذر ایہ جگ وغیرہ کے کرے۔ اس لئے اُس آگ کی حقیقت آپ بھی سمجھا دیجیے جسے اُس کے مجھنے کی مشورہ تھا۔ تنہا ہی۔ جس آگ کی پرتش سے سرگ میں پہنچ کر زندہ جاوید ہو جاتا ہے میرا دوسرا بردان ہے۔



چودھواں منتر۔ ملک الموت دہرم راج نے جواب دیا کہ ہے چکلیت۔ اُس سرگ میں پہنچے گا جو  
 اگنی پترش تپس اگنی کی حقیقت جاننا ہوں اور وہ تم سے کہتا ہوں تنکو جانو۔ جو سرگ لوک کی ساوہن اگنی  
 کے آشری روپ۔ گویا۔ کہوہ میں مقیم ہیں۔

پندرہواں منتر۔ دھرم راج نے کہا کہ لوک مرشٹ (تمام دنیا) کی پیدائش سے پہلے۔ ایشور نے اگنی کو پیدا  
 کیا ہی اس لئے برات روپ ہی اور جس طرح اینٹ کا لڈ بنا کر جنگ کرتے اور ملک کی سب سامان کا بیان  
 دھرم راج نے چکلتا سے کہا۔ اس مختصر بیان دہرم راج کو چکلتا نے مفصل کر کے سنایا تب دہرم راج۔ اگنی دیا کہ  
 اُس سے منکر بہت خوش ہوئے اور بجا کہ یہ تو ہم سے زیادہ اگن دیا کا جاننے والا ہی۔

سولھواں منتر۔ تہید۔ چونکہ چکلتا اگنی دیا سے پورا وقف دکھایا جس کے حقیقت کو چکلتا نے دوسرا  
 بردان مانگا تھا۔ اُس کے اس دوسری بردان کے عیوض دہرم راج نے یہ بردان دیا کہ۔ وہ اگنی اپنے دنیا  
 میں تمہارے نام سے معروف ہو گئی یعنی جیسے ابتدائی اُس اگنی کا نام۔ بسوا (حرارت غریزی) ہے تب سے  
 تمہاری نام سے اگنی کا دوسرا نام۔ چکلتا۔ معروف ہو گا اور نہایت خوشی میں دہرم راج نے اپنی گلے کی بالا  
 چکلتا کو دی کہ لو۔ اس کو پہنو۔

سترھواں منتر۔ دھرم راج نے۔ اگنی کی پترش کی اور صفت کہی کہ۔ اس تین قسم کی  
 اگنی تین قسم کے لوگوں سے سیکر کرتی تین قسم کے کرم کرتے وہ جنم مرث سے چھوٹ جاتے ہیں کہ نہ کہ یہ  
 برہما جب کہ ہی۔ تپس کو جا کر ثنائت ہو جاتا ہے۔ شرح الفاظ نمبر ۲۰۲۔ پانچ گیت نام کی ابتدائی اگنی تین  
 قسم کی ہے ایک۔ اگنی۔ دوسری بالو۔ تیسری سوچ۔ یعنی ابتدا شرٹی میں جو پرچا پت پیدا ہو وہ اگن روپ  
 اور ان کا مجموعی نام ادہی دلو ہے جن سے آئندہ شرٹی ملی۔ پیروی اگنی۔ بسوا اور پانچ پران نام کی ہوی  
 جس کی حرارت سے سب کما یا پیا بھم ہوتا۔ اس موقع پر اس کا نام ادھیاتم ہے۔ پیروی اگنی سوچ ہوئی  
 کہ جس کی روشنی تمام دنیا میں ہی۔ یہاں اس کا نام ادھی ہو گیا ہی۔ نمبر ۱۔ باپ۔ گرد و شخص میں جسے  
 اگنی دیا کو چکلتا چاہے۔ تین سند ہی دیا کی۔ سُر۔ برگ۔ انا۔ نمبر ۲۔ تین قسم کی کرم۔ جٹ کرنا۔  
 علم پڑھنا۔ خیرات کرنا۔



اٹھارواں منتر۔ جو بدواں اُن تین اگنی اور جگ کی طریقہ و سامان۔ اور دیا کے تینوں سنگ  
کو اچھی طرح بیکر تین قسم کے کرم کو کراوہ موت کی پرانی کو توڑ اور تمام فکر و بچ سے چھوٹ کر کمال مرست  
سرگ کی عیش و آرام کو پاتا ہے۔

اونیسواں منتر۔ دھرم راج نے کہا کہ ہے چکیتا تمہاری بردہ ان کی بابت ہم نگو بر دی چکے کا نید  
اگنی کو (عالم لوگ) بردہ ان پرش، تمہاری نام سے کہیں گے ایسا تم تیرا بردہ ان مانگ لو۔

بیسواں منتر۔ چکیتا کا بیان۔ ہے بگوان آما کی بابت چاروں کی مختلف راہیں  
مطابق مجھے صحبت طلب ہی کہ آما ایک اور وہی سبھیوں میں سیدھا ہی یا حرم میں جدا گانہ ہونے سے متاثر آتا  
ہیں۔ اور وہ آما بہستول دیدے سو کشم و کارن شرب وک علیہ اور ان میں صرف سیدھ شل و شنی کے کراہ کی  
فعل کو نہ کرا ہوا) ابوگتا کسی نیک و بافضل کے قبی کو نہ پاتا ہوا) ہے یا دیر شرب وک میں غلو و افعول کرتا  
و تجسہ اعمال پاتا ہوا ہے اور اُس کو موت و حیات ہی انہیں سرگ و نرگ اور تناخ میں آجاتا ہے یا نہیں  
غرض تیرا بردہ ان یہ مانگتا ہوں کہ آتم و دیار علم روحانی کی تعلیم فرمائیے۔

اکیسواں منتر۔ دھرم راج نے اس لحاظ سے کہ معلوم چکیتا لائین تعلیم آتم و دیار کے ہی انہیں فرمایا  
کہ تم نے انسان چاروں کو اس کے پہچانے میں مشتبہ اور ان کی مختلف راہوں کا اس باب میں پتل  
زمانہ میں پوتاؤں نے ہی آما شناسی کی کوشش کی مگر وہی مشتبہ اور مختلف راہیں اندر نہ صورت یہ علم خود  
شناسی، نہایت مشکل ہے اس لئے بجائے اس کے تیقہ کر نیکی سے بران میں مجھ سے کوئی براگو۔

بائیسواں منتر۔ چکیتا نے کہا کہ جب آپ آما نہایت باریک شی فرماتے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ اُس کو  
ضرور جانتے ہو۔ پس مجھے اور کوئی بردہ ان مانگنا نہیں ہے اسی آتم و دیار علم خود شناسی کی تعلیم فرمائیے۔

تیسواں منتر۔ تمہید۔ دھرم راج نے پہلی اتھان چکیتا کو اس خیال سے ہٹا لیا کہ یہ علم دنیا  
کے عیش و عشرت کو چھوڑ دیتی ہے اس لئے اس کی تعلیم کی خواہش کو چھوڑ کر۔ دیوی ہشیار عمدہ سنگ لوجیا  
منتر میں کہتے کہ۔ ایک سو برس کی عمر۔ بیٹا ناکی پوتے پستان پشت ہوئی گھوڑا تھی ماد گاؤ وغیرہ۔  
سونا جواہرات۔ زمینداری مکانات۔ اور ان سب کے بہگنے کے لئے سو برس سے زیادہ لا تعلد عمر۔



مانگ لو۔

چوبیسواں منتر۔ دہرم راج کا بیان۔ اُن اشیار کے برابر بلکہ سب بڑی درجہ کی ہشیا ریشل۔ رنگی جاوہر۔ جگہ دتی سلطنت۔ ہشیا خزانہ وغیرہ جو پابے مانگے۔

پچھیسواں منتر۔ دھرم راج کا بیان۔ اُن اشیا کی سوار دنیا میں جو ہشیا ریشل شکل تنگو مانگ لو مگر ہے نکلتا یہ دریا ت نکرو کا نامرتا ہی نہیں۔ اور آنا کون اور کیا ہے۔

چھبیسواں منتر۔ نکلتا کا مختصر جواب۔ ہی۔ انت کرنا ملک الموت جو ہشیا راج فی منتر نمبر ۲۱ سے منتر نمبر ۲۲ تک مجھ مانگ لیں کہ فرمایا سو مجھ اُن میں سے کسی شے کی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ستائیسواں منتر۔ نکلتا کا بیان۔ دولت خزانہ سے انسان کبھی سیر نہیں ہوتا جس قدر موجود ہو اُس سے زیادہ ہونگی خواہش ہی۔ اور چاہے جس قدر عروج ہو کوئی آپ سی ملاقات نہیں کر سکتا سو میں اس وقت آپ کو دیکھتا ہوں۔ جس کے مقابلے میں نیوی ہشیا نہایت کم درجہ کی اور کسی کام کی نہیں اور زیادہ عمر کے مانگنے کی محبوں کی ضرورت نہیں کہ آپ کی عمر اس دنیا کے قیام تک کی ہے سو آپ جو پھر رہا ہو تو اب میرا رینوا لاکون ہے دینے ہی میں آپ کی عمر کے برابر زندہ رہوں گا پس مجھے میرا سلو بہی بردیجے یعنی آتم دیا تعلیم فرمائیے۔

اٹھائیسواں منتر۔ نکلتا کا بیان۔ موت شجیات بار بار نہونا موجب بڑی عمر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ دیوتا فرشتہ۔ موت شجیات سے بری زندہ جاوید کے جاتے لیکن اُن کی ہی دوسرا ہیں ایک ابتدائی دیوتا وہ ایک منور تک زندہ رہتی دوسری منورتیں دوسری قسم کے دیوتا ہوتے۔ دوسری وہ جو بعد میں اُڑوئے ریاضت کو اُس درجہ پر پہنچے اُن کا قیام اُسی وقت تک ہی جب تک اُن کی ریاضت کے مساوی اُن کو بیش عشرت لمبا دی اُس کے بعد منور تک اندر ہی فوراً اُس درجہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔ پھر مقابلہ دیوتاؤں کے اور اہل راج (خود راجا) وغیرہ تو حقیقت ہی نہیں پس بڑی عمر کسی کام کی نہیں۔

اونتیسواں منتر۔ نکلتا کا آخر بیان۔ جبکہ دیوتا ہی اس دیا کو نہیں جانتے۔ اور شک و شبہ میں رہتے۔ اس لئے میں اور کچھ نہیں چاہتا صرف بہرہ دیا مانگتا ہوں۔ دیکھئے۔ پٹا دیبا کی پہلی تالیف میں



## نتیجہ مضامین پہلی پٹی کا

نمبر ۱۔ بیایا چیلہ ادا ملے اور جہ کا وہ جو باپ اور گرو کے لئے اپنی جان میں تک سب بیخ نکری۔  
 اوسط درجہ کا وہ۔ جو ان کے حکم کے مطابق تعمیل کرے۔ ادنیٰ درجہ کا وہ جو خود مختاری سے کام کرے۔  
 نمبر ۲۔ خیرات اور ریاضت مقدم تر ہے مگر ناقص شے کی خیرات سے اُلٹا ناقص ثمرہ ملنا عمدہ شے  
 کی خیرات اور بے تنائی ریاضت کو سب نعمت غیر تر قبیح بلجانی ہیں۔

نمبر ۳۔ دنیا کی سب اشیا سرگ و عرش سے کم ہیں لہذا کسی خواہش پر وہ اس کی درستگی  
 واجب نہیں صرف۔ برہمچاریا (علم الہی و خود شناسی) مستم ہو جس سے کئی (نجات) حاصل ہوتی ہیں۔

یہاں سے کٹھ پٹی اپنی نش کی دوسری پٹی فصل شروع ہوئی ✓

پہلا منتر۔ تمہید۔ بواب سوال پنجکیتیا کے دہرم راج نے کہا۔ ہی چکیتیا۔ دنیا میں دور راستہ  
 ہیں اور جو جس راستہ پر ہے اُس کو وہی راستہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے اپنے اپنے موقع پر دونوں  
 لہجے۔ عمدہ۔ پیارے ہیں۔ پہلا راستہ۔ دیا روپ (ایٹمی) کا دوسرا۔ اپدیا روپ (سچے علمی جہالت) کا۔  
 چنانچہ پہلا راستہ موکش کی طرف کو اور دوسرا راستہ۔ دنیا کی طرف کو لجاتا ہے۔ ان دونوں کی قید میں  
 تمام جہان پھنسا ہے۔ مگر جو پہلے رستہ پر ہے وہ نیک اور دوسرے رستہ پر چلنے والا موکش نگوئی  
 عاقبت سے محروم رہتا ہے۔

دوسرا منتر۔ دنیا کی تمام خلقت میں سے صرف ایک نوع انسان کو وہ دونوں رستہ ملتے ہیں  
 اور انسان ہی دونوں کی تمیز کرتا۔ مگر انسانوں میں وہ نیک ہی مستقل نرا جی سے دوسرے رستہ متعلق  
 و نبوی کو چھوڑ کر پہلے رستہ موکش حاصل کر نیوالے کو پکارتا ہے۔ یہوقوف شخص دوسرے رستہ حصول  
 عیش عشرت دنیا کے خواہاں ہوتے ہیں۔

تیسرا منتر۔ دہرم راج کہتے ہیں کہ بے چکیتیا مگو آفسریں ہے کہ تم نے عیش عشرت دنیا میں پکڑ دتی  
 راج اور عاقبت میں سرگ تک کر لینے سے قطعی انکار کر کے طالب راہ معرفت کا ہوا۔ اور اُس دنیوی



عیش و عشرت کو دیکھ کر طرف ایل نہوا جس میں جاہل درناؤ وقف ایسے ڈوبنے کے سیرنگل ہی نہیں سکتی ہیں۔  
چوتھا منتر۔ یہ دونوں رہستہ باہمی تفریق سے باہم جداگانہ تاثیر اور انواع انواع گت دینے والے  
ہیں۔ بے چکنیتا تم کو آفریں ہے کہ ہم نے ٹکودہ عمدہ عمدہ دنیا کی اشیاء کی طعم و کمائی مگر تم اپنے سچے رہستہ  
پر ہر دیا سے نہ ہٹے۔

پانچواں منتر۔ بے چکنیتا۔ دنیا میں جو ایسے چاہج ہیں کہ دنیا کے عیش و عشرت حصول کر نیکی  
لئے۔ لوگوں کو جوگ جب تپ وغیرہ مومن کی تعلیم دیتے وہ گولپنے کو عقل۔ پٹت اپنے دل سے مانتی مگر  
واقعی وہ محض۔ ابدیانی (بے علم) ہیں۔ اُن کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ کوئی اندھا سیر ہوا اور اُس کے پیچھے  
اور بہت اندھے ہوئی تو یہی نتیجہ ہوگا کہ وہ رہبر خود کسی کنویں وغیرہ میں گر بیگا اور درونکو لئے گر بیگا۔  
چھٹا منتر۔ بے چکنیتا وہ۔ آچاہج پٹت تعلیم دینے والے علم دنیوی کے محض ناخواندہ نہیں اسلئے  
وہ اس قدر طبی طاقت رکھتے کہ بہت سارے کتب علم الہی، دیانت کے پڑھیں مگر پڑھتے نہیں اور بہت ایسے ہیں  
کہ وید سار کو پڑھتے جس میں وہ دونوں رہستہ لکھے ہیں لیکن وید سار میں جو جگہ آدک کرم لکھے اُنکے ثمرہ عیش  
و عشرت دنیوی کی بھول میں پڑ جاتے اصل مطلب کے جیسا طفل کتب باوجود مطالع کر نیکی نہیں سمجھتا جیسے وہ  
بھی طفل کتب کی طرح اصل مطلب کو نہیں سمجھتے کہ وید نے یہ جگہ وغیرہ کرم واسطے حصول دنیا کے بد منفع  
لکھے ہیں اسلئے اُنکو بہت نار دینا نہ کرنا چاہئے بلکہ اُن سے موکش حاصل کرنا چاہئے پس اُن کو پڑھو ہوئی  
ہو قوف سمجھنا چاہئے۔ بے چکنیتا جو ایسے سمجھتے کہ جو کچھ ہے ہی دنیا ہے۔ خوب عیش و عشرت اڑالو۔  
عاقبت کوئی چیز نہیں لقولہ۔ اب تو آرام سے گذرتی ہے۔ عاقبت کی خبر خدا جانے۔ وہ۔ یہ تو قوف  
اور ناسنگ (منکر۔ کافر) ہیں ساجام کو وہ بار بار کہ مجھے ملک الموت کے یہاں آتے اور انواع انواع  
کی اذیت پاتے اور ترک اداگوں میں ہمیشہ رہتے ہیں۔

ساتواں منتر۔ آتا۔ وہ لطیف ہے کہ بہت شخص اُسی کے اوصاف سننے مگر اُن کو آتا کا رپہ  
سمجھ میں نہیں آتا۔ اور بہت شخص ایسے ہیں کہ جن کو اُس کے سننے کی نوبت ہی نہیں پہنچتی۔ آتا کا کہنے والا  
اور سکر سمجھنے والا دونوں داخل تعجبات کی ہر ایک اُس کی حقیقت صحیح کہنے اور سمجھنے والے کیا ہیں۔



آٹھواں منتر۔ جس اچار نے تمیک گیان سے آتا کو جیسا ہے واقعی ویسا نہیں جانا بلکہ اسمیک گیان اور بہت فضول دلیلوں سے جو آتا کو بہت طرح کا کتا و دنا قص کہنے والا ہے اور جب خود وہ ہی آتا کو نہیں جانتا تو ایسے کہنے والے سے سرکسنے والے کب آتا کو جان سکتے ہیں البتہ آتا پر آتا کو واحد جنہوں نے حق یقین سے سمجھا۔ ایسے ان درشتی مہاتماؤں سے جو تعلیم پاپاؤں کو کچھ شک نہیں رہتی کیونکہ آتا نہایت باریک اور پران اور سب دلیلوں سے برتر ہے۔

نواں منتر۔ یہ آتا دلیلوں سے نہیں جانا جاتا۔ جو آتا کا برقی۔ آتا کے جاننے والے ہیں اور اس کی حقیقت معلوم ہوتی بلکہ وہ آتا کو دکھا دیتے ہیں کہ آتا بے دلیل ہے۔ ہے چمکتا جس وجہ کہ پہونچا ہے دکھ دینا اور لذات دنیا کو فانی اور ناپائیدار سمجھا دیتا۔ دھیرج دان مستقل مزاج میرے نزدیک مینا میں کی نہیں ہر اور تجربہ آتا کی حقیقت پہونچنے والا ہی مجھے اتنا تک کوئی نہیں ملا۔

دسواں منتر۔ ہے چمکتا۔ میں جانتا ہوں۔ یعنی میری دانست میں اندر یعنی انگوں ہر تو وغیرہ کر مونا شمرہ جو سرگ تک پہونچنے کا اسباب شمار فانی ہیں درپیش یقین بھوکہ شیا فانی سے بقا از زندگی جاوید نجات از دنیا، کسی حال نہیں ہو سکتی ہے۔ دھرم راج کہتے ہیں کہ خود میں نے ہی پانچ گیت نامی انگوں میں بڑے بڑے سامان سے کی مرتبہ جگہ کئے اُس کا نتیجہ مجھے ہی اس قدر ملا کہ ملک الموت کا درجہ پایا ہے۔ جو داخل اشیا فانی کے ہے۔ جگت کا درجہ نہ ملا۔

گیارہواں منتر۔ ہے چمکتا۔ جگت کے کامنا کی حد سرگ ہی جس کی نسبت لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہاں پہونچ کر خوف ہو جاتا ہے اور ایسے شخصوں کی نظریں وہاں پہونچنا بہت مشکل ہو رہا ہے مگر ہے چمکتا۔ تنکو آفسریں ہے کہ۔ میں اُس سرگ کو نہیں تیار ہا اگر تم نے اُن کو فانی سمجھا اور اپنی مستقل فراہمی سے نہ ہے اس لئے میرے نزدیک تم بہر گز بہرہ سے ہی بڑے درجہ کے ہو کیونکہ بہر گز بہرہ میں ہی خواہش ہی جس کی خواہش سے جگت پیدا ہوتا۔ مگر تم میں خواہش مطلق نہیں۔

بارہواں منتر۔ ہے چمکتا آتا نہایت باریک ہی۔ کہ بدوں باریک عقل و فہم رسا کے اُس کا دیکھنا نہایت مشکل ہے۔ اور وہ آتا سب پر انار و زائل سے ہر جسم کو اندر جو قلب مثل کہوہ پیارے کے اور قلب میں



جو عقل تک اہم مستقل مقیم ہو۔ مگر ایک کی عقل سلیم فہم رسانیں یہ امراؤں کے دیکھنے کیلئے نہایت اہم شکلات کے ہو۔ چونکہ صفائی قلب کی ادھیاتم دویا (علم خود شناسی) سے ہوتی اس لئے جس کو اتم دیا ہے اس کو وہ بخوبی اچھی طرح نظر آتا ہے۔ بچان اس کی یہ کہ جس نے اتنا کا دشمن کیا۔ وہ خوشی و رنج دنیا سے بری رہتا ہے۔

**تیرھواں منتر۔** بے پچکنیا۔ جو انسان عقل اس کی کیفیت سن کر۔ مہادھرم روپ اتنا تک جسکی سانی ہو جاتی۔ وہ ہی اس کے سرور کو جانتا ہے کہ جس کو پاکر وہ میں سرور ہو جاتا جو سرور کھنے میں نہیں آسکتا پس ہے پچکنیا تیری حالت اور مجھ دیکھ کر میں تم کو خاص برہم کے رو برو ہوا برہما کار برتی میں برہم و چہا بنایا ہوا

**چودھواں منتر۔** پچکنیا کا بیان۔ بے دھرم راج جی آپ جو اتنا کو۔ دھرم یعنی جگ اگن ہو تو وغیرہ ترک دینے والوں سے علیحدہ۔ اور نہا (جان کشی وغیرہ) اور دھرم ترک کے دینے والوں سے علیحدہ۔ اور ان کی کارن کا ج سے علیحدہ۔ اور تینوں مانہ۔ اضی حال مستقبل۔ سے برتر فرمائے اور وہ جیسا ہے تیسرا اس کو جانتے ہو۔ اس کی اصلیت مجھ سے فرمائیے۔

**پندرھواں منتر۔** دھرم راج کا جواب۔ بے پچکنیا۔ سب دید جس کو ثابت کرتے۔ اور۔ عالم کو سب (ریاضیت شائد) کر کے جس کے جاننے کی خواہش کرتے اور برہم چرچ رکھ اس کو جانکر لائق شخص کو اس کی تعلیم کرتے۔ جس کو تم سے کہتا ہوں کہ واقعی وہ دھرم، انہی پر (اعلیٰ درجہ) والا ہے۔

**سولہواں منتر۔** ہی۔ (انہی) برہم اور۔ یہی برہم کا باپک۔ اسی انہی کی کیفیت جو جس طرح جان کر جس امر کی خواہش کرتا وہ ہی اس کو ملتا ہے۔

**سترھواں منتر۔** یہ اذکار انہی۔ عمدہ ذریعہ۔ اور سب فریوں سے بہتر ذریعہ ہے۔ اس ذریعہ سے برہم لوک میں بڑا ملتا ہے۔

## آتما کی حقیقت

اٹھارہواں منتر۔ بے پچکنیا۔ آتا۔ (جس کا باپچہ انہی ہے) سو آتما زخم لیتا نہرتا ہے۔ کیونکہ آتما نادہی ہے اس کا پلے کہی جنم نہیں ہوا اور جو جنم لیتا سو مرنے والے یہ زخم لیتا نہرتا ہے۔ اور بذات خود سب کائنات کا جاننے والا ہے۔ یہ کہے (ماتا پاتا وغیرہ سے) پیدا نہیں ہوا پس یہ آتما۔ اجنا ہے کہی اس کا



جہنم نہیں ہوا نہ اب تک اُس دوسرے جہنم لیا نہ ایندہ دوسرے جہنم لیکھا نہ بت (لازال) ہمیشہ نکلا اور قدیم۔ پورا نام ہے۔  
دنیا میں جو جسم مرتے اُن کے ساتھ نہیں مرنے لگتا ہے۔

ایسی سوال منتر۔ مثلاً دنیا میں قاتل و مقتول و شخص ہیں۔ اوں میں سے قاتل جاتا ہے کہ میں فلاں کو مارا۔ اور مقتول ہی جاتا کہ میں فلاں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ مگر وہ دونوں نادان ہیں۔ کیونکہ آتما نہ کسی کو مارتا نہ مرتا ہے۔  
شرح از مولفہ اصلیت یہ ہے کہ ہر ایک جسم کو اندر جو روح۔ اوں کا نام پرتیک آتما شخص نہ کار نہ بکار کرتا اور اب ہو گتا روپ ہی اور مارنا و مرنا دیکھ کر ہم ہیں۔ پس جو لوگ جسم کو اپنا آپاٹتے وہ ایسا کہتے کہ ہم نے مارا۔ ہم کو مارا۔ سو دونوں آتما کے گیان سے بے بہرہ ہیں۔ اور جیکو گیان ہے وہ مارنے اور مرنے کی نسبت اپنی ذات نہیں سمجھتے کیونکہ۔ بیوہ میں جو۔ اپنے کو کہتا ہے کہ میں باہم اور اوروں کو کہتا ہے تو باہم۔ وہ ہر ایک کی ذات خاص آتما ہے جسم آتما نہیں۔

ایسی سوال منتر۔ اُنوسے زیادہ اُنوسے یعنی اُنو پران کم زیادہ سے کم ہے۔ مگر۔ آتما۔ اُنوسے نہایت چھوٹا۔ اور بڑے زیادہ بڑا ہے۔ سو وہ آتما ہر جسم کے قلب (آتما کرن ہر دی کو پچھا روپ) میں مقیم۔ نور افشاں موجود ہے۔ اُس کو وہ مہر تاض (جو بلا کسی تمنا کے افعال ریاخت کر کرتا) اور جس کے دل سے سب متا لذات مینوی نیست نہ ابود ہو گئی ہیں ایسا دکھانا مہر پُرسن اپنے اندرون میں اپنے آتما کے مہمان کے دشمن کرتا ہے اور خوش ہوتا اور اُس کی پریشا و وجہ سے اُس کا رخ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔

ایسی سوال منتر۔ ہے چکیتا۔ آتما ہر جسم میں قتل لاجب (شل سکپی و مستحکے) ہے۔ اور دور تک جاتا ہی ہے۔ یعنی جاگرت اوستہا جگتہ وقت۔ جو اندریوں کی کاٹنا باٹنا۔ اور کٹین اوستہا خواب میں جو دل دور سے زیادہ دور تک جاتا۔ سو اول تو اندریوں و درن میں ادوی کی قوت ہی۔ دویم۔ دنیا کے بیوہ میں جو آتما دبیر کے ساتھ خصوصیت ان کر سب قسم کے فعل والا معلوم ہوتا اس سے کہہ کر اور جاتا۔ ورنہ وہ لاجب قتل ہی لیکن جاتا نہ آتما نہ کسی بیوہ کو کرتا نہ بیوہ مار کے قتل کو ہو گتا ہے۔ پس ہے چکیتا جیسے صبح طہر میں آتما کو جاتا ایسا کوئی نہیں جاتا۔

ایسی سوال منتر۔ آتما کا کئی قسم کا جسم نہیں ہے جسم چھ۔ اور ہر جسم اندر خاص جتیں ہیں روپ جسم چھ۔



اور اس کے جلوہ کے لکڑہ لکڑہ نہیں اکتھٹام جگت میں ایک چتین تانے بیاپک ہر اس نے وہ برے سے  
بڑا ہے مستقل مزاج لوگ ہاتا ایسا اس کو اپنا اور سب کا آما جان کر گی کا کچھ شوق نہیں کرتے۔

تیسواں منتر ہے چکنا۔ بہت پسکوں کا پرہنا۔ بہت یاد کرنا۔ بہت سنا۔ سو پٹنے یاد کرنے  
سننے سے آما حال نہیں ہوتا۔ جب اپنے میں آپ کو دیکھتا تب ہی لہتا ہے۔ کہ اپنے آپ دکھائی دیتا ہی  
چوہیسواں منتر ہے چکنا۔ بہت پسکوں کا پرہنا۔ بہت یاد کرنا۔ بہت سنا۔ سو پٹنے یاد کرنے  
خوہش دینی بہری ہے۔ جو مستقل مزاج نہیں۔ چن کا دل مستقل نہیں۔ ایسے شخص آتے ملاقات میں نہیں کر سکتے  
صرف بگیاں (اچھی طرح خود شناسی سے) لہتا ہے۔

چوہیسواں منتر تہید۔ جیے۔ بہات (چانول کا خشک۔ اور دال کڑی وغیرہ) بہو جن سامان  
خورش کے ہیں سوا اس شکل سے اس موقع پر۔ آما کی خورش کا سامان بتلاتے ہیں کہ بہن اور چتری جو جگہ فوج  
کر نیسے دنیا میں اشرف المخلوقات کہلاتے یہ تو آما کی خورش کیلے۔ شل بہات کی اور موت (جو سب کے کھا جاتی)  
وہ آما کی خورش کو شل۔ دال کڑی وغیرہ کے ہیں۔ کہ ان دونوں کو ملا کر کھانیسے وہ بہرہ واداران کا ذائقہ لیتا  
پس اور قوموں کو چھوٹے درج کی خورش سمجھی چاہئے مطلب یہ کہ اس سے موت اور ملک الموت تک جان بر  
نہیں ہوئی۔ سب اس کی خوراک ہیں اور اتنا کوئی اس کو نہیں جانتا۔ پس وہ ہی آتا ہی۔

## کھینلی اپ نشک پلہ میا کی تیری بی شروع ہوئی

پہلا منتر تہید۔ اس تیری بی کے شروع میں۔ جیو۔ برہمہ۔ آما کے دیں اور جگت کا بیان ہے۔  
دنیا میں جو دی روح تن سب کے ہر دی قلب میں جو اکاس (علا شل پیارٹی کوہ کی وہ مقام مستقل قیام پر ہے  
چتین کا ہے۔ اور ہر دیکے دیں کال اور منہ ہی تن پر ہے اس موقع پر دو حالت ہیں۔ ایک تو افعال کے شرع  
کو پانا اس کا نام جیو ہی۔ دوسری حالت سیدہ۔ انشی چتین (گو انا ہر چشم دیدہ۔ انرجانی)۔ سب کی ہر دی کی  
سب بات کو جانتا اس کا نام آتا ہے۔ اور وہ دونوں نصف النصف مشل۔ سنا اور دھوپ کے ہیں (جیسے چتین کو  
سورج آتے مہا چتین سو پ برہمہ۔ اور جیے ایک سورج کا سایہ انیک جل کے بہری گروں میں۔ تھے۔



گڑی طرح انتھ کر (قلب، جوش پانی کے شفاف ہی۔ اوس میں جو برہم چلتیں کا سایہ سوچو۔ رکھ جیسے ہوا وغیرہ لگنے سے گڑیکے اندر کا سایہ والا سورج ملے۔ یا پانی صاف نہ ہونیسے وہ سایہ والا سورج ہی گدلا معلوم ہوتا۔ تیسے میلے انتھ کر ہیں وہ جیو میلہ۔ گدلا اور ہوا ہوس سے جو انتھ کر چلنا مان تیسے وہ جیو گرم کرتا پل ہو گدا وغیرہ معلوم ہوتا)۔ اور جیسے سورج کی دھوپ (جو دھوپ کی روشنی ہے) تیسے برہم چلتیں کا جلوہ سواشی اور جیسے سورج کی روشنی کا نام دھوپ تیسے برہم کے جلوہ کا نام۔ آنا سواشی چلتیں ہے۔ اس ریز کو ہر کوئی نہیں جانتا صرف آنا کا ربی اور برہم کا ربی والے جانتے اور یہاں تک جیہ اکا دہ ایسا ہی کہتے ہیں۔ ان کے سوا بچا گئی پنے والے۔ یا ناچ گیت نامی گن (جس کو پنج پران) کو جوگ مارگ سی پستش کر نیوالے ہی ایسا ہی کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ کہ ایک چلتیں کے۔ برہم۔ جیو۔ آنا۔ سواشی چند نام جدا گانہ حالت سے ہیں۔

دوسرا منتر۔ جس نے اکثر برہم کو جاننا پس کے لئے برہم کا جاننا مثل پل کے اور جو ایسا برہم کا جاننا والا ناچ گیت نامی جیو انا گنی کا آرا دہن کرنا وہ سنسار سمدر سے پار ہو جاتا ہے۔

تیسرا منتر۔ جسے چکلتیا جیہ مثل رتھ کے اور قل رتھ بیان (رتھ کے ہانکے والی) اور قل رسی (گام نامی) ہے جو رتھ بیان کے ماتھے میں ہتی۔ اور۔ آنا اُس کا مالک رتھ کا بیٹھنے والا ہے۔

چوتھا منتر۔ اور اندریان (جو محسوسات) سو گھوڑے ہیں جو اُس رتھ میں چڑھے ہیں۔ اور سنساری بٹے ہوگ (رہتا ہے)۔ یہ بات جو تیسرے و چوتھے منتر میں کی ایسا منتر کہتے چلکے ہیں۔

پانچواں منتر۔ جو گیان دان نہیں ان کا دل نہایت چھل رہتا اور اس وجہ سے شکی اندریان قابو میں نہیں ہتی جیسے کسی کے رتھ کے گھوڑا۔ خراب ہوں (اور بے قابو ہونیسے رتھ کو خلاف بہتر کے لئے پرتے ہیں)۔

چھٹا منتر۔ اور جو کہ ہمیشہ صاف دل سے گیان دان ہوتا۔ اس کی اندریان مثل۔ شائستہ گھوڑوں کے قابو میں رہتی ہیں۔

ساتواں منتر۔ جو گیان دان (ذی علم) نہیں۔ اور دل بیکار تزلزل۔ ستوتس برہم پرکشش پاتا۔ اور بار بار تیدیو تاج کے دنیا میں لوٹ لوٹ کرتے ہیں۔



اٹھواں منتر۔ اور جو گیان دان ہوتا۔ اور اس کا دل ٹہرا ہوا اور پاک باطن ہی۔ وہ اوس  
برہمہ پد کو پاتا ہے۔ اور پھر وہ کسی دنیا میں پیدا نہیں ہوتا مکت ہو جاتا ہے۔

نواں منتر۔ اور جو گیان رہبان والا (یعنی جس کی عقل سلیم و فہم رسا) اور دل اس کے قابو  
میں وہ دنیا کی پانچ چھاویشن کا پرہم ہے۔ یعنی موش (دنیا سے نجات پا کر) برہمہ سی مل ہو جاتا۔

دسواں منتر۔ اندریوں سے بڑے درجہ میں۔ ارتھ۔ ارتھ کے بڑے درجہ میں۔ دل۔  
دل سے بڑے درجہ میں عقل۔ اور آتما کے بہت بڑے درجہ میں ہی۔

گیارہواں منتر۔ بڑے درجہ دل سے (آتما مندرجہ منتر منتر سے) بڑے درجہ میں۔ ابیکت۔  
دیکھتے کارن مول پچ (ابیکت سے بڑے درجہ میں۔ پرش (پرتیک آتما۔ اوج جو جسم اور جسم کے عضو  
عضو میں ہے۔ پرش سے پرے کوئی نہیں۔ وہ ہی سب کا انجام (حد اخیر) وہ ہی پرہم گت ہی۔

بارہواں منتر۔ یہ آتما سب ہوت پرانی ذری روحوں میں چھپا ہوا۔ پرکاش کرنا ہے۔  
عقل سلیم فہم رسا باریک میں مہاتاؤں اس کو دیکھتے ہیں۔ بے عقل اور موی عقل دل سے اوس کو  
نہیں دیکھ سکتے۔

تیرہواں منتر۔ عقل مند کو چاہئے کہ نطق کو دل میں۔ دل کو عقل میں عقل کو آتما میں۔ اور  
تس بڑے درجہ دل آتما کو۔ شانت آتما۔ (ساکنی جیتن میں) جو سب کا شہرچہ دید ہی لے کر ہے۔

چودھواں منتر۔ پس چاہئے کہ۔ اٹھو۔ سوتے ہے جاگو۔ سب ہی اچھا جو (شانت آتما)۔  
تس کو جانو۔ اور جیسے چہرہ (تلوار وغیرہ سان رکھے ہوئی) کی دھار پر چلنا شکل ہی تو عقل کا عقل  
لوگ اس رستہ پر چلنا نہایت شکل کہتے ہیں۔

پندرہواں منتر۔ وہ۔ شدید (نطق۔ پرش (لمس)۔ روپ (صورت)۔ دل (ذاتی)  
گندہ۔ (لو)۔ یعنی پانچوں ت کے جوگن ان کے باہر یعنی ان کے ذریعے وہ جانا نہیں جاسکتا  
اور وہ ازلی۔ بے حد والا۔ بہت تہی سی درجہ کے پرستقل مثل قطب کے اس کو جانکر موت کے  
منہ سے چھوٹ جاتا ہے۔







التماحل مجاہد کرنا جانتے۔ اور عنساری بٹے کوئی ایسا نہیں جو محسوسات کے جاننے سے باقی ہو  
پس جس کی قوت ہی محسوسات اپنا پناہ حاصل کرتے ہیں وہ قوت ایک اذیت (وحدہ لاشریک) برہم  
کی ہے۔

چوتھا منتر۔ حالت بیداری و حالت خواب یعنی دونوں حالت میں جیس کی قوت سے دنیا کے  
سب سامان کو ظاہر دیکھنا وہ سب سے بڑے درجہ والا۔ اور بیباک سب میں لہو پھرتا جیس کو  
جان کر عقل مستقل مزاج شخص کی بات کا سوچ نہیں کرتے بیگلوں کو جانتے ہیں۔

پانچواں منتر۔ جو کوئی اس فعال (نبوی) کے ثمرہ کی پانچویں ایک چھوٹی برقی یعنی نزدیک کی زیادہ  
نزدیک اور تینوں زمانہ کے حالات کو جانتے والا ہے جس کا نام جیو آتا ہے۔ وہ کسی سے اپنی حفاظت کرنے کی  
خواہش نہیں کرتا۔ کیونکہ سب سے مستغنی اور بچھوٹا جاتا ہے۔ وہ ہی اذیت (وحدہ لاشریک) برہم ہے  
چھٹا منتر۔ جو کل غیروں سے پہلے تپ سی۔ یعنی تمام عنساری پہلے ظہور پذیر ہو رہن گریہ اور وہ ہر ایک  
جسم کے ہر حصے (قلب) کے اندر جلوہ گر۔ وہ اذیت برہم ہی (وحدہ لاشریک) ہے۔

ساتواں منتر۔ جو سب کو تپنے پران (روح) پرمانا کی سکتی (قدرت) ہو۔ اور وہ تمام عناصر یا تمام  
مجسم پران (ماری مخلوق) سمیت۔ ہر ایک کی ہر وی (قلب) کے اندر مقیم ہے (اُس سکتی کا نام ادتی  
اور برہم کا نام پتیکا آتا ہے۔ پس جو شخص اس روح و خالق کو قلب کے اندر دیکھنا وہ اذیت (وحدہ لاشریک)  
برہم کو دیکھتا ہے۔

آٹھواں منتر۔ کاش میں جوگ اور جیٹے حاملہ عورت حمل کو حفاظت و پرورش کرتی تیسے جو تمام  
جائگت کی حفاظت پرورش کرتا۔ اور پرانا یا م دیوان دارا کر کے ولے۔ اور ہوم کرنے والی جس کو  
اسنت (مناسجات) کرتے۔ وہ برہم ہے۔

نواں منتر۔ جس سے سورج طلوع و غروب ہوتا اور جس میں وزرات چلتا ہے۔ اور جس میں سب کو تپنا  
فرشتے ہو چکے اور جس کو کوئی پہلا لگ نہیں سکتا سوا اذیت برہم ہے نتیجہ یہ کہ

دسواں منتر۔ جو دھن۔ سوہیاں۔ جوہیاں سوہاں۔ ایک برہم اور اُس کی مجموعی ہیئت







برہم کو پہچانتا ہے۔

## یہاں سے دوسرے ادھیائی کی دوسری بلی شروع ہوتی

دہرم راج جی چٹکیٹیا سے کہتے ہیں۔ ہی چٹکیٹیا۔ وہ اودھیت برہم پر مانتا جس کا بیان پچھلی بلی میں ہوا ہے جس میں گیارہ دروازہ ہیں۔ دماغ میں۔ کان۔ آنکھ۔ ناک۔ منہ۔ مزان جو سر میں ہیں۔ اور۔ ناف۔ مقعد۔ آلتھال۔ مزان جو جسم کے نیچے دھڑ میں ہیں۔ میران کل لہلہ۔ مکان ہے جس میں وہ سیدھا خالص جینتین روپ سے براجمان ہے اور سب جسموں میں انگنا نام آتا ہے۔ جو کوئی اوس کا انوشٹان کرتا۔ وہ تمام شوک مودہ چھوٹ جاتا ہے اور جیسے جی جیون کت رکھ۔ وہ یہ تیاگ پر۔ بیدہ مکت کو بتاتا ہے۔ کہ پھر کسی قسم کی دیدہ مارن نہیں کرتا۔ جیسے کا تباہی اودھیت برہم پہچانتا ہے۔

دوسرا منتر۔ وہ اس جسم میں شیل نہیں کرے۔ کہ جیسے سوا خاص دودھ کی پانی وغیرہ بکاری اشیاء کو نہیں کھاتا پیتا تیسے یا تا۔ پھر خالص اپنے سروپ پر ماند کے۔ دنیا کے کسی آند کو نہیں لیتا کہ سب آند بکار و اٹھ خود پاک اور سب کو پاک کرتا ہے کیونکہ جسم کے اندر گوشت خون۔ پیشاب۔ ریشٹا وغیرہ جیتک ہے تب تک اسی کی زندگی سے پاک ہیں اور جس وقت اس سے علیحدہ ہوئی اسی وقت وہ سب پاک سمجھے جاتے ہیں بلکہ جس وقت وہ جسم سے نکل گیا فوراً اس کا جسم ناپاک بھجا جاتا اور اس جسم کو جلاستے یا دفن وغیرہ کر دیا جاتا ہے۔ یاروں کہو کہ پاک ملک آکاس کا تھیں وہ سو بچ چلتا اور تمام دنیا میں پراکاس کرتا ہے۔ وہی جسم کے عضو عضو کو اپنے میں بیلوئی آباد کئے۔ ہی۔ انتر کش (جو زمین سے آسمان تک خلا) اوس میں ہوا ہو کر۔ چلتا رہتا ہے۔ وہی آگ ہے جس سے دنیا کے سب کام چلتے اس لئے اس کا نام دھوتا ہی ہے۔ وہی خاک میں مستقل قیام پذیر ہے۔ یعنی خاک وہ جو دیدہ تھیں وہ آگ روپ سے مقیم۔ اس لئے اوس کو دیدہ شت (کچھت۔ وہی پانی ہے۔ وہی انسانوں انترت الخوقات میں مقیم ہے اس لئے اوس کو دیدہ شت) کہتے۔ اس مقیم پر انسان کا نام مخصوص صا اس واسطے جو کہ سوا جسم انسانی کے اور کسی جسم سے برہم دیانیت جانی جاتی اور اس کا جسم سے ہی مکت ہوتی ہے۔ وہی پاک جسم فرشتگان میں ہے جس وجہ فرشتوں کی سپیش کیجانی اس لئے اوس کا نام (برست) اور دیوتاؤں کی جو پیش وہ خاص سپیش پر مانتا ہے۔ وہی ست۔ یا۔ جگت۔



خواہ چھوڑت۔ نسبت غیرہ میں استہت ہی۔ ان کو رت ست کہتے اس لئے اُسی کا نام رت ست ہے  
 وہی اکاس اور اکاس میں استہت اس لئے اُس کو دیوم ست کہتے۔ دہی جل میں ہی مونی اور پانی  
 کے جانور وغیرہ یعنی بنمار اشیا جو پانی میں سے پیدا ہوتی۔ ان کی صورت سی ظہور پذیر ہوتا۔ اس لئے اُس کا  
 نام راب جا ہے۔ زمین میں سے۔ غلہ و نباتات ہو کر دہی نکلتا اس لئے اُس کا نام رگو جا ہے۔ وہی جاگ  
 روپ ہی اس لئے اُس کو رت جا کہتے۔ دہی۔ پریت میں ہے۔ ہر قسم کے جواہرات اور ندی وغیرہ کی صورت  
 میں نکلتا اس لئے اُس کو راد جا کہتے۔ دہی ست (برحق ہے) کہ سب نوع بنوع کی اشیا کے ساتھ  
 لکڑہ اور سب اشیا روپ ہوا ظہور پذیر ہوا اور پھر وہ ذاتی ست سہاؤ (رست طبع رست باز) ہے۔ اور وہ  
 سے دنیا کی اشیا بھی پائی جاتی اس لئے اُس کا نام رست ہے۔ وہ سب سی بڑا ہے۔ کیونکہ تمام دنیا اُس کا  
 ایک جزو۔ یا مجموعی ہیئت تمام دنیا کی اس کی ہیئت بڑا نام یا تمام دنیا اُس کے پیٹ کے اندر جس سے  
 اُس کو ہرن کرہ کہتے۔ پس دنیا کی کوئی شے اُس سے بڑی نہیں بلکہ وہ سب بڑا اس لئے اُس کا نام  
 (برست) ہے۔

تیسرا منتر۔ وہی آتما۔ ہر دے میں براجمان ہوا۔ ہر ذی روح کے جسم کے اندر کی ہوا کو۔ ناف سے  
 اوپر کو چلاتا جو ناک کے متنسے سے خارج ہوتی اور جس کا نام پراں والو کہتے اور وہی ہوا کو ناف سے نیچے کو چلاتا  
 جو مقعد کے رست سے خارج ہوتی جس کا نام اپان والو ہے۔ پیچ میں جو وہ باسن روپ ہوا۔ آسین (مقیم)  
 ہے اسی کو سب یوتا پریش کرتے ہیں

چوتھا منتر۔ اس جسم میں جو موجود جلوہ کر مجسم کو۔ دہی سے کت ہو ٹیکہ بعد۔ جو دنیا سے نجات ہوا۔  
 اُس کا پھر اس جسم باکی اور جسم تمام مخلوق میں کوئی رگہ ریشہ باقی نہیں رہتا۔ یہ دہی اور ہیئت برہم ہی جو برہم  
 کئی پر۔ جیسے کا تیسرا خالص برہم رہ جاتا ہے۔

پانچواں منتر۔ تنہید۔ کوئی کوئی اچا ج کسی شاستر والے ایسا ماننے میں کہ جسم کا باعث قیام (پر)  
 دم سوانس ہے اور جب وہ دم نکلتا تا تب ہی جسم مردہ ہو جاتا ہے۔ اس غلط سمجھ کے دور کرنا کہتے ہیں  
 کہ کوئی دہم و ماری۔ اور چلنے والے دم موسومہ پراں۔ اور نیچے چلنے والے دم موسومہ اپان کی وجہ سے زندہ



نہیں رہتا ان کے نکلنے سے مردہ ہوتا۔ اصلیت یہ کہ ہر دیر دما ہی جو غذا کھاتے پیتے اُس غذا کے اثر سے پران اپان سوانس جلتے۔ بذاتہ پران اپان کو طاقت چلنے کی نہیں چنانچہ جب کبھی اتفاقیہ دسوا، بیماری خاص کی غذا نہ لے تو پران اپان نہایت سُست چلتے اور اگر کئی دن غذا نہ لے تو پران مردہ ہو جاتے اسی طرح جب تک دم چلتا ہے تب تک سب محسوسات اور قلب کے اندر دالے۔ دل نقل وغیرہ اپنا اپنا فعل کرتے اور دم کے نہ چھنے پر سب اپنے افعال سے محض بیکار رہتے۔ پس ظاہر کہ محسوسات وغیرہ کے فعل کرنا بیکار باعث دم اور دم کے قیام کا باعث۔ غذا ہے یعنی غذا دم محسوسات وغیرہ کے لے ہوئے سنگتات جسے جسم کا یو ہار مل رہا ہے وہی۔ غذا دم محسوسات وغیرہ قائم بالذات نہیں بلکہ سب قائم بغیر میں اور جلی سب کا مالک تھا ہے جو قائم بالذات اور اس کی ستیا و قوت سے سب اپنا اپنا فعل کرتے ہیں اور وہی آتا۔ لذت بہت ہے

چٹا منتر۔ دھرم راج کہتے ہیں۔ بے چکلتیا میں تم سے اس پورے اور پوشیدہ امر نامہائی کو کہتا ہوں کہ مرنیک بعد جیسا آتا ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح الگیا کی کا آتا مرنا اور پورہ سناریں آتا تھا کہتا ہوں۔

ساتواں منتر۔ دیہاتہائی شخص (جو دیر کو آتا اور اپنے کو برن اور شرم والا فعل افعال اور افعال شرم پانیا لے لے لے) وہ دوسرے دیر لے لے لے کسی نہ کسی جون جانور ذی روح نطق والیکو۔ اور جو نہایت بے وقوف بے تمیز اور تاثر ہو قونی کے کام کرتے وہ کسی غیر ذی روح۔ پتھر۔ دشت وغیرہ کے دیر کو پاتے ہیں کیونکہ جس قسم کی سہا اور جس قسم کے فعل کر کے اپنے کو فاعل سمجھتے ہوئے مرنے۔ اسی فعل کے تجربہ پانے کے لئے ذی روح جسم یا غیر ذی روح جسم کو پاتے ہیں۔ اسکا نام تناخ ہے۔

آٹھواں منتر۔ چکلتیا۔ بریک شخص جو سوتا اور سو کر جاگنا جس کی یہ کیفیت ہے کہ جاتے ہیں جو دیکھا۔ سنا۔ بھجا۔ برنا۔ اون کے منکر سے سوتے ہیں انہیں مراتب کے قریب قریب امشیار کو دل پیدا کرنا اور خواب میں۔ دیکھنا۔ سنا۔ بھنا۔ برنا۔ اور ایسے خواب دیکھتے دیکھتے جاگ اٹھتا۔ سو ہی ایک منتر برہہ ہے۔ اُس کو اس طرح سمجھ کہ سوتے وقت سب اندرین اور اندریوں کے مالک ہوکل۔ دل میں لے ہو جاتے۔ تو ہر حال کوئی اُس وقت ہوشیار جاگتا ہے جس نے خواب کے سامان کو چا دیکھا۔ اور جاگ کر



وہ حالت کہے۔ سود ہی برہم ہے۔ اور سونے سے پہلے اور پیچھے حالت بیداری میں جو دیکھتا سنتا وغیرہ  
ہے سود ہی برہم ہے۔ یعنی ہر حالت میں ایک برہم ہی جیتیں رہتا ہے۔

نواں منتر۔ جیسے آگ یہ شے ہے مگر مطابق موقع کے وہ بہت طرح کی ہو جاتی۔ جیسے رسوئی خانہ  
اور چراغ۔ شعل۔ وغیرہ کی صورت سے ایک آگ بہت طرح کی ہو جاتی۔ تیسے۔ سب جسموں کے اندر اور باہر  
جو بہت آبادہ وقتی ایک مناسب جگہ ہے۔ صرف ہر جسم جدا گانہ کے علت سے بہت صورت آدمی۔  
جوان وغیرہ والا معلوم ہوتا اور کہلاتا ہے۔

دسواں منتر۔ جیسے ایک ایڑہ سنار میں چلتی اور موقع موقع پر۔ وہ علیحدہ علیحدہ روپ اور نام سے۔  
مثل۔ پران۔ وہو ناخوش ناخوش وغیرہ ہوتی۔ جیسے سب جسموں کے اندر اور باہر جو بہت آبادہ وقتی ایک آتما  
سب جگہ صرف طرح طرح کے موقع سے اُس کی صورت و نام مثل پران وہو ناخوش ناخوش وغیرہ کے بہت  
معلوم ہوتی اور کہلاتی ہیں۔

گیارہواں منتر۔ جیسے ایک سوچ سب لوگوں اور ہر ایک کی آنکھوں میں پرکاشان ہے اور سوچ  
کے پرکاش میں سب کام کئے جاتے۔ اور سوچ۔ سنار کے سب پے پہلے اشیاء پر نظر کرتا۔ اور مل موثر  
پاک ناپاک پانی وغیرہ جہاں تک ترچیزوں کی تری سوچ سے خشک ہوتی مگر سوچ کے پرکاش میں ج نام  
سناری کام پہلے برے کرتے۔ یا ہر ایک شخص سے اپنی اپنی آنکھ کے ذریعہ کے دیکھنے سے برے پہلے نتیجے  
نکلے۔ کیلن کسی کے کئے ہوئے فعل کا نتیجہ سوچ کو نہیں ملتا۔ یا ترچیزوں کی تاثیر سوچ میں جذب نہیں ہوتی  
ہے بلکہ سوچ کرتا ابو گتا روپ رہتا۔ تیسے سناری اشیاء کے جزو جزو میں آتما کا جلوہ جس جلوہ کی قوت  
ہر عضو اپنا اپنا فعل کرتے لیکن وہ آتما مگر آتما ابو گتا ہے کہ بنیاد۔ آتما نہ کسی فعل کو کرتا نہ کسی فعل کے ثمر کو  
پاتا ہے نہ کوئی شے آتما میں موثر ہوتی ہے۔

خلاصہ و نتیجہ اس پر سنگ گاہ کہ سب جسموں کے اندر جو ایک آتما بلکہ ان وہ ایک اور ایک صورت کا  
سب کو بس کر رہا ہے۔ وہی اپنے ایک روپ کو ایک روپ سے پرکاش کر رہا ہے۔ جس گت گت  
بائی آتما جو با تیز تیز کرنا اس کو سرور دہی ملتا اور سرور کو نہیں۔



تیرھواں منتر۔ جگت کے سب پارتنہ جو بازوال تن سب کا بے زوال۔ اور جگت میں چر شیار  
روشن چشتین بنیکا چشتین اور وہی سبھوں کے دلخواہ عیش آرام کو دیتا۔ جو آتما برہما اور عقل میں مقیم ترس کو  
جو مستقل مزاج پہچانتے۔ اداں کو ہمیشہ مستقل مزاجی۔ اور شانت یعنی سب کی استغنائی رہتی ہے وہ کسی امر کی  
خواہش نہیں کرتے۔ اکیانی پہچانتے نہ ان کو اشانت ہوتی۔

چودھواں منتر۔ پچھلتا کتا ہے کہ برہمنہ کا آئندہ جبکو دین سرور اور جو کھنے میں نہیں آسکتا  
وہ بھی ہے گیانی برہمہ کا درنی والے ایسا مانتے ہیں۔ سوہے دہرم راج جی بتلائے کہ اُس میں کیسے جانوں  
کہ اُس کا پرکاش کیا ہے اور وہ پرکاش سب کو ظاہر نظر آتا ہے یا نہیں۔ اس کا جواب دہرم راج جی  
پندرہویں منتر میں کہتے ہیں۔

پندرہواں منتر۔ شمس۔ سورج۔ چندرمان۔ ستاروں کی روشنی پرکاش نہیں کر سکتی نہ وہاں بجلی کی  
روشنی چمکتی۔ اندر میں صورت لگ کی روشنی کی کچھ حقیقت نہیں۔ کیونکہ سورج وغیرہ کے پرکاش کے سامنے  
اگ کی روشنی بے حقیقت ہے۔ جیسے جب کوئی ستارہ ایک برج میں تحت الشعاع سورج کے آجاوے  
تو کسی وقت اُس ستارے کی روشنی نہیں چمکتی جس کو محاورہ میں کہتے ہیں کہ۔ سکر۔ برصیت۔ بنگل وغیرہ  
است ہو گئے۔ تیہ پرانا کی روشنی میں سورج وغیرہ کی روشنی نہیں چمکتی۔ گویا یہ سب بنوئی روشنی اور اس کی  
روشنی میں است ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اُس کے پرکاش کے پیچھے یہ سب سورج وغیرہ پرکاش کرتے۔ بلکہ  
ان سب کی پرکاش میں اسی کے پرکاش کا کسی قدر جلوہ گر ہے جس سے سورج وغیرہ بڑے پرکاش  
والے مانتے جاتے ہیں۔

## یہاں سے دوسرے ادھیار کی تیرہری بلی شروع ہوئی

پہلا منتر۔ یہ جگت عرصہ بنیاد کا ایک درخت ایسا ہے کہ جس کی جڑ اونچی اور شاخ نیچی۔ سوسئی  
پانک۔ وہی درخت (لازوال) وہی برہمہ ہے۔ وہی سب لوک (عالموں) کا پشت پناہ اور اُس کو  
کوئی لانگ کر اُس سے باہر بڑا کر جانیں سکتا۔ اس طرح جگت کوئی خاص شے نہیں۔ خالص ایک



ادوئیت برہمہ (دعہ لاشرکیہ) ہے۔

دوسرا منتر۔ جہاں تک یہ جگت۔ وہ پران (روح) کی نزدیکی یا قوت سے چٹا ہے اس موقع پر برہمہ کا نام (پران) ہے اسی سے نکلا ہوا ہے۔ اس لئے یہ بڑا ہے۔ خوفناک ہے۔ بزرگ اور کم کر نیو اسے کی طرح جو اس کو جاننا وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

تیسرا منتر۔ جس کے خوف سے۔ لگ۔ سوچ۔ تاباں ہوتے۔ اور جس کے خوف سے اندر رہتا ہوا چلتی۔ پانچواں۔ موت و مارتا ہے۔

چوتھا منتر۔ جنوں کے معدوم ہونے سے پہلے وہ ان کے معدوم ہونیکو جاتا ہے۔ جس کے نہ جاننے سے دنیا میں کسی نہ کسی قسم کے جسم لینے کیلئے مستعد رہتا ہے۔ اور جس نے اس کو جانا۔ وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

پانچواں منتر۔ عارف لوگ جیسے آئینہ میں عینے عقل میں صاف اور کرم کا ندھی۔ جیسے خواب میں تیسے پر لوگ میں۔ ہر شے۔ اور اکیانی۔ جیسے جل میں تیسے گندھرب لوگ میں۔ ہر شے۔ انگوں والا آنا کو دیکھتے ہیں۔ یعنی جس درجہ کے جو لوگ انکو اپنے درجہ کے مطابق آنا نظر آتا ہے۔ اور محض اکیانی کو تا مطلق معلوم ہی نہیں اور جو برہمہ لوگ میں پہونچتے وہ برہمہ کو دیکھتا ہے اور آنا کو اس کی چٹائی کی دیکھتے ہیں۔ چٹا منتر۔ اندریوں کی فروع بنوع کی صورت اور فروع بنوع سے جو پرے ہوتی تو ان سب پیدا و فنا فروع بنوع والوں کو دیکھ کر مستقل مزاج با علم۔ کچھ سمجھتا نہیں۔ تعجب نہیں کرتا۔

ساتواں منتر۔ یاد رکھو کہ۔ خصوصیات سے بڑے درجہ والا دل۔ دل سے عالی درجہ عقل۔ عقل سے بہت تر۔ ممت تر سے ایک اعلیٰ درجہ کا ہے۔

آٹھواں منتر۔ اور ایکیت سے جو بالاتر وہ آتما پرش جو سب میں بسیط اور بے عضو ہے جسکو جانکر گمشوہ مکت ہوتا۔ اور زندگی جاوید کے بڑے سے بڑے درجہ کو پاتا ہے۔

نواں منتر۔ بے شکلیا۔ آتما وہ باریک سے زیادہ باریک شے ہے کہ اس کی شکل صورت دیکھنے میں دنیا کی اشیاء کے موافق نہیں جو کسی اندری انکدر غیرہ دیکھ کر ان و پران و غیرہ سے دیکھا



خدا وغیرہ جادو کی نرا کار ہے۔ البتہ اُس کو ہر دی میں برا حمان بذریعہ دل مستقل و عقل سلیم کے حق یقین کر کے منور اور پر برہم ہے) ایسے جو جانتا سو موت کے سلسلہ سے چھوٹ زندہ جادوید ہو جاتا ہے۔

دسواں منتر جس وقت۔ کان۔ آنکھ۔ ناک۔ چمڑا۔ جیسا۔ پانچون گیان اندری (جسے ہر شے پہچانی جاتی اور۔ من۔ بد۔ وچت۔ انہکار۔ چار انتہہ کرن کی گئی (جسے خیال سمجھا وغیرہ کیا جاتا) یہ سب غیر منزل اور دنیا کی اشیاء سے مستغنی ہوں۔ اور پروردہ دیکھا جادو جس کا ادراک عقل نہ کر سکے شکوہ پر گت (جیون۔ بکت۔ دنیا سے نجات ہوا) کہتے ہیں۔

گیارہواں منتر۔ اس طرح جب محسوسات مستقل اپنے قابو میں دنیا کے کسی شے کی طرف مائل ہوں۔ اور دل ہی مستقل ہو کہ دنیا کی کسی شے کا خیال نہ کرے۔ اس پر اور بہت اوستھا کو جوگ کہتے ہیں۔ چونکہ جوگ کہتے فصل کے ہیں اس لیے حالت میں گیانی کا۔ آتا سے وصل ہوا سمجھنا چاہئے یعنی ایسا نہاتا۔ جوگی۔ یا آتم روپ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جوگ ہی۔ پیدا اور خدا والا ہے۔ یعنی جب تک ایسا جوگ نہیں تب تک ہمیشہ پیدا ہوتا رہتا اور جوگ سدا ہو جانے پر پیر غانی اللہ ہوتا ہے۔

بارہواں منتر۔ جلّت کے ہشیار کی طرح آتا۔ فطن۔ دل۔ آنکھ سے پانی کے لائق نہیں کہ اون کی رسید آتا تک نہیں ہوتی پہنچا جو کوئی کسی دنیا کی شے کو داتا۔ برہمہا کہیں وہ کیسے آتا کو جان سکے ہیں۔

تیرہواں منتر۔ آتا ایسے ت ہاؤ سے جاننے کے لائق ہے اسکے سوا اور کسی طرح جانتی کے لائق۔ گویا جانتے اور نہ جاننے۔ دونوں امر کے بیچ میں ہے۔ اور جاننے کیلئے صرف ت ہاؤ پروردہ ہی۔ چودہواں منتر۔ جس وقت جس نے ت ہاؤ سے آتا کو جانا اوس کی عقل میں جسد خدو ہاش دنیوی ہیں وہ سب خواہش اچھی طرح تمام تر زائل ہو جاتی ہیں۔ اور اُس وقت وہ مکشوت۔ موت سے چھوٹ زندہ جادوید جیسے جی یہاں ہی اسی جنم میں برہمہ کو پاتا ہے۔

پندرہواں منتر۔ جب ایسے جوگی کی عقل کی سب گرد زائل ہو جاتی۔ تب مکشوت۔ موت سے چھوٹا ہے ہمارا کتنا اسی قدر ہے۔



سولہواں منتر۔ ہے چکلتیا۔ ہر دے سے ہر طرف کو ایک اٹوا ایک ناڑی لکھیں میں تن میں  
صرف ناڑی۔ برہما نڈ۔ برہمہ رندہر۔ دام الدماغ کو پور کر گئی ہے سو ایسا جوگی جس وقت دیسہ وجود  
کو چوڑا تا اُس وقت اُس ام الدماغ والی ناڑی سے اوپر جاتا ہوا موت سے چوٹ زندگی جاوید پاتا  
کہ اُس کا آتما پراتما میں وصل ہو جاتا ہے۔

سترہواں منتر۔ بقدر ایک انگل کے جو ہوا۔ اُس میں بقدر ایک انگل ہی آتما چستین روپ  
(منور) براجمان ہے۔ تنکو۔ جیسے کہ سوچ متیل کے اندر۔ سرکٹا ہوتا اور سوچ کو اُس کے اوپر سے علیحدہ  
کرتے تب سرکٹا نکلتا ہے۔ اسی طرح۔ سوچ کو شل متیل بغیرہ کے اور اُس کے اندر جو شل سرکٹا کے  
پوشیدہ ہے سوچ کو کس وغیرہ کو دور کر کے خالص شدہ چستین آتما کے درشن کرے۔

اٹھارہواں منتر۔ برہم راج جی کہتے ہیں کہ اس طرح اس و دیا (علم) اور پھر اُس کے۔ جوگ کے  
سب طریقہ کو چکلتیا کر موت سے چوٹ کر۔ برہمہ کو پراپت (برہمہ میں وصل) برہمہ روپ ہو گیا۔ اسی  
طرح جو کوئی اس و دیا اور جوگ کو جانتا وہ برہما کار بنی میں استیت ہو کر برہمہ روپ ہوتا ہے شرفی پرمان

نوٹ۔ اس تمام آپ نشہ منزوں کے معنی کے الفاظ پر جو ہند میں وہ اصل منتر سنسکرت  
کے لفظ کے منے ہیں جو صاحب اصل منتر کو ملاحظہ کریں گے اُن کو سب مخوم ہو جاوے گا۔





یہ آپ نشدہ میں نمبر ستر گبر تہ شاہ زادہ داراشکوہ میں نمبر ۱۰ اور الگھ پرکاش  
مؤلفہ منشی کنہیا لال الگھ دہاری میں نمبر مندرج ہے۔

ابتدائی ٹیکا بہاس ایک چوزاید از دو ہزار برس ہوئے شری مت پر مٹیں بربراجکا  
شکرا چاریہ فی تالیف کیا۔ اس کے مطابق یہ ارتھہ زبان اردو مختصر لکھا جاتا ہے۔

وید میں بار بار لکھا ہے کہ برہمہ گیان کے بدول یعنی بلا خدا شناسی و خود شناسی کے کئی۔ دنیا سی  
نجات نہیں ہوتی۔ اور جب خودی محو ہو تب اودھیت (وحدہ لاشریک) ایک برہمہ خدا ہوتا ہے۔  
اس کا نام برہمہ گیان (علم الہی) ہے۔

اس برہمہ گیان کا تین مراتب کی تقبیل سے حصول ہوتا ہے۔ اول بیک (تمیز) دوم براب  
(ترک ہمہ) سویم دوم (محسوسات اور قلب) کا قابو کرنا اور ممکنات (نجات کی خواہش) اور ان تینوں  
بیک سرگ غیرہ کا حصول۔ تب ہوتا جب ان کے حصول سے پہلے چیت۔ دل تمام الایش سے  
پاک و متقل ہو جاتا۔ اور جب یہ دل صفا و مستقل نیک افغانی و عبادت سے ہوتی۔ اس طرح یہ سب  
لازم ملزوم منزل منزل کیے بعد دیکرے ہیں۔ یعنی سب سے پہلے نیک افغانی دنیا (منہ کرم) جس سے  
صفا فی قلب (آتمہ کرن کی شدہی) اور نیز عبادت (کئی) جس سے دل متقل ہو۔ پھر نیز ریتھ متقل و  
محسوسات اور قلب کی چیت کی برقی اندیشہ اثبات ہر تہ زمانہ ناسی۔ حال متقل کا ضبط کرنا۔ اور تمام  
نیک بد کی نیز کر کے سب اشیا و نیوی کو دنیا کے نام سے ترک کر کے ایک آما برہمہ وپ جاننا تب



تب - خودی - (میں میری - تیں تیری -) تا تر کا کرم ہو کہ صرف برہمہ روپ رجحانا اُس کا نام برہمہ  
گیان اور ایسے گیان سے مکتی (نجات از دنیا) حاصل ہوتی جس کو دیدے بار بار کہا ہے - اور اس بنا پر وید  
میں پہلے کرم کا نڈشل درخت - پہر ہنگی کا نڈشل پھول اور اخیر رگیان کا نڈشل پل کے کہا ہے

## کرم کا نڈوالے اسومیدہ جگ کی حقیقت

سب قسم کے جگیوں میں اسومیدہ جگ ازہم بہتر اور اُس کے ثمرہ سے - اسومیدہ جگ کی  
آپا سا کر نیوالے کو - ہرن گربہ بہا و روپ کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے - چنانچہ ہی امر اس ادہیا میں کہتے ہیں  
گر اس سے ایک بات قابل غور ہے کہ جب اس ازہم بہت اسومیدہ جگ کا ثمرہ تو آخر ہرن گربہ ہونیکا  
ہے سو ہرن گربہ کا درجہ جگت کی اندر ہے باہر نہیں جگت کے اندر ہی رہنا ہوتا - بقابلہ اُس کے اور  
جگیوں اور سب سے نیچے درجے والے اگنی ہو تر کس شمار اور درجہ میں ہے ایسا تحقیق کر کے با علموں نے  
کرم کا نڈ کو دنیا میں پسائیوالا سمجھ کر بیزاگ (یعنی ترک کرم کا نڈ) قبول کیا ہے - اور اسومیدہ کا ثمرہ  
جو زیادہ سے زیادہ ہرن گربہ ہونا اس ہرن گربہ کے ثمرہ پائیکے لئے - بجار - کرم کا نڈ والے اسومیدہ جگ  
کے (جس میں گھوڑا کی ہنسا کیجانی) - دوسری طرح گیان کا نڈی اسومیدہ جگ کو جانر و قائم کیا ہے -  
چنانچہ اس موقع پر گیان کا نڈ والے اسومیدہ جگ کو لکھا جاتا ہے -

واضح ہو کہ برہمہ - ایشرجیو میں واقعی کوئی بید نہیں بلکہ اصلی ایک برہمہ ہے وہی شرٹی پر کاردار ہے  
پیدائش عالم میں - اپنی سادھی درجہ والے تینوں گن موسومہ پر کرتی سے - تنوگن زیادہ اور جوگن  
تنوگن کم کر کے - ایشرا مہجگت کا پیدا - پردرش - فنا کر نیوالا - اور پھر جوگن تنوگن کو زیادہ اور تنوگن کو  
کم کر کے - جیونام والا مخصہ بھچان تو وار ہو کر - اور آئندہ اپنے ایشروپ سے جگت روپ ہو کر نایا  
ہوا - اور جیو روپ سے جگت کھل کو دیکر جگت میں اسجان کی طرح پنپ گیا - چنانچہ دیوتا - رشی - ہنسا  
سب جیو کے درجہ میں ہیں - اس لئے کہتے ہیں کہ جگت پیدا ہونے سے پہلے یہ جیو سا کشی (گواہ چشم دید)  
برہمہ ہی ہوا اور نادانی (بے علمی) سے انتھ کر ناپا وہ کر کے اپنے کو جیوانا - گر جب برہمہ و دیا سے



جیو اپنے اصلی برہمہ سروپ کو جان لیوے یعنی (اہم برہما می) میں برہمہ ہوں، اس پر حق البیقین ہو جاوے  
 اپنے کو جیو ہونا مطلق خیال ہی کرے۔ تب وہ برہمہ کو ہی پراپت ہوتا یعنی جو اُس کا اصلی برہمہ سروپ ہے  
 وہی برہمہ سروپ رچجاتا تب اس برہدارن برہمن کے پتلے اور دوسرے ادھیار میں جگرم کا نکا بیان ہے  
 سو ان کی شرح۔ شری شنکر اچارج ہمارا نے نہیں کی تیسری ادھیاسے شرح کا ہاں کما اسی طرح یہاں  
 ہی تیسرے ادھیار سے شروع کیا جاتا ہے۔

برہدارن برہمن آپ نشہ کے تیسرے ادھیاس میں سب سے پہلے یہ سوتر ہے۔

॥ ११ ॥ **आत्मैवोपासीत** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥ **ब्रह्म** ॥  
 اور اس آتم سروپ اور اس کے آپاں کا بیان چوتھے ادھیار میں۔ بالک نام رشی اور اجات شتر نام راجا  
 کما وہی یہاں لکھا جاتا ہے۔

بالک نامی رشی وہیدیا پر کر دیا میں وگ بجے کیلئے شتر راتھ سے دیں میں کے پندتوں کو لا جو  
 کر کے کاشی جویں اسی ارادہ سے۔ اجات شتر نام ولے راجا (فرمانروا وقت) کے یہاں پہنچا اور  
 راجا سے **॥ ११ ॥ ब्रह्मैवोपासीत ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥ ब्रह्म ॥**  
 راجا نے کہا فرمائیے۔ تب بالک فی برہمہ تیا کہا شروع کیا۔ ہے راجا شمشٹی (مجموعی صورت) سننے جو سوچ  
 مسئل میں اور شٹی (فرد فردا روپ سے) ہر جسم کے آنکھ میں براجمان (مقیم) وہ ایک ہی پرش دونوں  
 مقام پر سوچ اور آنکھ دونوں کا ابھانی (روشنی دینے والا) ہے اور وہی آنکھ وغیرہ کے رہتے ہی اترتا  
 ہو ابرو میں اگر ٹھیرا۔ اور ہر دے (انتہہ کرن)۔ قلب کے ذریعہ سے افعال کرنیوالا اور افعال کے  
 ثمرہ کا پانیوالا بن رہا ہے۔ اُس پرش کو میں پرش کرتا ہوں۔ راجا نے کہا کہ میں اُس پرش کو جانتا  
 ہوں وہ پرش سب کا روشنی دینے والا افسر راجا ہے جو کوئی اُس کو پوچھا وہ راجا تک ہو جاتا ہے مگر  
 وہ پرش برہمہ نہیں ہے۔

تب رشی نے : کان : پرش کی چھایا : استولی شتر : سو کشم شتر : دایں : بائیں :  
 آنکھ : دایں : پرش : شفاف : اشیا : جس میں : عکس : معلوم : ہو : پرش : اور : آئینہ : ادھی : دیور : روپ : - یعنی -



۱۔ چند ران ۲۔ بجلی ۳۔ اکاس ۴۔ وائو ۵۔ اگنی ۶۔ جل ۷۔ بادل ۸۔ سوچ ۹۔ کل ۱۰۔ کوکے  
بعد دیگرے کو برہمہ روپ سے بیان کیا مگر ہر ایک کی بابت راجا کہتے گئے کہ یہ برہمہ نہیں ہے۔ اہلی  
برہمہ کو کہو۔

کیونکہ یہ سب جگہ تم نے برہمہ بتایا۔ سب ساکار (صورت دہنے) اور سگن (سست۔ ریح۔ تم)  
گنوں دہنے ہیں اور برہمہ۔ نرا کار۔ نرگن ہے۔

بالاک ششی کو نرگن نرا کار برہمہ کو لایا علی تہی اسلے سرنگوں شرار کر راجہ کے دربار میں بھیجا گیا اور راجا  
کہا کہ تم اُس نرگن۔ نرا کار برہمہ کو بتلا دیجئے۔ راجا نے کہا کہ یہ پران وغیرہ سولہ ہیشیار (جنگو تم نے  
برہمہ بتایا) ان سے علاوہ جو خالص اندروپ (عین سرور) آمان سبوں کو روشنی و قوت و خیر الائنس  
آتا کو برہمہ روپ سے یقین کرو۔

اور اس کے ثابت کرنے کے لئے راجا اٹھا اور بالاک ششی کا ہاتھ پکڑ کر اُس مقام پر لگیا جہاں ایک  
شخص غافل سو رہا تھا اور راجا نے ترتیباً ہر ایک اون ۱۶ ناموں سے سوتے ہوئے کو پکارا مگر  
وہ سوتا ہوا شخص کسی نام سے نہ جاگا اور اس برتاؤ سے راجا نے بالاک ششی کو یقینی دکھا اور بھجوا دیا کہ۔ یہ  
سب ۱۶ ناموں سے جنگو تم نے آتما برہمہ کہا تھا آتما نہیں۔ آتما میں۔ اور ان میں ذاتی روشنی و طاقت  
نہیں۔ اگر ان میں سے کوئی آتا ہوتا تو ان ناموں سے کسی نام سے یہ جاگتا تب جاگنے اپنے دل میں  
خیال کیا کہ یکا یک۔ نرگن نرا کار آتما کا بتانا اور دکھانا تو بڑا نہیں اور شکل ہے اور کہنے سے  
اُس کی سمجھ میں ہی نہ آوینگا اس لئے پہلے کسی اُپادھست استوی سمجھانا اور ثابت کرنا چاہئے اس لئے  
راجا نے اُس سوتے ہوئے کے بدن کو ہاتھ پکڑ کر بلایا۔ تب وہ سوتا ہوا جاگا اور اٹھا

اس ترکیب سے راجا نے یقین کرادیا کہ۔ وہ نام۔ اور ہم۔ آتما نہیں ہے کہ۔ خداون ناموں سے  
نہ جسم کے چوڑے سے جاگا۔ جب جسم کو بلایا تب جاگا اس سے ثابت ہو کہ یہ سب نام تمام پر اتھ سو جانے  
اور حالت خواب بلکہ خواب غفلت میں ہی چپتی میں ہی جو جاگتا رہتا وہ آتما ہے۔ اور پوری پہچان  
اوس کی اُس وقت ہوتی ہے جو وقت نہ آتما جسم سے علیحدہ ہو جاتا تب باوجود کہ جسم ترود میں سب حصہ



موجود ہوتے مگر کوئی عضو اپنا کام نہیں دیتا۔ اس مختصر اشارہ سے ہی بالاک کی سمجھ میں آتا کہ بالاک ایک سروپ نہ آیا۔ تب راجا نے بالاک سے دو سوال کئے۔ یعنی دو بات دریافت کیں

پہلا سوال۔ تباہ ہوتے وقت شخص سوئو الاکس سروپ میں سو رہا آرام کر رہا اور غفلت میں تھا

دوسرا سوال۔ تباہ ہونے سے جو یہ جاگا تو اس حالت بیداری میں وہ کس رُپ میں ہوشیار موجود ہے

مطلب یہ کہ سوتے اور جاگتے دونوں حالت میں اسکا آداب کیا تھا۔ یعنی سوتے وقت کوئی

ادب جاگتے وقت کوئی اور آداب رہے یا دونوں حالت میں ایک ہی آداب رہے۔ بالاک اس کا جواب

نہ دینکا تب اجات شتر راجا نے بالاک رشی کو حسب ذیل سمجھایا۔

نرگن، نرکار، نربکار۔ آتما پر ہمہ کی حقیقت

افعال کا کرنا اور افعال کے ثمرہ کو حاصل کرنا جو دنیا کے چلن ویر میں کسا جاتا۔ اور ہر کوئی کہتا

کہ میں نے فلاں فعل کیا اور فلاں ثمرہ کو پایا ہے یا پاؤں کا غرض افعال کے کرنے اور ثمرہ پانیکا تعلق

آتما و اپنی نسبت، کہتے اور ماننے سے غلط فہمی و غلط گوئی ہے کیونکہ جو فعل کرتا اور ثمرہ پاتا وہ آتما (پانی) نہیں

ہے۔ اور ثمرہ وہ نہیں ہو۔ آتما وہ ہے جو کسی فعل کا فاعل اور کسی ثمرہ کا پانیو الا نہیں ہی تم ہو۔ اور وہ جو فاعل

و ثمرہ پانیو الا ہوگا۔ کہتا۔ فاعل وغیرہ کے سمجھنے سے بڑی غلوں کا جو ٹپک بلکہ کچھ کچھ کہنا ہے۔ پس اُن دنوں

حالت بیداری و خواب بلکہ خواب غفلت تک میں وہی آتما آداب رہے۔ جو کسی فعل کا فاعل اور ثمرہ پانیو

نہیں اور تینوں حالت میں اُس کی کیفیت یہ ہے۔

حالت بیداری میں سب محسوسات کی مالک ہوتا اپنی اپنے موقع پر جاگتے۔ ہوشیار رہتے اور دل کی

توجہ ہر شے کی طرف ہوتی چنانچہ جس کی طرف دل کی توجہ ہوتی اسی جس کا فعل اُس سے سرزد ہوتا اور ظاہر

میں معلوم ہوتا۔ حالت خواب میں وہ سب ہوتا اپنی اپنے مقام قیام محسوسات کو چھوڑ کر دل میں آرام

کرتے اور اس وقت کوئی حس اپنا فعل نہیں کرتی۔ صرف دل جاگتا چنانچہ صرف دل اُٹھتا اپنی خاصہ طبعی

کے ٹپک ٹپک کرتا رہتا اُسی کا نام خواب (سپنا ہے) اور جب دل ہی سوا دن تمام دہوتاؤں کے

آتما پرہ میں جاگتا تب حالت بیداری یا خواب کا کوئی امر واقعی یا خیالی پیش نہیں آتا۔ کیونکہ دونوں



حالت بیداری و خواب میں خیال کرنا دل کا کام تھا وہ سویا زیادہ ہی۔ صرف آتما بیدار رہتا سو اُس کا کوئی کام از قسم خیال کرنے وغیرہ کے نہیں پس جس حالت میں کوئی حس حرکت نہو اُس کا نام حالت سکپتی (خواب غفلت) کی ہے اور سب کا نتیجہ یہ کہ ہر حالت بیداری و خواب۔ خواب غفلت میں ہمہ تن نہو جاگتی جوت آتا ہے اُس کے جلوہ میں عقل و دل سے لیکر تمام حس حرکت کرتے ہیں اس لئے ہر حالت کا آدمار بلکہ حیات کا باعث تک صرف آتا ہے اور وہ آتما ہی بذاتہ کوئی شے نہیں بلکہ انتہہ کرن (قلب) مثل آئینہ کے ہو اُس میں دجیسے ایک سورج کا عکس بہت گہروں وغیرہ پانی بری ہوئے مقامات میں ہر قسم کے قلب میں ایک پر ماما کا جو عکس اُس کا نام آتما۔ پر ماما سے ابھیدہ الایہی۔ اور دنیا میں جنم کے جو نام وہ نام اُسی آتما کے اور وہی سب کا آپا ہے اس وجہ سے جب جس کو اُس کے نام سے پکارا جادوی تو بجالت نہ ہونے حالت سکپتی کے وہ شخص جاگتا ہوا یا سپنا دیکھتا ہوا اپنے نام سے بول اُٹھتا اور سب سنتا ہے اور سمجھو کہ حالت بیداری کی اشیاء اور اُس کا استعمال حالت خواب میں۔ اسی طرح حالت خواب کی اشیاء و استعمال حالت بیداری میں نہیں رہتے اس لئے دونوں حالت کا استعمال جوٹا ہے اور پر مارتہ میں دونوں طرح سے سوار آتما کے کوئی شے ہے ہی نہیں یعنی اگر ان سب کی ہستی مافوقی سب جڑ ہیں کہ بدون آتم ستیا کے محض کئے ہیں ورنہ دوسری جلی امر یہی کہ آتما ہی شلن متی باز گیر یا۔ خواہ آگ کے ان سب شکلوں سے نمایاں اور حالت سکپتی و تریا میں تمام تر غیر نمایاں ہو رہا ہے۔ اس لئے جگت اور جگت کی سب اشیاء واقعی کوئی نہیں بے علمی تک کہنے میں آتے۔ اور اُس کا نام برہمہ ودیا ہے۔

شرح تشیل میں جو۔ بہان متی۔ مگر ٹی۔ آگ میں بیان کیں اُن کی مناسبت اُس موقع پر یہ ہے۔  
۱۔ جیسے بہان متی۔ اپنی صورت کو فوع بنوع سے دکھلاتی۔ جیسے پر برہمہ اپنی سچا ندر روپ کو جگت روپ سے نمایاں کر رہا ہے۔

۲۔ جیسے مگر ٹی۔ اپنے منہ کی لعاب سی بلا اندر دیا اشمال کسی شے کے جالا پور تی اور وہ جالا او کے رہنے کا مسکن ہوتا جیسے پر برہمہ نے خود ہی منت پادان ہو کر یہ جگت روپ جالا نمایاں کیا اور بذات



واحد خود ہے اس میں براجمان ہے۔

۳۔ جیسے اک وشن میں سے پہلنگا۔ اُن کا ذکر ہر طرف جاتے معلوم ہوتے۔ حالانکہ آگ اور پہلنگا کی اصلیت جدا گانہ نہیں اور پہرہ پہلنگا آگ میں سما جاتے۔ تیسے مہا چتین برہمہ گنی روپ کے یہ سب جگت کی اشیا ر پہلنگا ہیں جنکی اصلیت میں مابین برہمہ اور جگت کی مطلق کوئی نہیں اور اس طرح پہلنگا کی طرح جگت کی اشیا ر برہم سے نکلے اور معلوم ہوتے کچھ کچھ عرصہ ٹھہرتے اور پہرہ اسی میں سما جاتے ہیں۔ غرض سوا آتما برہم کے جگت کوئی شے نہیں نہ اُس میں کسی کا شتمال ہے۔ ایسا راجا اجات شرنے۔ بالاک کو سنید سمجھایا۔ دکھایا یقین کرادیا جسکو سمجھ کر جیسے جی۔ جیون مکت برہم کا روحانی دارا ہر اخیر پر یہ یہ مکت پا کر جیسے کا تیسا برہم میں لیں بلکہ برہمہ روپ ہو گیا۔

نوٹ برہمہ دیا میں بہید بہاؤ سے اپنے کو جیو۔ بندہ۔ اور ایشرو کو مالک سمجھ کر۔ مہا مہید تک کے کسی کرم اور سو پاد بک چتین تک کی اُپاسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف بہید گیان سے اپنے کو خالص برہمہ روپ یعنی یقین کر دہم برہمہ، برہمہ کار برتی میں مستغرق رہنا اور جیسا نہایت کم عمر بچہ میں سوار ہو دھوپنے کے کسی امر و نہوی میں کسی امر کی سمجھ اور دل بستگی نہیں تیسے برہمہ کار برتی والیکو سوار پرانند میں گن رہنے اور جگت کو مہد تن برہمہ سروپ سمجھنے کے کسی دویت بھلو کی سمجھ و دل بستگی نہ رہنا چاہئے۔ یہ تیسرا دھیا اس شرعی پاک پر ختم ہوتا ہے۔

॥ सत्यस्य सत्यमिति प्राण वै सत्यम् ते वा मेव सत्यम् ॥ श्रुति ॥

معنی اس شرعی کے یہ کہ! برہمہ دوست اور اُس کا نام ست اور وہ ست کا ست ہی۔ دوسری پر کے ارتمہ۔ پران ہے جو ہتھول سو کٹم روپ ست ہی۔ تیسرے پر کا ارتمہ۔ تن سب پر پنج روپ برالوں کا یہ برہمہ دوست (قوت) ہے۔

اس پہلے برہمن میں پران کو ست روپ ہونا اور تن ست روپ پران کی (شش)، بالک روپ سے اُپاسا کرینکے (یہ شش نام والا) برہمن (بالاک نام) سے ختم ہوا۔ اب مورت امورت (یعنی بے وجود واجب الوجود) نام کے برہمن کا ایک پان شروع ہوا۔



تمہید۔ پہلے بالاک برہمن میں تو۔ پزان کو کارن دپ ست نام والا برہمن بیان کیا اب اس برہمن  
میں پزان روپ کا بج برہمہ کو۔ ست دپ ہونا کہتے ہیں۔

— ॥ हे वा न ब्रह्मणो रुपे मूर्ते चै वा मूर्ते च ॥ मि ति मृ ति ॥

معنی اس کے یہ۔ کہ پرمارتہ روپ والے برہمہ کے مایا سے (مثل اندر حال والے بازگیر کے) اور یہ  
ہیں ایک مورتیمان۔ واجب الوجود سو پادک چستین اور وہ نیت فنا بود ہوتا والا اور پچہن ہے۔ دوسرا۔  
امورتیمان۔ بے وجود۔ نر پادک چستین کہ وہی انادی غیر پیدا شدہ انلی اور اب دی (لا زوال) انیاسی  
امر ہے۔ اور پچہن (کم و بیش حصہ والا) نہیں پر دیون ہے یہاں تک تو خاص برہمہ کے ذاتی و صفاتی  
دونوں روپ کے اب دنیا کی اشیاء سے اسی برہمہ کو مورتیمان اور امورتیمان کہتے ہیں کہ بے۔

پنج ت جو دنیا کے پادان (مادہ) کے جاتے اُن میں سے۔ اکاس اور اورت۔ اسی کے امورت دپ  
ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اور پنج جل۔ پرتھوی اسی کے مورتیمان روپ میں جو نظر آتے۔ اور اُن امورتیمان کا  
دو ایوکا۔ سورج منڈل میں جو براجمان منور جلوہ گردہ۔ ہرن گربہ روپ پُرش سارہے (جس ہرن گربہ کے  
درجہ کی حد غایت پر پہنچنے کو اوسیدہ جبک کا ثمرہ کہا جاتا)۔ اور اُن پنج جل۔ پرتھوی قینوں مورتیمان کا  
سارہے سورج منڈل ہے۔ جس مورتیمان منڈل میں اس مورتیمان ہرن گربہ کا قیام ہی یعنی سورج  
منڈل مکان اور ہرن گربہ نامی برہمہ اوس مکان کا کہیں ہے۔

یہاں تک سو پادک برہمہ کا۔ ۱۰ ویں نامی روپ کا بیان ہوا اب اوس سو پادک برہمہ کی ادھیاتم  
نامی روپ کو کہتے ہیں۔

جیسے ہلدی سے رنگا ہوا کپڑا زرد رنگ اور اس میں سیاہی و سرخی کم و بیش شامل کر فیہ چند قسم کے  
رنگ نمایاں ہوتے تھے۔ ست۔ (رنگ سفید)۔ راج (زرد)۔ تم۔ (سیاہ)۔ یہ تین گن تین رنگ کے ہیں  
اون کے جدا گانہ اور ایک میں کم و بیش سے دوسرے کے ملائیے۔ انکے دپ والا۔ لنگ شیر کہا جاتا۔  
جنہیں ۱۱ لنگ رنگ برنگ کہتے ہیں۔

گیان اندرمی۔ کرم اندرمی۔ پزان۔ آتمہ کرن میں مہ چت ابھکار۔ میزان مجموعی نام ہر لنگ کا۔



پہلے جو کہا کہ (ہرن گربہ روپ پران ست کاست برہمہ ہے) پس ست کے ست برہمہ کی کیفیت

کہنے میں ————— **॥ अथाऽनन्नादेशो नैति नैति ॥**

ارتہ یہ کہ پہلے - مورت - امورت کا بیان کر کے سوپا دہک برہمہ کو کہا پس اس کو نشیدہ کیا کہ یہ نہیں۔ یہ نہیں اور ایسا نشیدہ لکھا اخیر میں خالص نرپادھک برہمہ کا بیان ہے۔ بلکہ مورت امورت کا بیان ہی - نرپادھک برہمہ کے ثابت کرنیکو ہے۔ کہا پس جبکہ مورت امورت روپی سوپادھک صُتین مذکورہ بالا کا ہی نشیدہ ہے تو خالص سب دیا اور دیا کو ہی نشیدہ سمجھنا چاہئے۔

نتیجہ یہ کہ ہرن گربہ روپ پران ست اور تن پرانوں کا (لجھا مادا) (راوہستان روپ) برہمہ ہی ست ہے۔ برہمہ سے سوا کوئی ست نہیں۔ صاف بات ہے کہ تمام جسم کا اور ہستان پران دکہ پران کی موجودگی تک جسم کا عضو اپنا اپنام کرتے، اس طرح بمقابلہ جسم کے پران ست۔ مگر پران ہی بدون آتا برہمہ کی ستیا نہیں ٹھرتے۔ چنانچہ جس وقت پران میں آتا برہمہ کی ستیا نہیں رہتی اس وقت پران نگلجھاتے پہلے ست کاست جو برہمہ وہی ست ہے۔ ست نام برہمن ختم ہوا۔

**میتیر برہمن شروع ہوا**

یہ میتیر برہمن اس برہمن اپ نشد کے چوتھے اور چھٹے ادھیما میں بیان کیا ہے جس میں برہمہ و دیاکو رنگ روپ ستیاں کا طریقہ مندرج ہے۔ اور اسی میں سروپ آتا کہا ہے کہ یہ جس قدر کائنات وہ سب ایک آتا ہے۔ اور اس سرپ آتا کے بیان میں مدھو برہمن ہی - تن برہمن کے ارتہ کو اول کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ شند کی کمی کا نام - مدھو کہی ہے۔ سو جیسے وہ شند کی کمی کارن روپ اور شند اس کا کارج روپ ہے۔ تیسے برہمہ کارن روپ اور برہما سے لیکھ چٹنی تک پرہتی روپ جس قدر دیہہ وہ سب اس کارن روپ برہمہ کے کارج روپ ہیں۔ اور جو ان سب پرہتی روپ نہیں۔ پرکاسک روپ (منور نور و مہندہ) - امرت روپ (لازوال) پُرش - یا یوں کہو کہ جو اس جسم میں برہمن پرش جسم کا مالک کہیں جس کو رنگ تا پرش کہتے - تن دونوں پرشوں کے باہم - مجلا و منفرد ایک ہونے سے ابیدہ ہے۔ کچھ تفاوت نہیں یا وہ دونوں جدا گانہ دوئے نہیں ہیں۔ کیونکہ پہلا پرش سرب پرکاسک نام والا تجوٹی



روپ (مجموعی بھلا) دہی دوسرا۔ ہر دہیہ میں برہمن پُرش نام والا پُشی روپ (متفرد) ہے۔ یعنی ایک ہی آتما۔ ہر دہیہ اور تمام دیہوں میں۔ اپکارک روپ (مددگار) ہے کہ جس کی روشنی بخش ادھی قوت سے ہر دہیہ اور تمام دہیہ بزر قرار پرتی ہیں۔

اس پر سنگ کا نتیجہ کہ قبل ازیں ست نامی برہمن میں۔ جو۔ جل۔ اگن۔ باؤ۔ سورج۔ دسا۔ چند۔ ن۔ بجلی۔ بادل۔ اکاس۔ دہرم۔ ست۔ منکھ۔ وغیرہ کو آتما کا آدی دیو روپ اور۔ نطق۔ وغیرہ کو آتما کا ادھیاتم روپ کہا وہ آدی دیو کے یونام اور روپ بلائے جدا گانہیں نہ کسی دوسرے کے ہیں بلکہ ایک آتما کے جدا گانہ صورتوں اور حالتوں میں جدا گانہ نام ہیں اور اس طرح آدی دیو اور ادھیاتم میں کچھ بھید تفاوت نہیں ابھید۔ پ یعنی ایک آتما ہی ہے چنانچہ وید کی شرتی ہے۔ - ॥ अग्निं वेदं सव्यं ॥  
معنی اس کے یہ کہ۔ یہ سب کارن و کارج روپ۔ اور اپکارک آتما۔ (مدد کرنے والا جسموں کا) اور اپکار یہ نام جسم۔ جن کی مدد کرنا جاتا عرض تمام جگت اور جگت کا عضو عضو سب برہمہ روپ ہی (برہمہ دست) فوٹ۔ جاگ۔ لک۔ نامی رشی کی استری کا نام۔ میتیر۔ - ॥ अग्निं वेदं सव्यं ॥ تھا۔ سو جاگو لک شتی جیسا میتیر کو برہمہ دیو کا تلقین کیا وہ سمباد اس موقع پر کہا اور اس بنا پر اس سمباد کا نام۔ میتیر برہمن سو مہا یہ برہمہ دیا سب دیوؤں سے افضل تر ہی۔ چنانچہ افضل تر کے ثبوت میں الیک اور درمیانی دیا کی بیان کہتے ہیں۔

جس میں ایک شتی اور اسونی کمار کا سمباد ہے۔

اسونی کمار دیوتا کے پاس ایک رشی نے جا کر کہا کہ میرا لک کام ہے اُس کو انجام کر دو ورنہ تم نے جو لک۔ ٹما بھاری پاپ کیا ہے اُس پاپ کو ظاہر کر دو لگا۔ اسی کمار نے کہا کہ پہلے تم ہماری پاپ کو ظاہر کر دیتے چھپے چو تم کہو گے اُس تمہارے کام کو انجام دیدو نگارشی نے کہا کہ تم نے ایک مرتبہ بمقابلہ خوبصورتی کے دیو یاؤں کے راجا اندر کی چو کی تھی اوس کے عیوض اندر نے۔ جگیوں میں تمہاری نام حصہ نکالنا بند کر دیا۔ چونکہ جگ کا حصہ ہی دیوتاؤں کی خوراک ہوتی وہ بند ہو کر تم۔ ہو کے پیاسے بہت بچ مانکر اپنے گرد وہیں (अग्निं वेदं सव्यं) مسوٹ۔ دہیچ رشی کی پاس گئے اور



سب کہہ دو کہا۔ اور بجاالت نہایت غصہ کے اشوئی کمار نے دو بیچ رشی گرد سے یہی کہا کہ اندر  
 ہمارا جنگ کا حصہ بند کر دیا اس وجہ سے اندر ہمارا فیروزہ کا دشمن ہے اور دشمن کو مارنا چاہیے پس ہم اندر  
 سے جنگ کر کے اندر کو قتل کر نیکیاں بارہ میں آپ ہماری مدد کریں اور مشورہ دیں۔ دو بیچ رشی گرد  
 نے سمجھایا کہ اندر تمہارا دشمن ہرگز نہیں بلکہ تمہارا کام اور کردہ۔ (خواہش اور غصہ یہی تمہارا دشمن ہے  
 کہ کام کے نشروں میں تم نے اندر کی بیجا جو کی اور جب اُس کے عیوض واجب طور پر اندر نے تم کو سزا  
 تو اب کردہ میں آکر غریب اندر کے قتل کو ادا نہ ہو۔ اس لئے فی قصور اندر کے قتل سے درگزر کرو اور  
 اندر کو دشمن قرار نہ دیکر۔ اپنے کام کردہ کو دشمن جانی یقین کر کے۔ کام کر دوہ کو قتل کرو۔ اور یہ  
 برہمہ دیا سے نیست نابود ہونگے اس لئے اول اپنے موجودہ کردہ کو شانت (غصہ کو فر) کر دو۔  
 ہم ٹکڑے کر دو یا سادیں گے۔ اور اندر نے جو تمہارا جنگ کا حصہ بند کر دیا ہے وہ پرتکڑے کتاب ہے اور  
 اُس کے بدستور پیر پڑنے کی تہذیب یہ کہ ہمارا جانا۔ بیست منو کا بیٹا۔ شریاتی نام۔ اور شریاتی  
 داما چون رشی آئلوں سے اندر ہے اس لئے تم چوین رشی کی انگلیں سوچتی کرو اُس کے صلہ میں  
 چوین رشی تمہارا جنگ بھاگ بدستور تمام کر دیں گے یعنی چوین رشی۔ اپنی آنکھ کو بدستور جیتے ہوئے  
 خوشی میں جگ کرینگے اور جنگ میں ٹکڑے دیکر اندر سے تمہارا بدستور حصہ ہونا جاری کر دیں گی چنانچہ  
 یہ سب ایسے ہی ہوئے۔ یہ حال پستک ہما ہمارت کی کہ برب میں فصل لکھا ہے

پہر ابتدائی رشی نے اسوئی کمار کے آگے۔ حالات یہ کہ ہے اسوئی کمار جن دونوں تم ایسے  
 گرد و بیچ کی اجازت سے چوین رشی کے پاس گئے تھے تمہارے پیچھے راجا اندر بھی دو بیچ رشی کو  
 پاس آئے دو بیچ رشی نے کمال غرا کر کے اندر سے کہا کہ ٹکڑے کوئی شے عزیز تر ہے اور وہ تمہاری پاس  
 نہیں جسکے لئے تم آئے ہو اگر کوئی ہے تو بیان کر دو یہی شے عزیز تر ہوگی کہ اندر نے کہا کہ دیو لو  
 میں عیش و عشرت منوی ہی برہمہ دیا مطلق نہیں اور وہی مجھے عزیز تر اور مطلوب ہے اُس کے لئے آیا ہوں  
 وہی برہمہ دیا مجھے دیکھئے۔ دو بیچ رشی نے اندر سے کہا کہ برہمہ دیا سنو

برہمہ دیا جو دو بیچ رشی نے اندر کو تسلیم دی



یہ برہمہ دیا۔ مادہ جو برہمن روپ ہے جس کو قبل ازیں کچھ بیان کیا اور باقی اب کہا جاتا ہے۔  
 اس موقع پر برہمہ دویا میں (مادہ کو لفظ کے اصطلاحی معنی و مطلب میں کہ۔) پرتی وغیرہ مادہ۔ اور  
 پرتی وغیرہ سے جو متکو وغیرہ جسم بنے۔ یعنی کارن اور کارج دونوں میں ایک برہمہ آتما یا پاک (بیض)  
 ہو رہا ہے اور اوس ہی برہمہ نے اپنی پرتی بسبب جو نام اسے سب میں پرویں (داخل) کیا ہے جس کے  
 جلوہ قوت سے سب کا قیام اور چال چلن ہے پس دو ہی شے کتبہ میں کم ہے اندر۔ تنہا ہی اور تم سے لیکر  
 سب دوتا سنگہ۔ پشو پکشی وغیرہ کے شیروں میں وہی برہمہ آتما ایک اور بطور واحد۔ جلوہ گر بنے اور ہے  
 اندر سمجھو کہیں و مکان دوشہ کسی جاتی۔ سو بطا بر اور اہلیت میں کہیں تو وہی برہمہ آتما سب میں ایک ہی  
 باقی رہے مکان (جبکہ اس مطلب اس موقع پر دینیوی سب اجسام و اجرام سے ہے) سودہ سب جسم ہی  
 پنج شے ہی ہے اس طرح مادہ ہی سب کا ایک پنج شے ہے اور اس نے سب جسم کیساں میں بلکہ پرتی  
 (برہما برہمہ دیا کہ) وہ پنج شے مادہ ہی اوس ہی برہمہ آتما کے بہت نعمت (ارادہ) کے کارج ہی یعنی وہی  
 کارن روپ آتما برہمہ ہی خود پنج شے مادہ کارج روپ سے نمایاں ہوا۔ اس طرح کہیں مکان۔ کارن  
 کارج۔ پرماتما۔ جگت کوئی جدا گانہ شے نہیں۔ ایک برہمہ آتما ہی ہے۔ اگر کو کہ۔ بہاؤ و فعل ہر جسم کے  
 جدا گانہ ہیں سوا افعال۔ خاصہ طبی سے سرزد ہونے اور خاصہ طبی جدا گانہ کوئی شے نہیں۔ بہت۔ روح۔  
 تم گنوں کے مطابق خاصہ طبی ہوتا سودہ تینوں سے تیرج۔ تم گن ہی اسی برہمہ آتما کی پرکرتی (خاصہ طبی)  
 ہے پس۔ کارن۔ کارج۔ بہاؤ و فعل سب ایک برہمہ آتما ہے دوسری کوئی شے نہیں۔

ایسا کہ دو ہی شے نے ایک بات برہمہ دینیوی کہی کہ۔ ہے اندر تم جو اپنے کو بڑا ذی عروج سمجھ کر  
 غرور میں رہتے اس سے باز رہو کیونکہ تم خاص کوئی شے نہیں۔ شے آتما ہے اور عروج ہی اسی آتما کا  
 سہمہ اس لئے پر بارشہ سے یہ عروج موجودہ تنہا اور نیز تنہا را اندر نام سب یوتاؤں کا راجا۔ ایک برہمہ آتما  
 ہے اوس کا عروج اوس کا اندر نام ہے۔

چونکہ دیو لوک میں برہمہ دیا۔ نہیں صرف عیش عشرت بڑے درجہ والے سے بڑے کہ نیک مقام  
 اس لئے اندر کو برہمہ گیان نہیں رہتا اس مختصر سمجھا نیلے اندر نے برہمہ دیا کو سمجھا بلکہ دو ہی شے نے جو



آخر پہو باری گفتگو کی کہ ہے اندر تم خورد نہ کرو اس کا برہمان کر کجالت آجائے غصہ کے اندر نے کہا کہ ہے دوپچ رشی۔ یہ کافی جس سے دیوی عیش و عشرت معدوم ہوتی (آئندہ کسی سے نہ کہنا۔ اور اگر کہہ گز نہیں خورائے سرکاٹ لوں گا اور ایسا غصہ میں کہنا اندر اپنے دیولوک کو چلا گیا۔

### یہاں سے پہر پہلی روایت کا سلسلہ ہے

رشی متذکرہ بالا۔ اسونی کمار سے کہتے ہیں۔ کہ جب دوپچ رشی کے یہاں سے اندر چلا گیا تب اندر کے چلے جانے کے بعد ہے اسونی کمار۔ تم جیوں رشی کے جگہ سے واپس ہو کر اپنے گرو۔ دوپچ رشی کے پاس آئے اور تم نے دوپچ رشی اپنے گرو سے التجا کی کہ ہے اگر جی آپ نے جو پہلے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ برہمہ دیا سنائیں گے سوا ب سنائیے۔ دوپچ رشی نے سب ٹال کہہ کہا۔ کہ ہے اسونی کمار اگر میں تم کو برہمہ دیا نہیں بتانا تو قہر سے وعدہ کی برخلافی (خلاف عدگی) ہوتی جو کسی طرح جائز نہیں اور اگر برہمہ دیا سناتا ہوں تو رشی نہ رہی کہ اندر سرکاٹ لیگا اور میں مر جاؤں گا۔ سو مرنے سے کچھ خوف نہیں۔ کہ ایک دن ضرور مرنا ہے لیکن مر میراں یہ خیال ہے کہ میں برہمہ دیا سنانی شروع کی اور ختم نہ ہونے پائی اور دیا سنانے ہی اگر اندر نے سرکاٹ کر مار ڈالا تو وعدہ ہی پورا نہوا کہ تمام برہمہ دیا تمکو نہ بتلائی گئی اور ہفت میں جان ہی گئی غرض ہر طرح مشکل ہے۔

تب ہی اسونی کمار تم نے اور ترکیب گرو کو سمجھا کر دیا ہی عمل کیا کہ۔ ایک گھوڑا اس موقع پر اور موجود تھا سو اسونی کمار نے اپنے گرو دوپچ رشی اور گھوڑا دونوں کا سر کاٹ کر۔ گرو کا سر گھوڑے کے دھڑ پر اور گھوڑے کا سر گرو کے سر پر بچوں کے دیاتے جھا کر (گھوڑے کے سرواٹے گرو کے زبانی) تمام برہمہ دیا سنی اور مطابق آگے کھنے کے جب اندر نے آکر۔ دوپچ رشی کا سر۔ (گھوڑا والا) کاٹ کر چلا گیا تب اسونی کمار نے پہر گھوڑے کے دھڑ سے گرو کا سر کاٹ کر اصلی سر گھوڑا لیکر گھوڑے کے دھڑ پر اور اصلی سر گرو کا دوپچ رشی کے سر پر بدستو بجا دیا جس سے کوئی امر خلاف نہوا۔ یعنی اسونی کمار نے برہمہ دیا سن لی اور اپنے وعدہ کی مطابق گرو نے اسونی کمار کو برہمہ دیا سنادی اور اندر نے سر ہی کاٹ لیا جس سے گرو اور اندر دونوں خلاف عدگی نہوئی۔ اور گرو و گھوڑا دونوں میں سے کوئی مرنے نہیں۔ دونوں زندہ رہے۔

برہدارن انجشد کا چوتھا ادھیار ختم ہوا۔

(نوٹ) یہاں قدیم ایسے سلام ہیں جن میں گھوڑا وغیرہ ہم کو بدستو زندہ کرتے تھے اور یہاں نہیں ہوتی تھی ابہ جنوں دیا مفقود ہے۔



## بردارن اپنشد کا پانچواں ادھیا شروع ہوا

ایک مرتبہ بیدہ کے اولاد والے راجا جنگ کے جنگ میں دیں دیں کے بہن اکٹھے ہوئی راجا نے اس امتحان کیلئے کہ ان میں برعشت درجہ کا جاننے والا افضل تر کون ہے۔ ایک ہزار گودادہ گاؤں شیروار اور ہر گود کے دونوں سنگوں میں پانچ پانچ سونے کی اشرفی باندھ کر پیش کیں اور کہا کہ ہے برہمن تم میں جو کوئی افضل تر برہمن یعنی برہمہ کا جاننے والا ہو اس کے لئے یہ ایک ہزار گوداؤں ہزار اشرفی ہیں۔ بہن سوچ بچار میں تھیں۔ اسی عرصہ میں ان میں سے جاگ و لک رشی نے راجا جنگ کے دربار میں سام سروانامی برہمہ چاری سے (جس کے اہتمام میں وہ گوتھیں اکٹھا کر سب موجودہ برہمنان میں افضل تر ہوں اس لئے یہ سب گوتھ بکھو دیجئے۔ ایسا کر برہمنان موجودہ سب حسرت سے ناخوش ہوئے اور ان میں سے ایک برہمن جو راجا کے جنگ کا کرانیو الاقرار پایا تہا نہایت غصہ میں اگر جاگ و لک رشی سے شائستہ رہتہ (مباحثہ کتابی) کو مستعد ہوا۔ نام اس کا۔ آشول تھا۔ اور اس کے سوالات کے جواب جاگ و لک نے راج بہا میں دئے اس بنا پر اس ادھیا میں۔ آشول۔ برہمن کی طرف سے سوالات اور جاگ و لک رشی کی طرف سے جوابات دربارہ کرم کاٹ کے ہیں۔

پہلا سوال۔ آرت بہاگ گرہ کون ادرات گرہ بشیکہ گرہ کون کون سمجھیں۔

جواب۔ محسوسات (اندیان) گرہ۔ اور اندیوں کے بیٹے (جھل) است گرہ ہیں۔

(ثبوت) جیسے سمندر میں گرہ وغیرہ مردم خور پانی کے جانور رہتے چنانچہ جب کوئی انسان دریا میں گئے

تو اس کو وہ جانور اپنے قابو میں لائے یعنی منہ کے راستے سے انسان کو اپنے پیٹ میں دھر لیتے گراؤں جانور کا

قابو کر نیو الاشکاری ہے۔ اسی طرح یہ دنیا مثل سمندر وہاں عتیق نامید اکٹھا کر کے جس میں جسم والیکہ اندر

جو۔ نطق۔ زبان۔ ہاتھ وغیرہ محسوسات مثل پانی کے جانوروں آدم خور کے۔ وہ محسوسات جسم والیکہ

اپنے قابو میں کر لیتی اس لئے یہ آرت بہاگ گرہ ہیں۔ گراؤں محسوسات کی بیٹے (جو دنیوی عیش و عشرت

سینہ و متعلقہ ہر ایک حس کی) وہ بیٹے اپنی اپنی حس کو اپنے قابو میں کر لیتی۔ کہ جس اور جسم اولادوں

جس کے تابع ہو جاتے اس لئے یہ بیٹے۔ است گرہ ہیں۔ یا دوش



اصل اپنشد اور بہاش میں صرف سوال جواب مندرج ہیں نتیجہ نہیں لکھا اس لئے اپنے نزدیک مناسب جگہ حکم کاربہ والی پرشاد قانون کو پیسنیز۔ جہاں جس سوال جواب سے متعلق برہمہ روہ کے جو نتیجہ نکلتا وہ اپنی سچہ کے مطابق لکھتا ہے۔ پس اسٹول کا سوال۔ جاگ لکشی کی طرف سے جواب اور کنڑن مترجم کی طرف سے نتیجہ اس تمام ادھیار میں ناظرین معلوم فرمادیں اور جس موقع پر جو نتیجہ غلط یا مشکوک ہو اُس کو کنڑن کی غلط فہمی خیال کریں آچارج یا باہا شکار کی وہ کوتاہ اندیشی خیال نہ فرمادیں اس طرح اس سوال جواب کا نتیجہ کہ ہر جسم دلے میں پانچ گرم اندریاں (محسوسات خالی) ہیں مگر اور جانور دن وغیرہ کے سب پانچوں حس زور اور نہیں ایک ایک ہی زور اور ہے اور جس ایک کی بدولت اوس کی جان جاتی جیسے۔

۱۔ کان کی اندری ہرن کی۔ کہ ہر داراگ سکر ہرن بے حس و حرکت رکھ کر فوراً گرفتار ہو جاتا۔

۲۔ جیسے آکے تناسل کی اندری ماتی کی کہ جس کی بدولت بدہوش و غافل ہو کر ایسا زبردست جانور سہل میں گرفتار ہو جاتا۔

۳۔ جیسے آنکھ کی اندری۔ پتنگ کی جس کی بدولت پتنگ چیراغ کی لو میں جل جاسکتے۔

۴۔ جیسے زبان کی اندری مچلی کے جو ذائقہ کی بدولت شکاری کے بنی میں پھنس جاتی۔

۵۔ جیسے ناک کی اندری۔ جانور ہونر کی کہ خوشبو سے مست ہو کر ہول کے اندر بند ہو جاتا۔ دار

برہا ل انسان کے کہ جس کی یہ پانچوں اندریاں زبردست ہیں چنانچہ انہیں کی بدولت بے علم انسان

دنیا میں ذلیل خوار دولت مند سے۔ فقیر اور عاقبت میں نا عاقبت ہوتے۔ پس انسان وہ ہے کہ ان

سب محسوسات کو ضبط کر کے اُن کے بشیون عیش عشرت سے پرہیز کرے۔ البتہ بقدر جسم کے فہم کے

اُن سے صرف اس قدر کام لیوی کہ جو متعلق آرام کے ہیں چنانچہ جو اُن کو قابو کرے اوسی کا نام رشی

اور دی ہر مشی ہے۔ رشیک نام اندری کا اور جو اندریوں کو قابو کرے اُس کا نام رشی ہے۔

سوال۔ مرنے وقت جب نطفہ وغیرہ محسوسات لئے۔ اور (بے حس و حرکت) رو جاتے تب سب

جسم کو چھوڑ کر کس کے ذریعہ سے دوسرے جسم میں وہ پرورش دینہ ماری داخل ہوتا۔



جواب - کرم ذریعہ ہے یعنی (جیسے فعل کے) اُسی قسم کے افعال کے ثمرہ پانیکو دوسرے جسم میں جاتا۔ چنانچہ لہجے کرم کرنیوالا۔ دیوتا وغیرہ کے جسموں اور سرگ لوک میں۔ اور برے کرم کرنے والے نرک میں جاتے اور وہاں پھر درجہ مقدار افعال کے سرگ میں عیش و عشرت اور نرک میں اذیت پا کر پھر لوٹ آتے۔ اور جو نہایت ناقص کرم کرنیوالے وہ اسی دنیا میں بقاعدہ تنازع چوراسی لاکھ جنوں میں بار بار پیدا ہوتے مرنے۔ نیکی بری کا بدلہ پاتے رہتے۔

نتیجہ - صرف بقدر آرام جسم کے جسمی افعال اور جو واسطے ملے کسی ثمرہ کے کئے جاویں یعنی وہ بہت بڑا اور نسکام کرم۔ اول درجہ کے۔ ثمرہ دینے والے کچھ نہیں۔ بہا افعالی اور نیک افعالی وہ جو بارادہ ملے کسی ثمرہ دینوی یا آخرت کی کیجاویں یعنی سب کام کرم اور دینوی یا آخرت میں ناموری یا عیش و عشرت پانے کی امید سے نیک افعالی کیجاویں وہ دوسرے ناقص درجہ کے ثمرہ دینے والے ہیں جکی بدولت سرگ نرک۔ آدائون رہتا کبھی دنیا سے نجات نہیں ملتی چنانچہ دیکھو دنیا میں جس قدر لاتعداد ذی روح موجود ہیں وہ سب سکام کرم کرتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے اُن کی دنیا سے نجات نہیں ہوتی چونکہ عسوسات کے عیش و عشرت ہر نوع انسانی و حیوانی میں ہیں۔ مگر عسوسات کا ضبط کرنا صرف ایک نوع انسان کے حصہ میں ہیں۔ پس ہر انسان پر لازمی امر ہے کہ اپنے اوپر رحم کرے بقیہ العمر میں دوسرے ناقص درجہ والے افعال سے باز ہو کر پہلے درجہ کے مطابق عمل کرے تاکہ دنیا سے نجات ملے بھن مؤلف مترجم۔

برہانند جاس در سات سوئی ایک ٹکڑ دید کہات  
بیشم بھوک گویدہ ایکن ایک ایک سے بہارو  
تینے منکد یہ کیوں ہارو

یادداشت - اشول برہمن نے قوی دو سوال مندرجہ بالا کئے اور اس کے بعد دوسرے (بچ)

نامی برہمن نے سوال کیا۔

دوسرے بچ برہمن کا سوال - آسومیدہ جگ کے کرنے والے موجود جسم کو پوڑا (دھجی کر)

کہاں پہونچتے ہیں۔

جواب - آسومیدہ جگ ہی دیوتا میر جوتے اور اودن اندر وغیرہ دیوتاؤں کی مہربانی سے وہ جگ



کرنیوالا۔ (سوتر آتما) کو پر اپت ہوتے جس سوتر آتما کا وہ سول نام۔ (ہرن گربہ) ہے  
 نتیجہ۔ کرم کا مذمبی اسو میدہ جگت زیادہ کوئی کرم بڑے درجہ کا نہیں لگا اس کے شرہ میں عموماً  
 جگت کرنیوالا۔ اندر کے درجہ کو اور زیادہ سے زیادہ خصوصاً ہرن گربہ کے درجہ کو پہنچا مگر جب تک  
 اس جگت کرنیوالے کی باری۔ اندر یا ہرن گربہ درجہ پائے کی آہے۔ چنانچہ اندر ہونے کی باری  
 ایک منوتر تک اور ہرن گربہ ہونے کی باری ایک کلپ تک نہیں آتی یعنی جس منوتر میں وہ جگت  
 کیا جاوے اُس منوتر میں وہ اندر نہیں ہوتا اُس کلپ میں ہرن گربہ ہوتا۔ اُس سے اگلے یا اور  
 اگلے سے اگلے کسی منوتر میں اندر خواہ ہرن گربہ ہوتا کیونکہ ایک کلپ میں چودہ منوتر اور ماسی طبع برہما  
 جی کے ایک دن میں ایک ہزار کلپ ہوتے ہیں۔ پس ظاہر کہ اندر یا ہرن گربہ کے درجہ پائی تک  
 (جب باری آوے) اسو میدہ جگت کرنیوالا گویا خود اپنے فضل سے دوسرے اقسام کی جونوں میں  
 بار بار گھومتا رہتا اور جب اندر یا ہرن گربہ کا مدہ جڑے تو اندر پدوی بقدر ایک منوتر اور ہرن گربہ  
 پدوی بقدر ایک کلپ کے ہوگ کر ہر سنہار میں رہتا۔ اور اس درمیان میں جب جب سپر پر فرار  
 انسانی نے تب تب اور کام کو سکے با سنا بڑائے۔ جس کا نتیجہ کہ اخیر درجہ کے کرم کرنے سے ہی  
 کسی موکش (دنیا سے نجات) نہیں ملتی۔ بمقابلہ اس کے اگن ہوتو وغیرہ نیچے درجے کے کرم کی کچھ  
 حقیقت نہیں۔ اس لئے منکر گد جس کے لغوی معنی موکش کی ایجاد والا ہے) لازم ہے کہ وہ یک  
 کرم کا نہ کوں سکار کر کے۔ آتما کو اکرنا ہو گتا (فضل نہ کرنیوالا۔ اور ثمر نہ پائیوالا۔ اور جیور دپ اپنے کو  
 نہ یقین کر کے۔ صرف اہم برہما سمی کا یقین کر کے برہما کا برقی میں رہے۔ ہی مکشو کا کرم کا نڈا  
 اُپاسنا کا نڈ ہے مادہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ سب دید وکت کرم دنیا کے بڑے مانیکے لئے۔ اور وہیت  
 کرم۔ دنیا سے نجات ہونیکے لئے ہیں۔ اس میں دید کو دوش نہیں ہی۔ کیونکہ دید نے کرم اور ہر کرم  
 کا جیسا پہل وہ سب کدیا۔ دوش انسان کو ہے کہ دیوی شیش و عشرت کو غنیمت اور اپنی کو فاعل  
 سمجھ کر خود گویا (ازدنا کے منہ) یعنی دنیا میں پینے اور اُس سے نجات پائی کی کوشش نہیں کرتے صرف  
 جوینے کے لالچ (نجات) اُس کو لینے نہیں۔ اور جو چوڑیکے لالچ (دنیا) اُس کو لینے ہیں آہیں



صد آفریں اور لطف یہ کہ دیدوان بکرہ پیارے بے غلوں کو ناحق نیا اور ترک و تاسخ میں پہنچا ہیں  
 قابل غور کے ہے کہ دنیا میں ہزار راستہ سب ہر ملت ہر قوم ہر برن مجاہد چار جان جاری ہیں  
 اور سب اپنے اپنے ہی طریقہ کو ٹھیک سمجھتے ہیں کائنات جو یہ نکلتا چاہے کہ یا تو دنیا میں ہی ہر قسم کا سرور پورا ہے  
 یا بظاہر عام جن رویداد ایسا معلوم ہو کہ ضرور عاقبت ہی درست ہوگی بلکہ مذہب مارن کرنے سے دین نیا  
 دونوں درست ہونا چاہیے مگر کوئی مذہب ایسا مثال کو بھی نہیں کہ جس مذہب کے لوگ عموماً سب برکت  
 مذہب کی دنیا میں سربسکی ہوں اور اون کی عاقبت بخیر ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ سب میں سب قسم کے  
 ہیں اور سب کے لئے تقدیر ہی مقدم ظاہر ہو رہی ہے اور تقدیر متعلق کرم کے سو کرم کی وہ مندرجہ بالا کیفیت  
 ہے کہ کہی کوئی سربسکی دنیا میں اور عاقبت بخیر عاقبت میں ہو سکے افسوس کہ تامل و فکر روپ دنیا کو  
 سکھ روپ مانا جاتا ہے ایسی سمجھ اور مت فہموں کو شکار ہے۔

اور دیکھئے بموجب جہلمت فہموں کے پانچ قسم سے عبادت جاری ہے اور وہ متعلق پانچوں عناصر کے  
 ہیں یعنی ۱۔ پرتوی تت سے مورتی پوجن ۲۰۔ جل تت سے گنگا جلی وغیرہ یا دیاس ہٹیکہ کو اگڑے ہو کر  
 ۳۔ تیج تت سے جنگ ہوم۔ اگنی مورتی وغیرہ ۴۔ باتت سے پرانا یا م جس دم وغیرہ ۵۔ اکاس تت سے  
 انابشید یا منتر وغیرہ کا جپ پاٹھ وغیرہ۔ اس کی بابت جو جس قاعدہ سے عبادت کرتے وہ اپنے  
 قاعدہ کو از ہمہ بہتر اور باقی چاروں کو نام درست عیب دار کہتے جیسے پہلے مورتی پوجن کو کہتے کہ پترہٹی۔  
 لکڑی اور وہ بھی اپنی گڑی ہوئی۔ لہذا مانا جائے کہ اودیاروپ ہے اس کے جواب میں باقی چار ہی بے  
 ہی اودیاروپ ظاہر ہیں جیسے کہ اگنی مورتی وغیرہ جو ذریعہ آگ کے کیا جاتا وہ آگ ہی قدرتی نہیں بلکہ آگ  
 وغیرہ سے خود قابل اگنی مورتی وغیرہ کے بنائی جاتی اور اگر اندھن فیو نو تو فوراً ہی نابود ہو جاوے۔ علیٰ ہذا  
 جل ہی منتر نہیں۔ یہی کیفیت پران کی ہے کہ کدے سے پے پران پیدا ہوتا مادہ بڑھتا ایسی طرح  
 شبد محض اودیاروپ ہی۔ زیادہ لکھنے میں جو مانی جاتی ہے دشمنہ سمہ لیوں کہ۔ قدرتی سے شیل آئینہ  
 بچنے کی صرف عقل ہے جس میں آتما برہ کا مکس پڑنا پس صرف عقل کے ذریعے آتما برہ کا  
 سمندرہ رکنا یہ عیب کرم جو کہ ہے۔ اور وہ سب پانچوں قسم کی عبادت ایشور کے لنگ کی پرستش ہے۔







دنیوی ہشیار کے حصول غیر حصول بہت قیمت میں شوک موہ مانتا تھا اور جب جس ہشیار کے ساتھ  
تعلق نہیں تھا اسکا کچھ شوک موہ نہیں مانتا۔

باقی رہے جراثیم۔ مرن نزل۔ دواؤں کی یہ استوں وید کے دہرم میں۔ کہ جوں جوں عمر بڑھتی یا کو  
بیماری ہوتی تو لازمی طور پر جسم ضعیف ہو جاتا ہے اور جو جسم پیدا ہوا وہ ضرور ناپید ہوگا۔ اور اس طرح جسم کی  
ضعیفی قیمتیں۔ لازمی ناگزیر ہے جس کا ہرگز کسی طرح کوئی علاج نہیں۔

نتیجہ۔ ان میں سے آتما کا کوئی دہرم نہیں اور جو کوئی اور نہ ہو گا۔ آتما اپنا اور دہرم سمجھتا مانتا یہ  
اوس کی غلطی نادانی بوجہ بے علمی برہم دیا کے ہے۔ اس طرح کسی دہرم کی آتما سے الگیتا نسبت نہیں بلکہ آتما  
کی الگیتا۔ پر مانتا ہے جس سوچ روپ پر آتما کا یہ آتما ٹکس ہے برہم دیا واسطے با علم دشمن۔ اسی آتما برہم  
حقیقت کو سمجھ کر سب خواہش اور خواہش کے ارادوں کو نیاں۔ (رغبنا کر کے جسکا نام سنیاں ہے۔  
یعنی اعلیٰ دہرم جو آتما کا ایک سے لائق اسی دہرم پر قائم ہوتے جس کی سنیاں دہرم کہا جاتا۔

یا کو ایک نرم تفریح کہتے ہیں کہ سنیاں پرش جن ارادوں کو چھوڑتے وہ تین قسم کے ہیں۔ ایک پتر  
اور اسی ضمن میں ہتری ہے۔ دوسرا۔ پتر (روپیہ جانور زمین وغیرہ سامان عروج تیسرا لوک (دینا نامی  
دینا)۔ کیونکہ دنیا کے جگڑے اور دھند سب انہیں تینوں سے اٹھتے اور انجام میں۔ انہیں ہی لازمی  
طور پر ضرور شوک موہ طام ہو تا اور انہیں کی باسنا جو دلیں ہتی اسی سے لازمی طور پر ضرور دنیا میں  
بدنامی اور بار بار تباہی حاصل ہوتا۔ تمام دنیوی رنج۔ اور عاقبت بخیر ہو نیکے لئے یہ پیچھا میناؤں۔ چنانچہ  
بام دیو وغیرہ پچھلے مہاتماؤں تینوں کو تیاگ کر جیون مکت اور بدیہ مکت ہوئی۔

اس کے بعد جگنہ درشی کی بٹی۔ گارگی۔ نام نے۔ جا کو لک سی سوال کیا۔

گارگی کا سوال۔ ہی یا کو لک۔ یہ امر لازمی ہے کہ ہر ایک کا راج اپنے کارن میں رہتا ہے  
مٹی کارن روپ کلکاج۔ برتن دہر حالت میں اپنے کارن روپ مٹی میں یا جیسے کارن روپ سوت کا  
کلکاج کپڑا اور کلکاج روپ کپڑا ہمیشہ اپنے کارن روپ سوت میں رہتا۔ یعنی وہ برتن ہر وقت مٹی اور وہ  
کپڑا ہر حالت میں سوت ہی ہے۔ عرض صورت بنو وغیرہ بنجانے سے کارن کا نام روپ بدل جاتا



اسی طرح اصول کی بات ہے کہ مطابق شرعی پرکار کے جل سے مٹی پیدا ہوئی گو یا کارن روپ جل کا  
 کاجج مٹی ہے۔ سو پرلے۔ (قیامت کبر) کے وقت کی بابت تحریر ہے کہ۔ مٹی روپ تمام برہانہ  
 اپنے کارن روپ جل میں جل روپ ہو جاتی یعنی کہتے ہیں کہ پرلے میں جلاشی رہتی برہانہ نیست نابود  
 ہو جاتا۔ اس موقع پر یہ سوال ہے کہ اس جل کا کارن روپ کون ہے جس میں وہ جل۔ سرور میں رہتا  
 یعنی جل کا اشتر یا ہار کون ہے جس پر سرور جل ٹھہرا ہوا ہے۔

یا کو لک کا جواب۔ صلیت میں جل کا کارن نیچ رکھ کر جل سے پیدا ہوا اور نیچ کا کارن  
 وایو کہ باؤ سے نیچ پیدا ہوا اور ہر بھی وہ نیچ یعنی گنی۔ مٹی کے سہارے سے ہے کہ مٹی کا کاجج جو لکڑی  
 کندہ وغیرہ انید بن جس سے گنی ٹھرتی اور جب انید بن نہ ہو لک نیست نابود ہو جادی۔ اسی طرح  
 آگ نہ ہو تو نہیں اس کے علاوہ جیسے کڑا میں نانا ہانا۔ قیے تانے بانے کی طرح۔ گنی اور ہوا۔ اوت پر  
 (مخلوط) ہیں اور سو گنی قائم بالذات نہیں۔ قائم بالغیر اس لئے یہ نتیجہ میں سوال کا جواب یہ ہے  
 بقاعدہ شرعی پرکار گنی کا کارن چوہاؤ۔ تس وایو میں یعنی ہاؤ کے اشتر سے پرلے کا جل سرور میں  
 ٹھہرا یعنی جل کا آدما وایو ہے۔ (دیاں تک پرتی جل تیج۔ باؤ۔ وہ چار عنصر بیان ہوئی جن کا وجود  
 اس سے آگے وایو کا کارن اکاس (جس کا کچھ وجود نہیں) وہ اکاس آتما سے نمایاں ہوا۔ اس طرح  
 اخیر درجہ پران سب عناصر کا اشتر آدما۔ آتما ہر ہی جس سے یکے بعد دیگرے نمایاں ہوئی اور پر لک  
 بحالت موجودی برہانہ کے اور پرلے میں بحالت نابود ہو جانے برہانہ کے اسی آتما کے اشتر۔ ادا پر قیام پذیر  
 رہتے ہیں۔ اس کے بعد۔ یا کو لک سے۔

اولک شئی نے سوال کیا۔ ہے یا کو لک۔ اصول کی بات ہے کہ وہیں کہ ہے کہ جیسے سوت  
 میں۔ لاکے دلے ہوئے رہتی۔ قیے برحکمت میں۔ سو ترانہ میں پوچھا ہے۔ میں ہم پوچھتے ہیں تم اس سو ترانہ  
 کو جانتے ہو۔ اور جانتے ہو تو بیان کرو۔

یا کو لک کا جواب۔ واپو کا جو کجی (شرعی) روپ تس باؤ کا۔ ویشی۔ روپ پران (سوالن دم  
 ہے جو پران ہر لک وہیں رہتے اس نے پران شل سو ترانہ کے اور اس بنا پر پران کا نام۔ سو ترانہ ہے



جس پران روپی سوتر میں سب پر دھپے ہوئی کی طرح والہ بہتیں چنانچہ ظاہر ہیں دیکھو کہ سوانس کی موجودگی  
جبکہ جسم قائم رہتا۔ اور جیسے سوتر کے ٹوٹ جانے سے مالا کے دلے بکھر جاتے ہیں وہ شکل مالا کی نہیں رہتی تیسے  
سوانس کے ٹوٹ جانے یعنی دم کے نکل جانے سے جسم قائم نہیں رہتا۔

ادالک کا دوسرا سوال۔ وہ پران جسکو سوتر آتا لکھا قائم بالذات ہی یا قائم بالغیر اور قائم بالغیر  
تو وہ کون ہے جس سے وہ قائم ہے۔

یا گو لگ جاو اب۔ وہ انتر جامی ہے جس سے پران بجا خود قائم رہتے۔ چنانچہ جب انتر جامی کا پران  
آتش۔ آدما نہیں رہتا فوراً پران جسم سے نکل کر نیست نابود ہو جاتے اور بحالت موجودگی پران کے ہی وہی انتر  
جامی شکل تانے بانے کے اوت پروت ہیں کہ انتر جامی سے پران کا قیام اور پران کی موجودگی میں جسم کے ہر عضو اپنا  
اپنا کار نبھی کر سکتے ہیں۔ پس سمجھو کہ اصل میں وہ انتر جامی۔ آنکھ کے ساتھ ملکر۔ دیکھنے والا۔ کان کے ساتھ ملکر  
سننے والا۔ دل کے ساتھ ملکر من و خیال کرنا والا۔ عقل کے ساتھ ملکر امور متعین طلب کا تقیم کرنا والا۔ گیانی اجر  
اور یہ جو کما جاتا کہ جو۔ دیکھنا۔ سننا۔ خیال کرنا۔ نیچے کرنا سوچو۔ اوس انتر جامی سے جدا کوئی شے نہیں بلکہ اصل  
میں ایک انتر جامی ہی ہے اس قدر تفاوت ہی کہ جب تک وہ بے علی میں رہے۔ یہ سمجھتا کہ میں۔ دیکھتا۔ سننا  
خیال کرتا۔ یقین کرتا ہوں تب تک اس درجہ لاعلی اپنے فاعل سمجھنے میں اس کا نام جو پر لگ دہنی اگیانی فاؤن  
بے علم اور جبہ بقا عہد برہمہ دیا کے۔ گیان دپ (حق یقین) کی حالت میں اپنے کو افعال کا فاعل اور ثمرہ  
پانے یا کسی تنہا کا مستند نہیں سمجھتا۔ تب اس کا نام انتر جامی آتا۔ ساکشی دگواہ ہے جیسے دنیا کے محاورہ  
میں۔ سب کام بغیر روشنی کے نہیں ہو سکتے اور سورج وغیرہ کی روشنی میں جو کام کئے جاتے وہ کام سورج وغیرہ  
روشنی کے کئے ہوئے نہیں ہوتے سورج وغیرہ روشنی کو اداں کاموں (دنیا کے لوگوں کے کئے ہوئے کاموں)  
لمتاز سورج وغیرہ روشنی کو اداں کاموں کی کچھ تنہا ہی۔ صرف سورج وغیرہ روشن اشیا۔ ساکشی (دگواہ چشم دید)  
ہیں کہ جبکی موجودگی میں وہ کام ہوئی بچنے ہی حالت جسم کے اندر انتر جامی کی ہے کہ جس کی روشنی میں عضو  
عضو اپنا اپنا کام کر لیتے۔ اداں کاموں کا وہ انتر جامی۔ فاعل۔ ثمرہ پانیوالا و طلبگار مستند نہیں صرف ساکشی  
(دگواہ چشم دید) ہے جس کی موجودگی میں کام ہوتے ہیں۔



نتیجہ۔ اس طرح اس پر کرن ادا لک نامی برہمن میں۔ سو پا دھک برہمہ کا زون ہوا۔  
 نزا پا دھک برہمہ کے زون میں اگلا۔ پر کرن ہے۔ گارگی لڑکی موصوف، فیالو لک سی اور سوال کیا  
 گارگی کا سوال۔ ہے یا لولک۔ تینوں زمانہ۔ ماضی۔ حال۔ مستقبل میں جو اشیا ہوئی والی۔ یعنی  
 جو ہو گئی موجود ہیں اور آئندہ ہوں گی وہ سب اشیا کس میں اوت پروت (دوسرے) ہیں۔

یا لولک کا جواب۔ ہے گارگی۔ ابیا کرت آکاس ایشر۔ انترجامی نارائن جس کے لیے بہت صفات  
 نام ہیں۔ جس میں یا شبل ایشر میں تمام جگت اوت پروت والستہ ہے۔ اور یہ سب نام برہمہ کے سو پا دھک روپ  
 کے ہیں کہ جب جگت کی پیدائش۔ مستقر۔ فنا مانی جاتی تب۔ ہستول۔ سوکشم۔ کارن کے تعلق میں  
 برہمہ کو ہی۔ انترجامی شبل ایشر۔ وغیرہ ناموں سے فرضی اُن کا۔ پیدا۔ استقرار۔ فنا کرنیوالا۔ اور اس حالت  
 میں پرمارتہ سے ایشر۔ انترجامی کو اکثر برہمن اوت پروت کہا جاتا یعنی سب کا ایشر پادمار۔ اکثر نزا پا دھک  
 برہمہ ہے اور برہمہ دیا سے جگت۔ جگت کے پڑتہ اور اُن کا پیدا۔ استقرار۔ فنا۔ کرنیوالا یا سب کشتی بذاتہ  
 واقعی کوئی نہیں۔ جیسے بازگراؤد جال کے دویا سے اپنے سب قسم کی صورت اور اپنی دویا سے بہت  
 قسم کی اشیا نمایاں کرتا ہے۔ اپنی برہمہ دویا سے وہ اکثر برہمہ جگت اور جگت کی پڑتہوں کی صورت سے  
 ایشر وغیرہ ناموں سے۔ پیدا۔ استقرار۔ فنا۔ کرنیوالا۔ اور سب کشتی وغیرہ۔ نمایاں ہو رہا ہے ہستول واقعی  
 سوا اکثر برہمہ کے کوئی کچھ نہیں ہے۔

پانچواں ادھیاتم ہوا

چٹا ادھیاتم شروع ہوا جس میں ایک کچھ نامی برہمن اور دوسرے  
 کھڑا چار یہ نامی برہمن کے پر کرن سے واقعات کی جاتے ہیں

تمہید۔ پانچویں ادھیاتم میں جو اتم لیان یا لولک ششی نے کہا اس کو راج سہا میں۔ راجا جنک نے  
 ہی سنگردارن کیا اور اُس وقت یا لولک ششی فتح پا کر اپنے آشرم کو چلا آئے تھے مگر کچھ عرصہ بعد راجا جنک  
 وہ سب اتم لیان کو بہرہ کر پرائی ہوئے وغیرہ کے دنیوی و ہندی میں نہیں گئے ایسا سنگردوسری ترتیب پر یا لولک  
 ششی راجا جنک کے دربار میں تشریف لائے راجا جنک نے خاطر داری کی تب یا لولک ششی نے واسطے



لینے امتحان کے راجا جنک سی کا کہ تم کو کوئی مامر صحت طلب ہو تو ہم سے دریافت کرو یعنی بطور پرسش کے کہو  
ہم اس کا جواب دیں گے اسی بنا پر اس ادبیا میں راجا جنک کی طرف سے سوال اور یا گو لک کی  
طرف سے جواب ہیں۔

سوال۔ یہ استدول دینہ و سو کشم شریو الا پرش کس کے پرکاش جوت سے نوع بنوع کے اپنی اپنے  
کام کرتے ہیں۔ جواب۔ سو برج کی روشنی میں کام کرتے ہیں۔ دیں دیں جاتے آتے۔ سوال۔ جب  
سو برج غروب ہوتا تب کس کی روشنی میں کام کرتے۔ جواب۔ چند رمان کی روشنی ہوتی۔ سوال۔ جب  
سو برج اور چند رمان دونوں غروب ہوں۔ جواب۔ تب اگنی کی روشنی کا ذریعہ ہوتا۔ سوال۔ جب  
سو برج چند رمان دونوں غروب ہوں اور اگنی بچہ جادی۔ جواب۔ تب آواز کی روشنی یعنی آواز کی روشنی  
سے کام کرتے۔ سوال۔ سپن اور ستہا میں کس کی روشنی ہوتی۔ جواب۔ سپن اور ستہا میں ساکشی  
آتما کی روشنی ہوتی۔ سوال۔ دیہ۔ اندریاں۔ پران۔ انتہ کرک میں کون جوت آتا ہے۔ جواب۔  
ان سب دیہ اندریاں وغیرہ کا چیشٹا کر انیوالا۔ سو ہم جوت آتا ہے۔ اور چونکہ ان سب میں زیادہ شفاف  
شے عقل ہے۔ سپن آتما کی جوت کا عکس پڑتا اور ان کے شتالی ذریعہ سے یہ سب اپنا اپنا کام کرتے اس وجہ  
اور اس آتما کو بکلیاں۔ سب سے بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ وہی گلیان سے آتما عقل کے ساتھ لکڑی پر لوک جاگرت  
سپن میں آتما جاتا اس کی شکل میں یہ پاک ہے۔ ————— "वसिष्ठ उवाच ॥"

معنی۔ مطلب اس کا یہ کہ۔ وہا۔ جس شکل۔ لبہا۔ چوڑا۔ چوکون۔ ترکون وغیرہ کا آگ میں تپایا جاتا۔ اور  
جب وہ وہا آگ سے باہر نکلتے۔ اس وقت وہ تمام آگ معلوم ہوتا۔ ادیشی شکل۔ چوکون وغیرہ وہ ہے کی  
ویسی ہی اور وقت آگ کی شکل چوکون وغیرہ ظاہر ہوتی۔ اسی طرح جب عقل جس جس طرف جس شکل سے  
متوجہ ہوتی آتما بھی ادیشی شکل کی ظاہر ہوتی ہے اور عقل کا جو بیونا روہ آتما کا یہ وہا کہہ لیا جاتا ہے قہی  
طور پر آتما کی قسم کا یہ مار کر نیوالا نہیں۔ اور اس گلیان سے آتما کے دو مقام ہیں۔ ایک جسم موجودہ۔ دوسرا  
جسم جو آئندہ ہو نیوالا ہے۔ اور تن دونوں کے درمیان میں۔ حالت خواب تیلر مقام ہے جس سپن کے  
مقام میں جسم موجودہ و آئندہ دونوں کے ہوئی اور ہو نیوالے شیا کو دیکھتا ہے اور اپنے افعال کے



مطابق حالت خواب میں۔ نفع منوع جسم پیدا کر کے ان سپن ولے جہوں کو آپ ہی پرکاش کرتا ہی۔

چنانچہ اس میں شرتی باک ہری ॥ अत्रायं पुरुषः स्वयं ज्योतिर्भवति ॥ معنی سپن میں

آتما سویم جوت۔ (اپنی لذتیں آپ مٹو رہے۔ اور وقتیہ کہ جاگرت و سپن کی سب بیوہ مارا ہوا (بڑی غلطی)

کے رہے ہوئے۔ بے غلطی تک ظاہر ہونے صلیت میں بحال ہو یا (ذی علم) کے آتما کسی بیوہ مار کا کر

والا یا کسی کا محرک نہیں کیونکہ سب اشیاء اور اُنکے بیوہ مار کوئی شے ہی نہیں صرف ایک آتما ہے اور ادویا

میں جو بیوہ مارنا جاتا اس حالت میں ہی آتما کسی بیوہ مار میں شرکت نہیں آتما سنگ ہی اس میں وید

کی شرتی ہے ॥ अत्रायं पुरुषः ॥ معنی آتما پرش سے سنگ ہی۔ دوسری شرتی

॥ अत्रायं पुरुषः स्वयं ज्योतिर्भवति ॥ معنی اس کے یکے بڑی غلطی

شخص اس آتما کے سپن کے مقام میں جلت کو دیکھتا اور وہ سپن اس میں آتما کا کیل ہے اس آتما

کو نہیں دیکھتا۔ یہی حالت جاگرت کی ہے کہ بے غلطی سے جاگرت سپن کی اشیاء ہی اور باطنی میں سب

جھوٹی ہیں اور جاگرت و سپن دونوں حالت میں ایک آتما سویم پرکاش (اپنے لذتیں آپ مٹو رہے بلکہ

لطیف خوابوں میں جو سوچ۔ چند زمان۔ اگنی۔ آواز کی روشنی کی اون سب میں اُسی آتما کی روشنی ہی۔ اور

اصل سویم پرکاش ہونا آتما کا حالت سکپتی (خواب غفلت) سے اُٹھ کر ثابت ہوتا سوکش کے چاہنے

ولے جگیا سو و مکشور انسان اکوان دلائل سے آتما کا یقین کرنا چاہئے۔ اور یوں سمجھنا چاہئے کہ جس

دریا میں دریائی جانور تیرتے اور دریا میں ٹے ہوئے معلوم ہوتے گرد ہفتی دریائے دیگر اور وہ جانور شے

دیگر میں اس طرح بیوہ مار میں آتما کو جلت روپی دریا میں تیرتا سمجھو اور ویک شرتی ہے۔

अत्रायं पुरुषः स्वयं ज्योतिर्भवति ॥ अत्रायं पुरुषः स्वयं ज्योतिर्भवति ॥ معنی اس کے یہ کہ۔ یہ آتما شہل کی طرح شدہ

بہترین پاک صاف اور ایک ہے۔ دوسری کوئی شے نہیں۔ نہ اس کا کوئی سادی (جو بجاتی) کہا

جادوی نہ اس کے سوا کوئی دوسری شے جس کو بجاتی کہا جادوے۔ نہ اس میں کسی قسم کی کوئی گت (جو

سوگت بہما جادی) آتما میں۔ بجاتی۔ بجاتی۔ سوگت وغیرہ کوئی ہی نہیں۔

شرح ۱۔ بجاتی اوس کو کہتے ہیں کہ جیسے باغ میں۔ لہوں آتما وغیرہ تر شاہہ درخت بجاتی یا



جیسے انہ۔ جاسن وغیرہ کے پہلے اردخت بجاتی کہے جاتے۔

۲۔ بجاتی۔ جو غیر خیر جات کی ہوں جیسے دخت وغیرہ دیگر نوع اور پتھر وغیرہ دیگر نوع کے ہوتے۔

۳۔ سوگت (جیسے جسم جسم کا اندر ماتہ پاؤں وغیرہ عضو) کہ جسم کی گت کی اندر ہوتے۔

سوال۔ بندہ اور موکش کا کارن کیا ہی۔ جواب۔ ہے راجا جنک ماننا بندہ کا اور زربانسا موکش کا کارن ہی۔ جو شخص بڑی علمی سے اپنی فاعل اور شمرہ پانگی بانسا (متنا) رکھتا وہ ہمیشہ بندہ میں رہ کر سنساری لوگوں کو دیکھ لو کیسے کیسے دکھ درد میں پڑتے اور شریر چوڑنیکے وقت پتھر۔ استری۔ دہن دولت کے تیاگ سے کیسے بلاپ کرتا۔ (اس موقع پر جاگ لگ جی نے) بطور تیش کے بہت دسانساری لوگوں کی بیان کیں بخیال طوالت نہیں لکھی اور بقولہ (عیاں راجہ بیاں) مکہ موکش ہے اوس کی نسبت یا گو لک کا بیان لکھا جاتا ہے۔ کہ ہے راجا جنک۔ جو شخص سوا آتما کار برقی کے کسی میں کا مانا بانسا نہیں دکھتا اس کا لقب راپت کام) ہے جو بدین جو اس کے اندر و باہر کی سب کا مانا بانسا نیست نابود ہوئی ہیں اس کی گت اخیر پر مبنی ہوتی جیسے شرقی باک ہی

معنی اس کے ہیں۔ جس کی کا مانا نیست نابود ہوگی دہی جیون مکت ہی اور نش جیون مکت کے جسم سے باہر پران کہیں نہیں جاتے دجو پر کسی اور جسم میں داخل ہوں) برہم میں ہی اس کے پران میں ہو جاتے اور وہ گیانی جیسا نزل میں برہم روپ تھا۔ بجنہ برہم روپ اختیار میں ہو جاتا ہی۔ ہے راجا جنک۔ جیسے سانپ کی بدن کے اوپر سر سے پونہ تک کنچلی۔ اور جب تک کہ کنچلی اس کے جسم پر رہتی ہی تب تک سانپ اس کی اندر ڈھکا ہوا اور پھر مردہ خاطر رہتا اور پھر وہ سانپ اس کنچلی کہ اپنی آٹا سبکہ لائی نہ سمجھ بلکہ دیکھ والی سمجھ کر اوس کو چھوڑ فوراً اوس کنچلی سے علیحدہ ہو خوش ہو جاتا ہے جیون مکت اپنے آتما زودوش کے اوپر جسم موجودہ تمام زودوش والے کو مثل کنچلی کے اور اس میں ڈھکا ہوا اور پھر مردہ خاطر ماننا اور پراربدہ کے ختم ہوتے ہی سبکہ بوروک جسم کو تیاگ پرمانند میں لگن اور اپنے سر روپ برہم تائیں پڑتا ہو جاتا ہے جسم تیاگنے کا کچھ زور و پنج افسوس نہیں ماننا۔ سوا اس سبب اعلیٰ درجہ کے پانیکا کارن ایک بانسا ہے اور وہ بانسا تین امر کی ہیں خبا کہ ترک چلے۔ ۱۔ لوک بانسا کہ دنیا میں ہم عیش عشرت نیک نامی تمام



۳۔ دیہ بسانا کہ وہ ہمیشہ بے عارضہ تو انا ہے مے نہیں ۳۔ وید بسانا کہ وہ یوں تیر  
جو طریقہ لکھتے ہیں اس مطابق افعال کریں ۱۔ ان سب کے تیاگ کا نام نربسانا ہوتا ہے۔

راجہ جنگ کا سوال ہے مہاراج یا گولک جی اپنے جوت گیان فرمایا اسکو تو میں سمجھا کہ  
مقابلہ کرم کے گیان افضل تر ہے۔ کیونکہ کرم سے دنیا میں پینا اور گیان سے دنیا سے نجات پانا کہ  
بل ہے اگر پراگ کے آپ گیان کے سادھن اور فرمائیے۔

یا گولک کا جواب بیان گیان ساوہنوں کے۔

راجہ جنگ اس میں شرتی باک ستودہ یہ ہے  
आत्मानचे द्रनामी यादय

मस्मीति पुरुषः किमिच्छन् कस्याकामाय शरीरमभ्यस्यते

میں اس کے۔ کہ جس نے اپنی نذر روپ تاکہ جو انا اس پرش کو پرکھ کر تیری اچھا اور کسان کی کا سنا  
اور شریو میں دکھ ہونے سے کیوں دکھی ہو دی۔ نتیجہ یہ کہ سنساری لہو کا ہو گنا آتما کا کام نہیں سنے  
پہلے گیان کا سادھن ہے کہ کسی امر کی اچھا اور کا سنا نہ کرنے اور جسم میں جو دکھ سکڑہ پر بار بدہ کو اور لانی جو بوجھ  
ہیں اس لئے جسم کے دکھ سکڑہ جو زمین اپنے کو سکھی دکھی نہ مانے (یا داواشت)

یکس اسکا سوامی بیداری نے اس شستی کے ارہہ میں۔ پنج رشی نامی گرتھ میں گیان کی اور جہاں  
کی سات اور ستہا سات درجہ لکھ میں خیال طوالت مفصل نہ لکھ گئے۔ نام اونکے موصوفہ شرح کر دین  
چدا بہاس کی سات اور ستہا وں کے نام۔

۱۔ اگیان - ۲۔ اورن - ۳۔ بختیپ - ۴۔ پرکوش گیان - ۵۔ اپروکش گیان - ۶۔ خاک پاگم  
۷۔ تربت۔

شرح جیسے دس شخص کسی ندی میں تیر کر پار ترے اور بار اتر کر جب شمار کیا۔ تو ہر شخص نے اپنے اپنی  
جسم کو شمار میں نہ لاکر باقیوں کو شمار کیا تو سب کی شمار میں فوٹو ہی آئے۔ پس قرار دیا کہ ہم میں سے ایک ندی  
میں ڈوب گیا۔ اب نتیجہ کہنے کا ایک کنا ڈوبا۔ تو کہتے کہ نہیں کہہ سکتے کہ کونسا ڈوبا اسکا نام اگیان نبرا ہے  
۲۔ دسوں شخص نہیں ہے اور علوم نہیں ہوا ان دو لوگ کارن اورن یا استوا پاوک خواہ ابہان -



پاک اور اس کا نام۔ اور نہ ۲۔ ہے اسی کا نام دوبہ گیان سی کہا جاتا۔  
۳۔ اورن کی حالت میں اون دسوں شخص عدم دستیاب مذی میں دوب کر جانا مکر و نا وغیرہ  
تیسرا لکشیپ کہا جاتا۔

۴۔ اسی درمیان میں کوئی ایک اور گیا رہوان شخص گیا اور اس نے ماجر اشکر کہا کہ مگر نہ کرو رو بہن  
وہ دسوان موجود ہے کیونکہ اس گیا رہوان نے دن کو گن لیا تھا اور اون کو سادہ لوح سمجھا کہ صرف اس قدر  
کہا تھا کہ موجود ہے اس سے اونہوں نے اس کی کہیں موجودگی کا یقین کر لیا اور اس کا نام پروکش گیان  
(پوشیدہ جاننا) نمبر ۴ ہے۔

۵۔ پہلا اس گیا رہوان نے خود اون سب کو دسوان گنا دے تب حق یقین ہی سمجھ کر کوئی بہن  
وہ سب دسوان موجود ہیں۔ اور اس کا نام پروکش گیان (بظاہر یقین ہونا) نمبر ۵ ہے۔  
۶۔ دسوان کی موجودگی سے درمیان لکشیپ نمبر ۶ کا دور ہو کر و نا وغیرہ بند ہوا اس کا نام شوکاپ کم  
شوکی کا قطعی نہ تھا نمبر ۶۔

۷۔ سب طرح یقین و خوشی ہونا اس کا نام نہایت (الینان) نمبر ۷ ہے۔  
اور گیان کے ساتھ سوا سات جہ میں کہ ابتدا سے آخر تک حالت کی پر گندوں ہیں۔ پہلی سچا چھا۔ دینا کرتا  
عیش و عشرت بنا کر خود اسی معلوم ہو کہ تیر تیر وغیرہ میں پروکش گیان کی محبت ل کرنا۔ یہ سچا چھا نامی سلا گیاں کا وجہ ہے  
۸۔ دوسرے سو چارنا۔ اچھی محبت اور ست شاستر کے پرنے سے یہ خیال جانا کہ محبت ل کرنا چاہئے کہ میں کون  
ہوں اور دینا کیا ہے۔ یہ سو چارنا نامی دوسرے درجہ کا گیان ہے۔

۹۔ من منسا۔ محبت سے معلوم کرنا کہ میں اور دنیا کوئی شے ہنوں کے وار دینے دینا اور دل بھلا  
سے دینا کوئی شے نہیں۔ اسے دل کا قابو کرنا۔ من منسا نامی گیان کا درجہ ہے۔

۱۰۔ ستواپت۔ دل کے قابو کرنے سے معلوم ہوتا کہ آتا بہرہ اور جگت ایسے ہیں کہ جیسے دریا میں لہر ہے  
شل دیا کے آتا بہرہ اور اس میں جگت شل ترنگوں کے ہیں کہ دوشے نہیں اور دریا میں لہر ابھرتی رہتی ہے  
ہی سما جاتی۔ یہ ستواپت نامی گیان چوتھے درجہ کا ہے۔



۵۔ انسکرت۔ چوتھے نمبر کے گیان سے یقین کرنا کہ میں آتا ہے کوئی جدی شے نہیں اور اس دہرے کا  
ابھیان نہ رہا یہ انسکرت نام گیان پانچویں درجہ کا ہے۔

۶۔ چار تہ ابھوتی۔ مثل اپنی باقی سب اشیا دنیوی کو ہی کوئی شے یقین نہ کرنا یہ چار تہ ابھادتی نام  
گیان چھٹے درجہ کا ہے۔

۷۔ تہا۔ ہونا۔ نہونا میں۔ تو۔ یہ۔ وہ۔ یعنی دوئی مطلق نہ کہ خالص حدائیت کا نام تہا گیان اخیر درجہ  
کمترین ہوتی پرشاد قانون گوشت و ترچم لپٹک ہڈی قبل ازیں بیروہ صرہ ٹھنڈا۔ ۳۰ برس کے پتک ٹٹیک  
دچار مال مترجمہ اپنے میں۔ ان سات گیان کی اوستادوں کو ادھیا نمبر ۲۔ اور گیان کی سادہ نوٹو ادھیا نمبر ۱  
میں بہت مفصل لکھا ہے۔ ان ساتوں چار ابھاس کی حالت جسم انسانی میں اسی طرح ہے کہ جیسے یہ چار ابھاس

روپ جو جسم کو اپنا آپا سمجھتا آتا کو مطلق نہ جانتا یہ پہلا الگان ہے۔ نمبر ۱۔ جب کوئی آتا کو پوچھے تو جواب  
میں کہنا کہ آتا کو میں نہیں جانتا مجھے آتا نظر نہیں آتا اسے آتا نہیں ہے۔ یہ دوسرا الگان۔ اور نام والا

۳۔ دنیوی حوادث سے اپنے کو کوئی سکی ماننا۔ یہ یکیشپ نمبر ۲ ہے۔ نمبر ۲۔ گرو اور وید کے مہاباک (دنیوی)  
کہنا کہ میں آتا ہوں۔ یہ پرکوش گیان نمبر ۳ ہے۔ کیونکہ خود نہیں جانتا دیکھا دوسرے کہنے سے مانا کہ میں آتا ہوں

نمبر ۴۔ گرو اور وید کے من۔ مذی دھیاسن (تحقیقات و برتاؤ) سے آتا ہونیکا اپنی نسبت جی یقین

ہونا یہ پرکوش گیان نمبر ۵ ہے۔ نمبر ۵۔ آتا کو تحقیق کر کے بعد اچھی طرح سمجھنا کہ ابھاس جو ہوا وہ بے علی تھی ورنہ دنی  
میں آتا روپ کسی فعل کا گرو یا فعل کا ثمرہ پانچواں الگان ہوں اس لئے اب مجھے کرنا نا کرنا کچھ نہیں ہے۔ یہ

شوگ قدرت گیان نمبر ۶ ہے۔ نمبر ۶۔ اخیر پر آتا کا برقی میں نرود۔ پرمانہ میں گن لہنا۔ یہ تروت گیان نمبر ۷  
یا گوک کہتے ہیں کہ ہر راجہ جنگ۔ حالت بی علی میں ہی جب تک پراگیان نہواں قدر ہمیشہ یاد میں

رہنا چاہئے کہ جب کہ دنی آتا کو ہو گئے نہیں اور ہر سہ زمانہ ماضی حال مستقبل میں یا تہا اور سنساری ہو گا  
ایسا ہے پہلے سے رہا اور اب ہی اور آئندہ ہو گا اس لئے مجھے تہا سچا اندر روپ فی نہ پہلے کچھ کیا نہ اب کچھ

کرنا ہوں نہ آئندہ کچھ کر دوں گا۔ اس برتاؤ اور سمجھ سے۔ وید شاستر کے کہے ہوئے۔ پرکوش۔ (پوشیدہ)  
سچت اور اکامی کرم سب نیست ناود ہو کر صرف پراربدہ تک یہ موجود ہیں بلکہ اخیر پر بالضرور بدیہ



مکت پاتا یہ سب سیڑجھک گیان سادہن ہے  
اب اس چٹے ادھیار میں۔ یاگو لک اور میتریر کے سبب (سوال جوابی)  
گیان کا سادہن۔ آتم گیان کہا جاتا ہے

تمہید۔ یاگو لک ششی کی بڑی ستری میتر نامی دگیان مارگ میں ہوشیار چوٹی۔ کاتیانی نامی  
رگ بہت آشرم کے کام میں ہوشیار غرض دو ستری تھیں۔ سو جب یاگو لک فی نیاس دھارن کنیکا  
فصد گیا تو دونوں ستریوں سے کہا کہ گھر میں جو دہن دولت موجود ہے اس کو اپنے اپنے حسبِ لخواہ تقسیم  
کر کے میرے سامنے لیلو کہ پہ چھکڑا نہ پڑے اس وقت میتریر نے کہا کہ مجھے کوش ہونا مطلوب ہے اس لئے  
پہلے یہ تبار کہ دہن دولت اور اس کے ذریعہ سے لگنی ہو نرو وغیرہ کر نیے مکت ہوتی ہے یا نہیں جواب  
اس سے مکت نہیں ہوتی۔ بلکہ خزان خیم کو بندہ پڑتی جاتی جب کا خاتمہ ہمارے میں نہیں ہوتا کہ ہمارے  
کے بعد جب پہر چہا ہوتا وہی سنگار پچلے سے پہر بھانڈا اور سب فرع فرع کی خلقت نمایاں ہوتی ہے۔  
میتریر کا سوال۔ ہے سوامی یاگو لک اگر ان سے مکت نہیں ہوتی تو مجھے ذرا ہی مضیبت نہ چاہئے  
مگر جس سے مکت ملے وہ شکر پارک کے مجھ دیجئے۔

یاگو لک کا جواب۔ آتم گیان سے کوش ہوتی سوا تم گیان مسر۔

ہے میتریر۔ کرم کا ڈاؤر دنیوی بیویاں میں یوں کہتے اور اسی سمجھ سے عمل کرتے کہ۔

॥ सुप्रयोजनो भारिया सुप्रयोजन ॥ - معنی - شادی اس واسطے کرتے

کہ بیاہی ستری سے صحیح النسب اولاد بیٹا پیدا ہو اور بیٹا سے یہ مطلب ہے کہ بعد مرتیکے بیٹا۔ اپنے مری ہوئے  
باپ۔ پتر روپ کو پنڈا درجل سے شراوہ کر کے تربت کرے۔ اور اسی بنا پر دہم شاستریں ترکہ پردی کا  
بیٹا کو ملنا قائم کیا کہ ترکہ کے بدے بیٹا پنڈے اور پنڈے کے بدے بیٹا کو ترکہ ملے۔ مگر صلیت یہ ہو کہ اسکی  
علاوہ حقیقت سب کا اصلی مطلب آئند (سرو) ہے اسی آئند ملنے کیلئے۔ بیاہ۔ بیٹا۔ اور تمام قسم کے  
میشہ کئے جاتے جس سے آئند ملے اور سیکو رشتہ دار اور جس سے آئند ملے اسی کو باوجود رشتہ داری نیز  
کے اٹا دکھائی سمجھا جاتا ہے۔ اور دنیا میں ہی جو سکھ کسی قسم کا ماننا جاتا ہے وہ عیسے خانی نہیں۔



یعنی اول تو وہ یکہ تھوڑی دیر مقامِ عمر تک قائم نہیں رہتا۔ دوم۔ سکہ کے افرین اوس سے لازمی طور پر ضرور دیکھ حاصل ہوتا اصلی اند (عین سرور) آتما کا ہے جو ہر طرح بے عیب کے لازوال ہے نہ کم ہوتا نہ اس کے اول درمیان افرین کہی دیکھ نکلتا۔ پس نتیجہ یہ کہ آتما کا شکست کا (مشاہدہ ہونا)۔ اور شاہد ہو سکے لئے ویدانت شاستر اور ہر جہ جانتے واسطے گرو سے اپدیش پاتا۔ یہ سننے ہوئے کا من (تحقیقات حق و باطل) اور تحقیقات سے جو آتما برحق ثابت ہوا اوس مطابق آتما کا روتی سے ندی وہاں (بتاؤ) ضروری ہے یعنی شرون من ندی وہاں برہم دیا کا پہلا لگان کا سامن ہے۔ اس کے بعد اسید بہاؤ لگان کا سامن ہے یعنی تحقیق سمجھ کہ جگت خاص کوئی دوسری شے نہیں۔ خود آتما ہے۔ خود نت اپادان جگر جگت ہے اصل کوخل بانگہ کے کہل کے نمایان کرنا یعنی خود آتما ہی اپنے آپ سے سب پیدا آتماں ہوا آتما سے سوا کوئی بدارتہ نہیں ہے۔

### چٹھا اوسیا ختم ہوا

یہاں تک ظاہری کرم کا نہ والے الٹی ہو تو وغیرہ ویدوکت کو جگت کا برعائے اور ہمیشہ اوگون دینا سخی کے بندہ میں رکھنے والا ظاہر کے جگت سے نجات کیلئے جس قدر واقعی کرم لگان کے سامن مکشو کو کرنا لازمی ہے بیان کئے۔ اسی طرح ویدوکت اپاں جگت کے برعائے اور بندہ میں ہمیشہ رکھنے والے مروجہ جگت سے درگزر کے جگت سے نجات کیلئے جس قدر اوجھ اپاں لازمی ہے وہ بیان کرتے ہیں جو کہ ایک پورن برہم لگان ہنوت تک شدہ برہم کی اپاں کرنا چاہئے اسلئے پہلے شدہ برہم کا سروپ اور پھر اس ارادہ من (اپاں) کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ سام وید برہم بہاگ کا بہاگ **तत्त्वमसि** تنوسی ہے جسکے مجموعی معنی ہیں (سو تو ہے) اس کا پرنگ یہ ہے کہ دنیا کے نمایان ہونے سے پہلے جب نرگن برہم پہلے اپنی اپنت اور اتند شکیتون الا شہاد ولعید از قیاس قدر لون طاقون نوع نوع میں سے ایک سکتی ہو کہنی نام رجست۔ لہجہ تم۔ تینوں گون کی مساویت (ساویہ مستہ) والے کی طرف توجہ کی توجہ پیش شدہ برہم کہلایا۔ بہرین گون میں سے ایک تنوگن کی طرف توجہ کی اور اس حالت میں ست گن زیادہ مناسب۔ اور ج۔ تم دو گن۔ کہ یا مغلوب تے والے اور کم و بیش گونوں کی جگت پیدا ہو رورش۔ فنا



گرتی کی ایک خاص قدرت ظاہر ہوئی جس قدرت کا نام آیا۔ اور قادر کا نام الیشر ہوا۔ اسی طرح جب اس شہ پرچہ نے پہلے کے پرچہ میں ریح۔ ست دوگون پر توجہ کی تب ست گن کی کمی مغلوب اور ریح تم کے غلبہ اور بیشی میں۔ محض نادانی کی حالت نماں ہوئی جس حالت کا ادویا (بے علمی) اور حالت والیکا نام۔ جو تیار پایا۔ اس میں طرح اور سوت صرف شدہ برہم کے الیشر وجود و نام ہی اور منفرد بالاد وہی حالت نمایاں ہوئی تین جگت کی بدائش کا اوست کچھ سالان (ہست مت تیج مت وغیرہ) ہی ظاہر ہوئے ہوا تھا۔ اور سوت شدہ برہم نے اپنے الیشر جو نامی دونوں پر سے باہم سوال جواب کے جیو کا پہلا سوال۔ برہم کیا ہے الیشر کا جواب **प्रज्ञानमनंदवत्** ہے

گیان سے پرے (برتر) آشد۔ اور آتند سے جو پرے سو برہم ہے۔ اس بناء پر یہ (پر گیا) تاتند برہم، پہلا مہاراک اور اس کی مراحت میں جو الیشر نے مہاراک کے اون و اکیون کا نام پہلا اور سوم ہوا جیو کا دوسرا سوال وہ برہم کون ہے الیشر کا جواب **प्रवृत्त्याऽस्मि** ہے۔ وہ برہم میں ہوں۔ اس بناء پر یہ ہم پر چھا گئی۔ دوسرا واک اور اس کی مراحت میں جو الیشر نے اور واک کے اون و اکیون کا نام دوسرا حجو وید ہوا۔

جیو کا تیسرا سوال میں کون ہوں الیشر کا جواب **तत्त्वमसि** ہے۔ سولو ہے (یعنی تو ہی وہی برہم ہے) اس لئے یہ توسی مہاراک اور اس کی مراحت وہی جو الیشر نے اور واک ہے اون و اکیون کا نام تیسرا سام وید ہوا۔

ان تین سوال و جواب کے بعد جیو نے پھر کچھ کہا تب الیشر نے اپنی طرف سے **प्रयमात्मावत्** چو تھا مہاراک فرمایا۔ معنی۔ میں آتما ہرہم ہوں۔ مطلب یہ کہ ہے جو آتندہ بدلت نمایاں ہوگا اور جگت کے لوگ اپنے اپنے کو۔ ہم۔ یا۔ میں۔ اور دوسرے کو۔ تم۔ یا۔ تو خواہ یہ۔ وہ۔ ایسا۔ سمجھو دین کر گئے۔ سو یاد رکھنا کہ ہم۔ میں وغیرہ سب کا آیا۔ اور آتما لفظ کے لغوی معنی (آپے) کے ہیں اس طرح جہاں تک جسم کا آیا۔ وہی اوستکا آتما۔ اور جہاں تک جسم کے اندر بیتک آتما (وہ سب برہم ہے) پس جگت کہل میں کسی شے کو برہم سے سوا کوئی شے نہ ہے جہاں سے جیو کا وجود



(یا درشت از خاک را بھوانی پرشاد قافوں گویند مترجم انپندہ)۔

نمبر ۱۔ مترہاگ وید میں پرورتی مارگ واسطے افزائش دنیا اور برہمن ہباگ وید میں مترہاگ وید کی شرح اور خصوصاً نورنی مارگ (دنیا سے نجات کا راستہ) ہے۔ چنانچہ مترہاگ اور برہمن ہباگ میں جو نورنی مارگ۔ شری وید بیاس جی نے انتخاب کیا اُس کا نام ویدانت شاستر اور اوس کے بموجب انپندہ ہوئے۔ اس طرح یہ چاروں ہماواک مندرجہ۔ وید برہمن ہباگ پر سنگ سراسر موقع پر خاکسار نے ضروری لکھنا سمجھ کر مندرجہ کے اس موقع پر اصل برہمازان انپندہ اور اُس کے ہباش میں چاروں ہماواک نہیں لکھے البتہ ایک (تومسی) سام وید کا ہماواک لکھا ہے۔

نمبر ۲۔ پہلے سب اک ویدوں کے مخلوط ایک ہی حصہ میں تھے شری وید بیاس جی نے برہنا چاروں ہماواک کو سب مخلوط اکیوں کو مطابق ہر ہماواک کی جداگانہ انتخاب کر کے چار حصے کئے اس بنا پر چار وید کے جاتے۔ اور یہ اصلی وید مترہاگ خاص ایشتر کا لکھا ہوا دنیا کی پیدائش سے پہلا ہی۔

نمبر ۳۔ شری وید بیاس جی سے پہلے مشیوں کی رائیں مختلف تھیں۔ اور وہ سب چھ قسم کی راہ تھیں جس پر چھ شاستر کہلائے۔ وید بیاس جی نے بعد انتخاب و ترتیب چاروں وید کے ان چھوں راہ میں جو غلطی تھیں وہ سب دیانت شاستر مولف اپنے تعدادی (۵۵۵) سوتر میں رفع کر کے۔ ویدانت کا جو اصل مطلب متعلقہ (طریقہ نجات از دنیا) صاف طور پر ظاہر کر دیا۔ چنانچہ خاکسار نے بامہ جنوری و فروری ۱۹۰۶ء۔ اوس اصلی ویدانت شاستر کا ہی ترجمہ زبان اردو خط فارسی میں لکھ دیا اور چھپ گیا اس لئے نتیجہ شدہ صحیح شاستر اخیر کا ویدانت شاستر مولف بیاس جی کا ہے۔ بعض لوگ جو اُس کو نہیں دیکھتے وہ پچھلے شاستروں سے تقریر بجا اور بجا مٹ کرتے ہیں +

اب یہاں سے ان ساتوں ادھیا کو اصلی انپندہ اور اُس کے ہباش کے بموجب لکھا جاتا ہے۔  
 شدہ برہمنہ کی روپ کے بیان میں یہ متر ہے ॥ पूर्णमिदं पूर्णमासः ॥ १ ॥  
 سے اس متر کے ہیں ॥ पूर्णमेवावशिष्यमेवा ॥ पूर्णमासदाय ॥ २ ॥  
 اس متر میں تین پر تین حصہ ہیں چنانچہ ترتیب سے ہر ایک پر کار تہ لکھا جاتا ہے۔ اور



اس کے ارتہ میں - شام وید کی ہماؤک (توسہ) کا - ارتہ شامل ہے -

۱- پہلا پد - پورن ما - ت پد - برہمہ کی لکش کو پورن کتے اور - ادا - نام - پوشیدہ جوت ت پد لکش  
برہمہ کا ہے - اس طرح اس پہلے پد کے پوری معنی میں (پورن برہمہ ہے) -

۲- دوسرا پد - پورن مہم - کے معنی یہ کہ - ہماؤک کی دوسرے - تم - پد جو کے لکش کو پورن کتے اور  
(اوم) کے یوں سمجھو کہ یہ جو حکمت کی روپ اور نام کا بیوٹا - اُپادہ ملا ہوا ہے ہوا بظاہر معلوم ہوتا وہ بھی اصلیت  
میں نہ پایا ڈروپ برہمہ سے پورن ہے - اس میں کوئی دوسری شے ملی نہیں ہے -

۳- تیسرا پد پورن پورن ما وارا وغیرہ - اس کے معنی و مطلب یہ کہ (اودیا - اُپادہ) (بے علی کے  
عیب سے) جو حکمت کی بڑے پہلے دھرم معلوم ہوتے اس اودیا (بے علی) کے مفقود ہونے سے جانتا علی  
کے - ایک برہمہ ہی اپنے ذاتی سہاؤ سے پر پورن برہمہ باقی رہتا ہے -

اس گیان سادھن کو کہلا کر - کہتے ہیں کہ - اونا کر - (اوم) پر تو کا دھیان کرنا یہ سب ہی پہلا گیان کا  
سادھن ہے کہ اس سے باقی سادھن و آتم گیان اور یہ سب سادھن میں آجاتے ہیں - اس کے  
بعد تین سادھن اور ہیں :

ایک شتم - دم - محسوسات کا ضبط اور قلب کا سکون کرنا - دوسرا - دان (خیرات) کہ جب تک  
گرمب آشرم میں رہی - ان وغیرہ کی خیرات کرتے رہنا اور - بان پرست و سنیاس آشرم میں -  
ابے دان دینا - یعنی کسی سے ایسی گفتگو نہ کرے جس سے اس کے دل میں خوف پیدا ہو - تیسرا - دینا -  
سب پرائیوں کو یکساں سمجھ کر - سب پر رحم کرنا - اور کسی کا جان سے مارنا تو پورا دھرم ہے - دل آزاری  
ہی نہ کرے بہرہ پر دم اہنا کا ہے - یہ وہ پر سنگ بیان ہوا جو ابتداء میں دیوتاؤں کو پر جاپت سے  
سمجھایا تھا - اور سب کی چچے پر جاپت فی دیوتاؤں کو کہنا کہ آتم گیان کا سادھن درپن پل دینے والا برہمہ  
گائتری کا منتر ہے اس کا جب اور دھیان ہمیشہ کرے سو گائتری منتر ہے -

یہ سات بیاہرتی ہیں - ॥ ॐ ॥ ॐ ॥ ॐ ॥ ॐ ॥ ॐ ॥ ॐ ॥ ॐ ॥  
ویدارگ ولسے پہلے تین بیاہرتیوں کو کہتے اس کا اس قدر غور ملتا - کہ اخیرہ کی اپنا سار



قوی - تیرے - وہ لوگ ہی آگے نہیں پہنچتے اور بار بار لوٹ لوٹ کر انہیں تین لوگ - ابھو کو

۲ - ہوئے لوگ ۳ - سوہ لوگ میں گھومتے رہتے کبھی سنسار لوت نہیں ہوتا اور جو ساتوں

بیابان تیری تہمت یعنی ہر مرتبہ جب اور وہ بیان کے وقت گائتری منتر سے پہلے ساتوں بیابان تیری کا جب

اور وہ بیان کرتے وہ ساتوں لوگ کو اور خاص برہمہ سوپ ہو کر دیدہ نیا گئے ہی برہمہ میں لیں ہو جاتے

سات بیابان تیری کے بعد اصلی گائتری منتر مندرجہ ذیل ہے ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥ ॐ नमो भगवते वासुदेवाय ॥

اس میں آٹھ اکثر کے تین حصے اور کل ۲۴ - اکثر ہیں۔





جس میں پر تو اُنکھار (اوم) اور پران کی اُپاسنا سے - سگن برہمہ کی اُپاسنا اور تسکاپل  
برہمہ لوک کی پڑتی موعاسکے کہ پر دنیا میں نہ لوٹے اور اندریوں کو قابو کرنے سے - پران کے  
استقلال میں پران کا بڑا درجہ ہونا - اور نار و وسنت کو مار کے گفتگو باہمی سے - بہو مان و دیا  
د علم الہی اسکے ذریعہ سے - آتما کی اُپاسنا کا - اچھی طرح بیان ہے -

یہ اُپنڈ شام وید - اور الگ پرکاش ہولف منشی کنہیا لال لکھنوی میں پہلے نمبر میں - اور  
سٹر اکر مرتبہ شانزادہ داراشکوہ میں بنسبہ درج ہے -

اِس اُپنڈ کا ٹیکہا ہاش جو - عرصہ زائد از دو ہزار برس کے شری سوامی شکر اچارج مہاراج  
نے کیا اُس کے مطابق اس ترجمہ میں اکثر ارتقہ لکھا گیا -

منتر نمبر ۱ - پران سب درجہ میں بڑا - اور سب سے بہتر ہے - جو کوئی بڑے اور بہتر کو جاننا وہ  
بڑا اور بہتر ہی ہو جاتا ہے -

منتر نمبر ۲ - جو کوئی روشنت کو جاننا وہ روشنت ہی ہو جاتا - نطق روشنت (فضل تر) ہی  
(شرح صفا و شنت و نطق کی روشنت کے لفظی معنی میں دہر شنت کو ڈھانپنے والا) اور  
اِس منتر میں لفظ نطق سے مراد - وید و دیاسے ہے - پس یہ مطلب نکلا - کہ جو کوئی وید و دیاسے کو جانتا  
وہ بحث مکالمے میں اپنے وید و دیاسے دوسرے کی تقریر کو ڈھانپ لیتا ہے -

منتر نمبر ۳ - جو کوئی پرشنتا (نیکنامی) کو جانتا وہ بڑا نیک نام ہوتا - انکو - شری پرشنتا دلی ہے -



منتر نمبر ۸۔ جو سمیڈا (دھن دولت کے عروج) کو جانتا اُس کو دیونا سب سمیڈا دیتے۔  
کچن بڑی سمیڈا ہے۔

منتر نمبر ۵۔ جو اتین (مقام قیام) کو جانتا اُس کو سب سے اچھا مقام قیام ملتا۔ دل عمدہ  
مقام قیام ہے۔

منتر نمبر ۶۔ تمیڈ۔ پران۔ (سوانس دم) اور آنکھ کان وغیرہ محسوسات کے مباحثہ ہوا کہ فی نفسہ  
پران اور ہر ایک جس اندری اپنے کو مقابلہ اوروں کے اچھا کہتے تھے (اپس میں فیصلہ ہوا) تب  
پر جاپت کی پاپس۔ گئے اور فیصلہ چاہا کہ کون اچھا ہے۔

منتر نمبر ۷۔ پر جاپت نے یہ امر تقیہ طلب قرار دیا کہ جس کی عدم موجودگی سے جسم (مردہ) ہو جاو  
وہ سب میں بڑا۔ اور اچھا ہے۔

منتر نمبر ۸۔ واسطے پیدا کرنے ثبوت امر تقیہ طلب مندرجہ بالا کے پر جاپت فی حکم دیا کہ تم میں سے  
ہر ایک۔ جدا گانہ۔ باری سے اس جسم سے علیحدہ ہو۔ چنانچہ اول نطق کی جس (باک اندریہ) علیحدہ  
ہوئی اور ایک سال بعد واپس آئی مگر جسم کو زندہ پایا۔ پس ثابت ہوا کہ بلا نطق کے۔ صرف۔ گو لگا پن رہتا  
کہ کوئی کلام نہیں کیا جاتا باقی نطق کے نہونے سے جسم مردہ نہیں ہوتا۔ بلکہ باقی سب اندری اپنا اپنا  
فصل کرتی ہیں۔ اس لئے نطق کو کچھ فضیلت نہیں۔ چنانچہ نطق اندریہ اپنی کم فضیلتی قبول کر کے  
بستور پریم میں داخل ہوئی۔

منتر ۹۔ اسی طرح مرتبہ دوم۔ آنکھ کی اندری جسم سے علیحدہ ایک سال تک رہ کر واپس آئی اور جسم زندہ پایا۔  
اور اس سے ثابت ہوا کہ بلا بصارت کی صرف۔ دیکھنے کا ہر جز رہتا۔ اندھا کلاما۔ مگر جسم مردہ نہیں ہو جاتا بلکہ  
باقی سب اندری اپنا اپنا فصل کرتی رہتی ہیں۔ اس لئے آنکھ کو کچھ فضیلت نہیں۔ چنانچہ قبول کر کے آنکھ بی۔  
بستور پریم میں داخل ہوئی۔

منتر نمبر ۱۰۔ مرتبہ سوم ہی حالت۔ کان اندری سے ہونے کے سر و تر اندریہ (شنوائی) نہونے سے صرف  
ہر جز اپنے اپنے کلمے کا ہوا۔ اور۔ بے لکھ لایا۔ مگر جسم مردہ نہوا زندہ رہا اور باقی سب اندریہ اپنا اپنا فصل کرتی رہتی ہیں۔



منتر نمبر ۱۱۔ مرتبہ چارم۔ اسی طرح باقی۔ گمران اندری (قوت بویائی) اور چچرا (قوت مس) متعلقہ گیان اندری کے جسم سے علیحدہ ہو جانے کے جسم مردہ نہوا اور سب جس اپنا اپنا فعل کرتی رہیں۔ صرف ناک کنی ہوئی۔ سو ننگے میں اور چڑھ کے نونے سے لمس میں ہر جہرنا چنانچہ وہ ہی اپنی اپنی کم فضیلتی قبول کر کے بدستو جسم میں داخل ہوئیں۔

اندریوں کے بعد۔ دل ہی جسم سے علیحدہ رہ کر واپس آیا۔ جسم بدستو زندہ پایا۔ اور سب اندری اپنا اپنا فعل کرتی رہیں۔ صرف یہ ہر جہرنا کہ جیسے بچ نہایت کم عمر کا بدون دل کے۔ کسی مرد نیوی کا خیال نہیں کرتا۔ ویسے خیالی امور مطلق رہے اس لئے دل ہی اپنی کم فضیلتی قبول کر کے بدستو جسم میں داخل ہوئے۔ خلاصہ یہ کہ کسی اندریہ یاد لکے نہ ہوئی جسم مردہ نہیں ہوتا۔ البتہ جو اندری نہوا و اس کا فعل مطلق رہتا ہے۔

منتر نمبر ۱۲۔ اخیر پر جسے گھوڑا۔ اپنے پاؤں سے بندھی ہوئی رہی اور گھوٹا کو توڑ کر۔ کسی کے قابو میں نہ رہ کر مطلق العنان بہاگ جاتا۔ تیسے۔ پران نے جب جسم سے نکلنے کا ارادہ کیا تو فوراً سمجھا ستا و دل وغیرہ معجم کے پڑ مردہ ہو نیلگے اور قریب تھا کہ اگر پران تمام جسم سے نکلا و اس تو سب مردہ ہو جاوے پس سب اندریوں اور دل نے۔ پران سے حاجت کی کہ تم علیحدہ مت ہو ہم نے خوب سمجھ لیا کہ ہماری زندگی تمہاری موجودگی سے ہی اور بلا شک ہم سب قبول کرتے ہیں کہ ہم سب میں پران کو فضیلت ہے گویا اس طرح بمقابلہ پرچاپت حاکم کے ہر ایک کی باز دعویٰ دینے سے فیصلہ اور پران کی ڈگری ہوئی۔

منتر نمبر ۱۳۔ پر جدا گانہ ہر ایک نے اپنی کم فضیلتی شرح کہی۔ یعنی لفظی نے کہا کہ میں وشت نہیں۔ آئندہ نے کہا کہ میں پریشٹاوان نہیں۔ کان نے کہا کہ میں سمپت نہیں۔ دل نے کہا کہ میں (عالی مقام) نہیں۔ غرض ہرگز سے مترتبہ نہان جو لقب وشت۔ پریشٹاوان سمپت۔ آئین کے اندریوں اور دل کی نسبت کہے تھے۔ ادن اور دن لقب سے ملقب ہو نیلگو سبوں نے اپنے لائق نہ سمجھا بلکہ ثابت ہوا کہ۔ لفظی کو۔ وشت ہونا۔ آئندہ کو پریشٹاوان ہونا۔ کان کو سمپدا والا ہونا۔ دل کو آئین ہونا۔ صرف ایک پران کی موجودگی سے ہی اپنی اپنی قوت سے کوئی ذی عروج نہیں۔







لیکن ان سب منتر ونگ ہوم میں یہ لکھا جا رہا ہے کہ۔ سروا کے ذریعہ سے جو گئی کی اُست اُنی میں دیا جاوی  
اوس مرتبہ کے گئی کی جو کوئی بوند سروا میں رہا وی اُس بوند کو ایک برتن علیحدہ میں جھارنا عبادت تہ۔ اس  
برتن کا نام (من تن) ہی۔ اور دھرو بھی کہتے ہیں

منتر نمبر ۶۔ بعد ختم ہوم کے اُس من تن نامی برتن کو اپنی دونوں ہاتھوں کی انجلی میں رکھ کر منتر مار ڈال کر  
پڑھے جو اُس من تن نامی برتن کے صفت میں ہیں وہ منتر یہ ہیں۔ جو اس منتر منتر کے الفاظ میں (امونا ستہ  
ماہیتے۔ سرب بد گنوم) یہ جیشتا۔ سرشتو راجا دہ پتہ۔ سما جیشتا۔ راج مادو نیم گیت ہیے بید گنوم۔ سرب سمانیت۔  
معنی اس منتر کے یہ ہیں کہ۔ ہے من تن تو۔ ام۔ نام والا پران ہی جو ہمیشہ پران کے ساتھ رہتا۔ اس لئے تو نام  
جگت کا پران ہوت ہے اور تحقیق تو سب درج میں بڑا سب کی بہتر سب کا راجا دی جلال۔ سب کا مالک ہو  
سے سب کا پالنے والا ہے۔ سو تو جگہ کو ہی مثل اپنی پورا آتم ہوت۔ اور سب ہی بڑے درج والا۔ سب کا راجا بنا دے  
منتر نمبر ۷۔ اس منتنی کے بعد اُس من تن برتن میں سے گئی کو (جو پس انداز آہتوں کا ہی پونچھ کر ادا اُس  
میں پانی ملا کر چار حصہ کر کے اُس پانی لئے گئی کو چار مرتبہ منتر فریل کہہ کر کمانا چاہئے۔

پہلے۔ (تت سہ منتر بر بنیم سے) یہ منتر کہہ کر ایک چہارم گئی کو کما دی۔

دوسرا (پہم دیوس بھوجم)۔ یہ منتر کہہ کر دوسرا چہارم گئی کما دی۔

تیسرا (سریشٹ گنوم سرب مات م)۔ یہ منتر کہہ کر تیسرا چہارم گئی کما دی۔

چوتھا (نرم بکس ہی ہی)۔ یہ منتر کہہ کر باقی ماندہ چوتھے حصے کا گئی ہی کما جاوی۔

منتر نمبر ۸۔ اس کے بعد سب اشیا رولڈ اندہ دنیوی سے چیت کو ہٹا۔ ایک چیت ہوا۔ چپ ہو کر اوی ہوم

کے پاس الہی سمت بائیں کر کہ وہ ہوم کی لگن اپنے سر کے پورب کی طرف کو رہے سو دی۔ بدن کو نیچے بٹیر کر  
کمال ہو یا خالص زمین ہو۔ سوتے میں اگر خواب میں کسی عورت کو دیکھے جس کے پہلے کسی نہیں دیکھا تھا تو یقین کر  
کہ فیصل میرا سہوہ ہوا اور جو بہت دین دولت ملے گی۔

منتر نمبر ۹۔ پہلے منتر نمبر ۶ کی عبادت کر اس منتر میں اس واسطے لکھی ہے کہ دوسرا کتبہ ختم ہوا۔

دوسرا کتبہ پران دو بابا نام ختم ہوا



## تیسرا کتبہ پنچانی و دیا۔ شروع ہوا

پہلا منتر۔ ایک وقت ایک (سویت کیت) نامی لڑکا پنچال دیس کے راجہ کے دربار میں گیا۔  
تس سے۔ پرماہن نامی راجا دیس مذکور نے دریافت کیا کہ تلو تمارے باپ نے تمہیں دیا پڑائی ہے۔ لڑکے نے  
جواب دیا کہ ہاں پڑائی ہے۔

دو ستر منتر۔ راجا نے سویت کیت سے۔ مراتب ذیل دریافت کیں۔ ۱۔ دنیا نیچے سے اونچے درجہ کو  
کس طرح پہنچی۔ وہ کیا وجہ ہے کہ اونچے درجہ پر گیا ہوا پھلوٹ کہنیچے درجہ والی دنیا میں ہی آجاتا ہے۔ ۳۔  
دیو جان مارگ۔ اور تیر جان مارگ کس کو کہتے اور کس مقام سے ایک راستہ کے یہ دیو جان و تیر جان رستہ  
پہنچتے اور اپنا جہاز گانہ دونوں راستہ ہوتے۔ سویت کیت نے کہا کہ میں۔ ان تینوں پراپت میں سے کسی کو نہیں  
جانتا کہ یہ دیا میں نے نہیں پڑھی۔

تیسرا منتر۔ پھر راجا نے دو مراتب اور دریافت کئے۔ ۱۔ کیا وجہ ہے کہ سرگ لوک میں بہت شخص گئے گروہ  
سرگ لوک بہتر انیس خالی رہتا ہے۔ ۲۔ ہوم میں جو پانچ آہست پانی کی دیجاتی انہیں سے پانچویں آہست کا  
پانی خالص بنوع انسان ہی بنکر پیدا ہوتا اور کسی نوع حیوان وغیرہ کانہیں ہوتا یعنی پنچاگنی تپ کہ جو اخصیر  
پانچویں آہست پانی کی دیجاتی وہ پانی خالص نطفہ نوع انسان بنتا۔ اور اُس کی بدولت پنچاگنی تپنے والا  
مر کر پر نوع انسان ہی پیدا ہوتا۔ سویت کیت نے کہا کہ میں ان دونوں مراتب کو بھی نہیں جانتا۔

چوتھا منتر۔ جب پانچوں مراتب متفہرہ راجا سے سویت کیت نے لائے بیان کی تب راجا نے سویت کیت  
سے اعتراض کیا کہ ہر قسم سے ہم سے کیوں کہا کہ میں نے دیا پڑھی میں دی علم ہوں۔ ایسا سکر سویت کیت نے بہت  
شرمندہ ہو کر اپنے باپ سے کہا کہ آپ نے تمام دیا پڑائے بغیر مجھے کیوں علم کا منشی کہہ کر دیا کہ سب علم پڑھ چکا  
منتر نمبر ۵۔ کیونکہ پنچال دیس کے راجا نے مجھ سے پانچ سوال پوچھے مجھ سے ایک کا ہی جواب نہ آیا۔  
پھر سویت کیت کے باپ نے اُن پانچوں سوال کو سن کر کہا کہ میں بھی ان پانچوں امور کو نہیں جانتا پھر تو مجھ کو  
بھی مثل اپنے ان پانچوں مراتب سے بے علم سمجھ۔ اویقین کر کہ اگر مجھ کو یہ دیا معلوم ہوتی تو میں تمہیں کیوں پڑا  
منتر نمبر ۶۔ اس کے بعد سویت کیت کا باپ (اوالاک) نام اُسی پنچال دیس کے راجا کے یہاں پنچا



راجا نے بہت خطا تو اٹھ کر کے ادا لک کو ٹھہرایا۔ دوسرے دن جب ادا لک موصوف راجا کے دربار میں گیا تو راجہ نے کہا کہ دنیا کی بہن دولت سے جو شے مطلوب ہو مانگ تو میں دے دوں گا۔ ادا لک نے راجا سے کہا کہ میں کسی بہن دولت کے عین کی خواہش سے نہیں آیا بلکہ خصوصاً اس واسطے آیا ہوں کہ آپ فی جو میرے بیٹے۔ دولت کیت سی پانچ بات پوچھی جس کا وہ جواب دے دیکھا اُن پانچوں مراتب کی کیفیت آپ مجھ سے کہے۔ کیونکہ میں بھی اُن پانچوں مراتب کو نہیں جانتا۔

مستزیمبر۔ ادا لک کا بیان سنا راجہ نے کہا کہ یہ دودیا اتناک صرف چتری بنیں ہیں رہی اور چتری لوگ اپنی اولاد چتری برن کے لوگوں کو سینہ بسینہ بتاتے چلتے ہیں۔ بدیں وجہ یہ دودیا اتناک۔ برہن برن والوں سے کوئی نہیں جانتا اگر برہن پہلے سے جانتے تو ضرور نکو ہی اس کی تعلیم ہوتی۔ مگر حکم خاص اس کی تعلیم کو آئے ہو تو کچھ عرصہ قیام کروں تو یہ دودیا تہلادوں گا چنانچہ کچھ عرصہ قیام کر کے ادا لک موصوف راجا کے پاس آئے اور راجہ نے اُن سے کنا شروع کیا اور دودیا کے کہتے ہیں،

قیسراکھنڈ ٹنٹم۔ اور چوتھا کھنڈ شروع ہوا

مستزیمبر۔ ادا لک سی راجا نے پنچاگنی ودیا کئی شروع کی۔ وہ یہ ہوا راجا کا بیان۔

پہلا ادا لک۔ سرگ لوک ایک جگہ کی گئی ہے۔ چنانچہ جگہ کی ضلع میں۔ سورج اُس کا ایندھن سہہ۔ دن جس کی جوالا نہایت روشن آگ جلتی ہوئی، چند زمان اُس کی بطور ایک نگاری کے۔ اور ستارے سب اُس کے چمکاری ہیں جیسے کہ آگ میں سے پہلے پڑے اُڑتے ہیں۔

مستزیمبر۔ ۲۔ بس ایسی آگ میں دوتا نہایت شردا (الف دلی) سے پانی کی آہٹ دیتے ہیں۔ بس جل کی آہٹ سے۔ ہوم (یعنی راجا) پیدا ہوتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

مستزیمبر۔ پیر۔ برکدا بارش ابھی دوسری گئی ہے۔ جس کی یا کو دھوا مثل لکڑی وغیرہ ایندھن کے۔ اور بادل۔ دھواں۔ بجلی جوالا۔ بجلی کی چمک انگارا۔ اور بادل کی گرج سبش آگ کی چمکاریوں پہلوڑوں کے ہے۔



منتر نمبر ۲۔ تس اس گن میں دیوتا سوم راجا کو (جو قبل ازین چوتھے کھنڈ میں سرگ گنی کے آہست سے پیدا ہوا بیان کیا)۔ اس برکھا والی گنی میں آہست کرتے تس آہست سے بارش ہوتی ہے۔

### چھٹا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پرتھوی آگ (دیزین) ہے جس کا۔ سالنام۔ سجا رنگڑی کے اندھن۔ اکاس (خلا) جس کا دھواں۔ رات جس کی جوالا۔ پورب وغیرہ سب سائیں کا انگارا۔ اور باب وغیرہ سائیں کی چنگاری پہلچسٹری ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ تس اس تیسرے زمین والی آگ میں دیوتا اس بارش کی آہست دیتی۔ جس زمین اور بارش کے بخوک) سے غلہ پیدا ہوتا۔

### ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پیر جو بھٹی آگن انسان مردی۔ جس کا نطق مثل لکڑیوں کے ایندھن کے سمہ۔ پران جنکا دھواں۔ زبان جس کی جوالا۔ آگ کا انگارا۔ کان مثل چنگاریوں کے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ تس اس چوتھے۔ انسانی مرد کے آگ میں دیوتا اس غلہ کی آہست دیتے یعنی آدمی غلہ کو کھاتا۔ تس غلہ سے مرد میں نطفہ پیدا ہوتا۔

### آٹواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پیر پانچویں آگن۔ انسان مرد کی۔ انسان عورت منکوحہ ہے۔ جس کے روشن کہنے کو مرد کا آلت تناسل ہمیں ہو کر بذریعہ مجامعت کے وہ نطفہ نکلتا ہے مثل ایندھن کے۔ اور اس استری کا اپنے شوہر کے پاس جانا مثل دھواں کے اور استری و پرش کا باہم سنگت مجامعت کرنا۔ مثل انگاری کے اور مباشرت کا سر و مثل چنگاری کے ہے۔

منتر نمبر ۲۔ اخیر پر دیوتا اس پانچویں استری والی آگن میں اس مرد کے نطفہ کو (جو چوتھے آہست سے پیدا ہوا) آہست دیتے ہیں جس سے اس عورت کو حمل رہتا



## نوان کسٹ

منتر نمبر ۱۔ اس طرح پانچویں آنہت (لفظ) دیسے لفظ کا پانی۔ پرش (منج انسان) بنا  
پروہ حمل کے اندر پیر میں لپٹا ہوا۔ تو۔ یادش مینے تاک سوتا رہتا اس کے بعد وہ ایام منہودہ  
حمل سے نکلے۔ دنیا میں پیدا ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۲۔ پیدا ہونیکے بعد اپنی عمر تک (جس قدر میعاد اوس کو تقدیری ملی) اُس میعاد تک وہ  
دنیا میں زندہ رہتا۔ اور جب مرتا ہے تو پھر اوس جسم مردہ کو اک میں جلاتے ہیں۔ کیونکہ ابتدائی دیو لوک  
سرگ ہی (جو تمام تراگ کو پست ہے) پیدا ہوا۔ اس لئے اک میں ہی جلا دیتے ہیں۔

## وسوان کسٹ

منتر نمبر ۱۔ اب مرنیکے بعد کی اُس شخص کی گتی کہتے ہیں جو اس پنج گنی و دیا کو جانتا اور جس نے بن  
میں رہ کر کمال الفتن سے اس پنج گنی کا تپ کیا۔ وہ مرنیکے بعد پہلے (ارچی) کو۔ پھر اچی سے۔ دن کو  
دن سے سکل کیش (چندرہ روزہ زائد النور مانتا) سکل کیش سے۔ اور تاربن کو (جن چہرہ دورہ سوچ  
کا شمالی رہتا) اور دیوتاؤں کے لوک میں پوری روشنی رہتی ہے۔

منتر نمبر ۲۔ پھر چہرہ اور تاربن سے سالہام کو۔ سال تمام سمت سر سے سوچ کو۔ سوچ سے خد  
کو۔ خد رمان سے بھلی کو۔ پہونچتا یعنی یہ اچی وغیرہ کے دیوتا موکل اپنی اپنی حد سے اوس کو دوسرے  
دوسرے کی حد پر پہونچا دے کہ اسی طرح وہ ناتوں مانہ بھلی تک پہونچتا۔ پرویاں بھی بھلی سے۔  
برہمہ کا مانس پرش اُس کو برہمہ لوک میں لیجاتا۔ یہاں تک جو بیان ہوا وہ (دیو جان) مار گئی۔

منتر نمبر ۳۔ اور جو آبادی کے رہنے والے شخص اس پنج گنی و دیا کو نہیں جانتے تاس مطابق  
عمل کرتے بلکہ چیزات کرتے۔ وہ دھوم (اندھیرے) رستہ سے جاتے کہ پہلے اندھیر کو۔ اندھیر سے۔ راکو  
رات سے کرشن کیش (چندرہ روزہ ایام ناقص النور مانتا) کرشن کیش سے چہرہ و کشائن کو (کشن  
دنوں سوچ کا دورہ جانب جنوب اور سوچ دیوتاؤں کے لوک میں اندھیرا رہتا) تن کشائن سے سالہام کو  
منتر نمبر ۴۔ سال تمام سے۔ پھر لوک (مقام قیام ارواح مروجان) کو پھر لوک سے اکاس (خلا)



اکاس سے چند مان کو (جس کا نام سوم اور سوم برہنوں کا راجا ہے) اور وہ دیوتاؤں کا غدا ہے (یعنی چندرمان) بہترن آب حیات ہی تھو کہ کد دیوتا زندہ جاوید رہتے کہ امرت روپی چندرمان کا دیکھنے سے ہی دیوتاؤں کی شکم سیری اور باعث زندگی ہے) پہونچا یعنی چندرلوک میں پہونچتا اور اس طرح دیوتا اس کو کھاتے ہیں۔  
**منتر نمبر ۵۔** اور جس درجہ کا اس کے پُن (خوات) کا جس قدر میاؤ تک کا ہے اوس قدر میاؤ تک چندرمان کے منڈل میں اگر تھو درجہ اپنے پُن چندرلوک کی بخش آرام پاتا۔ بجز تم ہو جانے میاؤ اور غیرت کے ثمرہ کے (کہ بخش آرام سے اُس کا بدلا ہو جاتا) وہ پیر چندرلوک سے نیا کو لوٹا اور لوٹتے وقت اسی طرح جیسے وہ جاتے وقت ہوم سے چندرلوک تک پہونچاتا۔ لوٹتے وقت چندرلوک سے ہوم۔ پیر کرشن کپش پوروش نان۔ پیر۔ سالتام۔ پیر۔ پور۔ پیر۔ لوک پیر۔ اکاس مارگ سے اس منجہ لوک میں دپس آتا۔ اور اکاس سے جب نیچے کو آتا تب اکاس سے وایو میں وایو سے دھواں۔ دھواں سے بادل۔ (جو برہستانیں)

**منتر نمبر ۶۔** بادل سے۔ ابر (ابر بارش باران)۔ ابر سے۔ برہما ہوا زمین پر گرتا۔ زمین سے غلیا نباتات ہو کر پیدا ہوتا۔ جس کے لوگ کھاتے اور کھانے کی لطفہ پیدا ہو کر عورت کی محل میں رہ کر۔ پھر دنیا میں پیدا ہوتا۔ اس میں یہ لغارت ہو کر جس

**منتر نمبر ۷۔** نیک افعال کئے وہ نوع انسان میں اور جس نے بے افعال کئے وہ حیوان جو افور کتا سور وغیرہ یا سنگی وغیرہ میں پیدا ہوتا۔ اُس کا نام تیر جان مارگ ہی۔

**منتر نمبر ۸۔** اور جن کے افعال دیو جان مارگ یا تیر جان مارگ کی جانی کے لائق نہیں وہ ناقص راستہ جاتے اور ان کو وہ دو گوشتی کسی نہیں لقی بلکہ نہایت ناقص جون مثل کیرا۔ چھر۔ جون۔ کٹل۔ بابا راتے رہتے ہیں اس لئے اُس کو تیرا ناقص راستہ کہتے۔ کیونکہ دیو جان مارگ سرگ میں جانیوالے بہت کم شخص (یعنی وہی جو بھوکھا لگنی کا عمل کرتے) اور تیر جان مارگ کی جانیوالے اون پتلے دیو جان مارگ والوں سے زیادہ۔ اور بہت کی زیادہ وہ شخص دنیا میں جو بے افعال سے بار بار شاخ کے زریو سے اسی لوک میں جینے مرنے رہتے۔ اس وجہ سے وہ سرگ برہتا نہیں خالی رہتا ہے کہ اوس کی وسعت زیادہ اور وہیں جانیوے



کم ہیں۔ اور جا کر لوٹ بھی آتے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ جو شخص کسی کا سونا چراوی۔ ۲۔ برہنہ ورن ہو کر شراب پیوے۔ ۳۔ اپنے گرو کی عورت بے فعل کرنا۔ ۴۔ جو برہنہ کو قتل کرنا۔ یہ چاروں قسم کے بد افعال نہایت ناقص بڑے درجہ کے ہیں ان کو وید میں لقب (ہنت) پاتگی کا کما۔ اور پانچواں وہ جو ایسے چاروں قسم کے بد افعالوں کی صحبت سے وہ پانچوں پھلے گئے ہوئے تیسرے راستے سے یا بار ناقص جون میں جمتے مرنے رہتی۔

منتر نمبر ۱۰۔ اور پچھلے جو دیو جان مارگ جانیو لے۔ پنچاگنی کی حقیقت سمجھ کر ٹھیک عمل کر نیو ایلی صحبت میں ہتے وہ غدا بنوئی سے بری اور پاک صاف ہو کر۔ پُن لوک میں پہنچتا۔

پنچاگنی و دیوی معہ سوں کھنڈ کے ختم ہوئی

اور آتما و برہمہ کی ماہیت کو سب سے اوپر دیا شروع ہوئی

منتر نمبر ۱۱۔ ابتدائی زمانہ میں۔ ۱۔ آئیو پنیہ۔ ۲۔ پوٹوشہ۔ ۳۔ بہال بیہ۔ ۴۔ شاکرا کشیہ۔ ۵۔ اشت راشوہ عرف ڈل۔ یہ پانچ ہمارا شی عالی خاندان۔ بید شاستر اچھی طرح پڑھتے ہوئے۔ ایک مرتبہ ایک مقام پر بیٹھ کر اس امر کی تفتیش میں گفتگو کی کہ۔ آتما کون اور برہمہ کیا ہے۔

منتر نمبر ۱۲۔ آتما و برہمہ کی حقیقت سمجھنے کو وہ پانچوں رشی۔ ادا لکشی کے پاس گئے۔

منتر نمبر ۱۳۔ ادا لکشی نے دور سے ہی پانچوں کو آتما ہوا دیکھ ہیان سے تحقیق کیا کہ یہ پانچوں میرے پاس بیسیو انرو دیا پوچھنے کو آتے ہیں اور میں بیسیو انرو دیا جانتا نہیں اس لئے ان کو کسی ایسے کے پاس بھیجنا چاہئے جو بیسیو انرو دیا جانتا ہو۔

منتر نمبر ۱۴۔ ایسا بچار کر ہی رہے تھے کہ وہ پانچوں آگے تباہوں سے ادا لکشی کو کہا کہ کچھ دیر کا کچھ نام والا را جا بیسیو انرو دیا کو جانتا ہے ہاں چلو چنانچہ پانچوں کو ساتھ لیکر ادا لکشی کیلے جا گیا اور پچھلے منتر نمبر ۱۵۔ چھوٹی رشیوں کے پوچھنے ہی را جانے اول اچھی طرح ادھکا اور ہمان۔ (خاطر تواضع) کر کے ٹھہرا۔ اور دوسرے دن دربار میں جب سب جمع ہوئے۔ را جانے رشیوں کو صوفی و بافت کیا کہ۔ میرے



راج (ملک کی مملکت میں) جو ریخیل شراب خوار۔ اگنی ہونر نہ کر نواالا۔ بے علم۔ عیاش۔ دوسری عورت کو تکٹنے  
 حرام کر نواالا وغیرہ کہ (ایسے شخص جسے بد چلن کہتے جاتے) کو فی نہیں۔ کہ میں نے ان سب بد چلنی کو اپنی  
 مملکت کی قیمت مانا ہو کر دیا ہے پھر آپ کس لئے تشریف لائے۔ اگر آپ فی ان میں سے کسی کا کہیں میری زیر  
 حکومت بہ پایا ہو تو مجھ سے بتلائیے کہ فوراً اولن کا دفعہ کر دیں۔ یا آپ کو یہ دینے کی خواہش ہو تو فوراً  
 اور قیام کیجئے۔ آپ جتنا دین ٹالیں گے میں اتنا دتاں آپ ایک ایک کعبہ خواہش ہر ایک کے دین دوں گا  
 منتر نمبر ۱۰۔ چوٹیوں رشیوں راجا سے کہا کہ تم کسی نہ زیادہ دین کیلئے نہیں آئے۔ بیسوازدوا کو جاننے  
 کیلئے آئے ہیں اور آپ ہر اجا اس بیسوازدوا کو جاننے ہو وہ ہو کہو تعلیم کیجئے۔  
 منتر نمبر ۱۱۔ راجا نے کہا کہ کلیہ آپ کو یہ دیا تلوں گا چنانچہ دوسرے دن ہ چتر رشی پر دوبار میں آئے  
 اور راجا نے بیسوازدوا کا کہنا شروع کیا۔

پہلا کھنڈ ختم ہوا

دوسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۲۔ امتحان راجا نے ایک شی ایوب نیس نام والے سے پوچھا کہ تم کس نام کو پرستش  
 کرتے ہو۔ جواب دیا کہ میں سرگ لک کو پوجتا ہوں (راجا نے کہا) کہ یہی بیسوازا کا نام ہے جو اپنے نو میں آپ منتر سے  
 کسی دوسرے سے دھنور کا اقتباس نہیں کرتا۔ اسی بیسواز کو پوجنے کی وجہ سے میری خاندان میں۔ بیٹا۔ مانی۔ پوتا  
 پر پوتا۔ بڑا کنبا۔ اور سب فی جلال نظر آتے اور موجود ہیں۔ اور وہ سب میرے مطابق کرم کر رہے ہیں۔  
 دوسرا منتر۔ جو کوئی انکو دیکھتا اس موقع پر یہ اصلاح ہے کہ جو کوئی بیسواز کی پرستش کرتا وہ بیسواز کی  
 پایا ہوتا۔ اور اس کے خاندان میں سب ترقی و جاننے والے۔ کرم کا نڈلے پیدا ہوتے ہیں۔ اور سمجھو کہ ہے  
 ایوب نیس رشی تم نے جس سرگ کو پوجا کہا وہ سرگ۔ اس بیسواز کا سر ہے۔ اتنا کہ راجا نے ایک تعجب انگیز بات  
 کہی کہ ہے ایوب نیس رشی اگر تم میری پاس آئے تو تمہاری جسم سے سر علیحدہ ہو کر گر پڑتا۔

دوسرا کھنڈ ختم۔ تیسرا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۳۔ اس کے بعد امتحان راجا نے دوسرے۔ پیویش نامی رشی سے پوچھا کہ تم کس نام کو پوجتے



رشی نے جواب دیا کہ سوچ کو۔ راجا نے کہا کہ یہ ادت (سوچ) بسوروپ بیسوا نر ہے۔ اسی کے پوجنے کی وجہ سے تمہارے خاندان میں بسوروپ نظر آتا ہے یعنی اس لوگ اور ہر لوگ کی عیش و عشرت ہونے کے بہت سامان تمہارے خاندان میں موجود ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس بسوروپ سوچ نامی بیسوا نر کو پوجتا وہ بشرح صدر بسوروپ ہو جاتا اور اس کا عزیز ہو جاتا اور اس کو سب سامان عیش و عشرت مہیا ہوتے اور اس کے خاندان والے تکت کی جاتے والے اور کرم کا ڈکے عمل کر نیوالے پیدا ہوتے اور یہ سوچ۔ بیسوا نر کی آنکھ ہے۔ مگر اخیر پر راجا نے اس سے بھی تعجب انگیز بات کہی کہ ہے۔ پیو تش رشی اگر تم میرے پاس نہ آتے تو اندھے ہو جاتے۔

تیسرا کھنڈ ختم ہوا  
چوتھا کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پیرا راجا نے تیسرے رشی (اندر دین) نامی سے امتحان پوچھا کہ تم کس آتا کو پوجتے ہو رشی نے کہا کہ (واپو) کو پوجتا ہوں۔ راجا نے کہا کہ یہ واپو۔ بہت قسم کے اقسام والا بیسوا نر ہے۔ اسی کے پوجنے کی وجہ سے تمکو بہت قسم یعنی سب قسم کی۔ غذا اور کپڑا اور تہ وغیرہ سامان عروج مہیا ہو گئے ہیں۔ دوسرا منتر۔ جو کوئی اس غذا کے کما نیوالے۔ بیسوا نر (واپو) نام والی کو پوجتا وہ اس کا بہت عزیز ہوتا اور اس کو سب سامان غذا اور تہ وغیرہ عروج کے ملتے ہیں۔ اصل میں بیسوا نر کا یہ واپو پران ہے اس سے ہی راجا نے تعجب انگیز بات یہ کہی کہ۔ ہے اندر دین رشی۔ اگر تم میرے پاس نہ آتے۔ تو تمہارا پران نکلتا ہے۔

پانچواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پیرا امتحان راجا نے چوتھے۔ شارکرا مشر رشی سے پوچھا کہ تم کس آتا کو پوجتے ہو جواب دیا کہ۔ آکاش کو۔ راجا نے کہا کہ یہ اکاس۔ ہل نام والا۔ بیسوا نر ہے۔ اسی کے پوجنے کی وجہ سے تم کتب اور روپیہ کر کے ہل ہو یعنی تمہاری کتب اور روپیہ بہت ہے۔ منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس اکاس نامی بیسوا نر کو پوجتا۔ وہ اس کا عزیز ہوتا اور اس کے خاندان والوں



اور اُس کو بہت کٹمب اور روپیہ ملتا۔ اور اُس کے خاندان والے سب ترے کے جاننے والے۔ اور کرم کا نڈا کر تیلے ہوتے۔ واقعی جیو انزو لگنی کا یہ اکاس بیچ کا دھڑ ہے رگدون کے بیچ سے میت تک کو بیچ کا دھڑ کہتے ہیں اس سے ہی تعجب انگیز بات راجا نے یہ کی کہ۔ ہے (شار کر ہنرشی) اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارا بیچ کا دھڑ کبہ جانا یا پیٹ جاتا۔ چٹھا کنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر راجا نے پانچویں (بڈل) نامی رشی سے امتحان پوچھا کہ کس آتما کو پوجتے ہو۔ رشی نے جمل کا پوجنا کہا راجا نے کہا کہ یہ جمل (دھن) نام والا بیو انزو ہے اُسی کے پوجنے کی وجہ سے تم بڑے دھن والے ہو اور قوی ہو۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس کو پوجتا وہ اس کا عزیز ہوتا اور اُس کے خاندان والے بڑے روپیہ والے اور قوی ہو۔ اورت کے جاننے والے ذکر مٹی ہوتے۔ اصلیت میں اس آتما بیو انزا کا یہ جمل۔ (پیشاب کر نیچا مقام۔ اتنا مل ہے۔ پھر راجا نے اس سے ہی کہا کہ ہے (بڈل رشی) اگر تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارا اتنا مل گر جاتا یا پیٹ جاتا۔

## ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر راجا نے چھٹے۔ اڈالک رشی سے پوچھا کہ تم کس آتما کو پوجتے ہو۔ اڈالک نے کہا کہ رشی کو راجا نے کہا کہ یہ برہما (نیک نام) آتما بیو انزو ہے۔ اس کے پوجنے کی وجہ سے تم دنیا میں بڑے نیکام ہو۔

منتر نمبر ۲۔ جو کوئی اس کو پوجتا وہ اس کا عزیز ہوتا وہ دنیا میں بڑا نیکام رہتا۔ اس کے خاندان و ترے کے جاننے والے ذکر مٹی۔ اور بڑے نیکام ہوتے۔ جمل میں بیو انزا کا یہ پرتی۔ پاؤں ہے۔ اگر ہے اڈالک رشی تم میرے پاس نہ آتے تو تمہارے پاؤں سہل ہو جائے کہ چل پرنہ سکتا۔

## آٹواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ پھر بیویوں رشی کی طرف ایک ساتھ مخاطب ہو کر بطور کلیا کے راجا نے کہا کہ جمل میں یہ بیو انزا آتما ایک ہی جدا جدا نہیں گرم جو اس کو جدا گانہ شیارا د جدا گانہ سمجھ سے بطور جدا گانہ کے پوجتے ہو یعنی سرگ سورج۔ دیو۔ آکاس۔ جمل۔ پرتی۔ چترسم۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ کیونکہ تم بیو انزا کے ایک ایک انگ



(جز دھصہ) کو پوجتے۔ اور اُسی قدر حصہ کو بیو انزودیا گانہ سمجھتے ہو۔ یہ گانہ شمعہ تلو نہیں کہ بیو انز  
ایک ان سب جزو کا مجموعی ایک آتما قابل پرستش کے ہی۔ اور سو وہ بیو انز آتما کی اور مقام نہیں  
اپنے میں موجود۔ کہ ہر تن سب اشیا۔ دینیوی ایک اور آتما بیو انز وہ ہیں۔ پس جو کوئی آتما کو  
اپنے سے جدا۔ اور جدا گانہ جزو والا نہ سمجھ کر اوس کے ایک سو اپنے سروپ کی اندر پرستش کرنا  
وہ سب لوگ۔ سب بہوت۔ سب آتماؤں میں اٹکو ہو گاتا ہے۔

منتر نمبر ۱۔ اس لئے اب تم کو سمجھاتے ہیں کہ تم تیار روپ۔ بیو انز آتما۔ کا (سرگ لوک سر)  
(سورج آتکے) (ایو۔ پران)۔ (اکاس چچ کا دھڑ)۔ (جل مقام پیشاب)۔ (پرستی پاؤں)۔ (دیدی اُسکا  
پیٹ جہیں ہوم کرتے)۔ (اور ہوم میں جو کشا کا استعمال ہوتا وہ کشا۔ اوس کے روم۔ بال)۔ (اور اُس پر  
کرنیو ایکارہا۔ وہ گنڈ ہے جس کے اندر گ روشن کیجاتی اور ہوم کرنیو ایکارہا اوس کا پر جاپت نام یاد کشن  
اگن نام والی اگن۔ اور ہوم کرنیو ایکارہا۔ اوس کا وہ آگ ہی۔ جو گنڈ کے اندر کہہ کر اوس میں ہوم کیا جاتا  
ہے اور ان تمام جزوؤں کا مجموعہ گویا ایک مجسم آتما بیو انز ہے۔ اس طرح اُپسید اُپاسا کرنیو ایکارہا۔ کہانی کا وقت  
(انز اگنی ہوتر یعنی مانی یا قلبی۔ اگن ہوتر) ہے۔

### نواں گنڈ

منتر نمبر ۱۔ اب اجا موصوف۔ چتر رشیوں کو۔ کہانیکے وقت پران اگن ہوتر کے طریقہ کو کہتے ہیں کہ  
ہے برہمنہ۔ ایسے مانی اگن ہوتر کرنیو ایکارہا۔ کہانیکے وقت۔ برہمن جو جو سلمان کہانیا کا آدے۔  
اوس کو ہوم کی ساگری سمجھو اور اُس میں سے جو پہلا لقمہ کھا دے وہ لقمہ۔ اوس مانی اگن ہوتر کی پہلی آہت  
ہے۔ اس لئے اُس کو اُسی وقت یہ منتر کہنا چاہئے (پرانا یہ سوا) مگر کہانیا کا سامان اوس پہلے لقمہ کے لئے  
توڑا دیوئی تاکہ۔ دانست نہ چھایا جاوے اور اُسی سے نیچے کو اُتار سکے۔ اس پہلی آہت سے پران شکم  
سیر ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۔ جب پران شکم سیر ہووے تو پران کے شکم سیر ہوئیے۔ آتکے۔ آتکے کے شکم سیر ہوئیے  
سورج۔ سورج کے شکم سیر ہوئیے اس گنی ہوتر کرنیو ایکارہا۔ کا۔ جزو جزو سب شکم سیر ہو جاتا۔ یعنی وہ اپنی جگہ



تمام بیٹانائی وغیرہ رشتہ داران متعلقہ اور گاؤں وغیرہ پشو۔ اور سب قسم کے سامان خورد و نوش۔ اور اپنے جسم کے ذی جلال۔ اور اس وید کی شکاکا کے بموجب ایسا عمل کرنے سے اپنی عقل کے ذی جلال کے یعنی تمام اشیاء پر حکم سیر ہو کر راستہ و پیرستہ ہوتا اور رہتا ہے۔

### دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح دوسرے تقدیر کو (پانی یا سوانا) کہہ کر کما دی اوس سے بیان والی شکم سیر ہوتی  
منتر نمبر ۲۔ بیان والی کے تربت (شکم سیری) اسے۔ کان کی اندری۔ اور کان اندری کے تربت  
ہونیے چند زمان۔ چند زمان کے تربت ہونیے۔ اطراف پورب وغیرہ۔ اور اطراف کی تربت ہونیے۔ سے  
چند زمان اور اطراف کے اندر متعلق جس قدر شے وہ سب تربت ہو جاتے۔ اور ان سب کی تربت ہو جائے  
اس اگنی ہو کر کرنوالیکے۔ پر جا۔ پشو۔ تربت۔ اور غذا کا ہر طرح کا سامان۔ اور جی جلال۔ اور عقل کی دشمنی  
سے سب طرح اُس کی تربی ہو جاتی۔

### گیارہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح تیسرے تقدیر (پانی یا سوانا) کہہ کر کما دی اوس سے اُس کی (پان والی) تربت ہوتی  
منتر نمبر ۲۔ پان کے تربت ہونیے۔ نطق (باک اندریہ) اور باک کی تربت ہونیے سے۔ اگنی۔  
اگنی کے تربت ہونیے سے پر تہوی۔ پر تہوی کے تربت ہونیے جو کچھ اشیاء دنیوی و دیمیان اگنی اور  
پر تہوی کے ہے سب تربت ہو جاتے۔ اور تن سب کی تربت ہو جائیے وہ اگن ہو کر کرنوالا اور اُس  
کی پر جا۔ پشو۔ تربت۔ اور اوس کی سب طرح کی غذا کے سامان اور جی جلال۔ و علی جلال سے۔  
تربتی ہو جاتی ہے۔

### بارھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح چوتھے تقدیر (سنان یا سوانا) کہہ کر کما دی۔ اُس کی سنان والی تربت ہوتی +  
منتر نمبر ۲۔ سنان کے تربتی سے من۔ من کے تربت ہونیے۔ چرن۔ چرن کے تربت ہونیے  
بجلی۔ بجلی کے تربت ہونیے۔ چوکر۔ چرن اور بجلی کے درمیان و متعلق اشیاء میں سب تربت ہو جاتی۔



اور تنکے تپتی سے وہ اگن کر نیوالا مع پر جا۔ بیو سامان غذا وحشی عقلی جلال کے تربیت ہو جاتا ہے

### تیر ہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ اسی طرح پانچواں لقمہ (اڈا) بیو سامان کہہ کر کہا دوسرے سے اوس کی اڈان والو۔  
تربیت ہو جاتی۔

منتر نمبر ۲۔ اڈان کی تربیتی سے۔ (دوا) دوا کی تربیتی سے آکاس۔ آکاس کی تربیتی ہو نیسے  
جو کچھ دیمان آکاس اور دوا کے ہی وہ سب اشیاء اور ان سب کی تربیتی سے وہ اگنی ہو کر نیوالا مع پر جا  
پر جا۔ پشو کی تربیت اور سامان غذا وحشی عقلی جلال سے تربیت ہو جاتا ہے۔

### چودھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ چار س طرح بیو انرو دیا یا پران اگن ہو کر کونہ جانکر۔ ظاہری آگ میں گہی وغیرہ کی تربیت  
دیکر اوس کا اگن ہو کر نام رکنا وہ محض بی سود ہے۔ اوس کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ جیسے بلا اگنی کی بجائی  
ہوئی راگہ میں ہو تم کرے۔ کہ جو نہ ہو م ہے نہ اوس کا لچہ نتیجہ

منتر نمبر ۲۔ اور جو۔ ان نادانوں کے طریقہ کہ بے سود سمجھ کر۔ اس اصلی طریقہ ہی جو آٹھویں کھنڈ  
تیرھویں کھنڈ تک بیان ہوا، جانکر بر اصلی اگن ہو کر کرنا۔ اس کا سب لوگ اور سب بہوتوں۔ سب  
آتائیں۔ ہو م کیا ہوا اثر پذیر ہو کہ وہ اور تمام اس کے متعلقات اور دنیا کو بہتر ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۳۔ اور جیسے سر کی یا سر کٹنے کی پھول میں آگ لگانے سے اوس پھول کا ڈھیر فوراً۔  
خاک سیاہ ہو جاتا ہے اس با علم۔ اصلی بیو انرو دیا۔ پران اگنی ہو کر سے اگن ہو کر کرنا ایک سب  
عذاب فوراً خاک سیاہ ہو جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۴۔ نادان کریشی لوگ جو اصلی طریقہ کے خلاف ظاہری اگنی ہو کر کرتے اور کھا جوتا  
بوجہ قاعدہ گرم کاٹ کے کسی کو دنیا ممنوع ہے کہ اولٹا پاپ ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اصلی پران ہو کر رہا  
ہے کہ ایسا بدوان اگر اپنا جوتا ہی۔ اوروں کی کیا شمار ہے۔ اگر چاند ال تک کو بھی دیدیو سے  
تو جو کنا دی اوس کے اندر کا بیو انرو کو گویا آست کیا ہو اثر ہو دیتا ہے۔



منتر نمبر ۵۔ جیسے ہو گا پچ اپنی ماں کا سیون کرتا ہے سب ذی روح اگن ہو تو کو سیون کرتے ہیں۔

پہلا پر پائٹک یعنی پہلا اومیا ختم ہوا

اور دوسرا پر پائٹک شروع ہوا

پہلا منتر۔ آردنیہ رشی نے شویت کیت نامی اپنے بیٹا سے کہا کہ تو برہمہ چرچ و صرم دھارن کو کے پڑھنے کو نہیں گیا۔ یہ نامناسب ہے کہ جو برہمن پڑھتا نہیں وہ مثل نیچ قوم (سودر) کی ہوتا ہے۔  
دوسرا منتر۔ اوس وقت شویت کیت کی عمر بارہ سال برس کی تھی۔ چنانچہ باپ کی حکم سے وہ گرو کے گھر (تعلیم گاہ) میں چوبیس برس کی عمر تک یعنی بارہ برس تمام وید شاستر پڑھ کر اپنی ذی علمی میں نہایت مفور (باپ کے پاس واپس آیا)۔

تیسرا منتر۔ باپ نے۔ اوس اپنے بیٹا سے کہا کہ تم جو اپنی ذی علمی میں بہت مفور ہو اسلئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ تم نے وہ علم بھی پڑا ہے کہ جو نہیں سنا وہ سنے ہوئے کی طرح۔ اور جب کا کہی خیال نہیں ہو اور خیال کئے ہوئے کی طرح۔ اور جب کو نہیں جانا وہ جانے ہوئے کی طرح معلوم ہو۔ (جس کا اشارہ علم غیب سے ہے)۔ شویت کیت نے ان سب ہی لاطلی بیان کی۔ تب باب نے سمجھایا۔

چوتھا منتر۔ ہے پتر۔ جیسے کوئی۔ مٹی کو جانتا کہ گھٹ وغیرہ بن۔ کا۔ اُپادان کارن (دادہ) مٹی ہے۔ اور مٹی سے جس قدر برتن بنے اور بنوں کے نام برائے نام ہیں۔ کیونکہ برتنوں کے ابتداء سے۔ اور درمیان حالت موجودہ اور اخیر پر پہوٹ جاتے یعنی ہر حالت میں مٹی ہی ہے۔ یعنی مٹی۔ کارن بسبب۔ اور برتن کا جہ اسباب ہیں۔ مطلب کہ ایک کارن کے جاننے سے اُس کے سب کارج اور کارجوں کی صلیت معلوم ہوتی ہے۔

پانچواں منتر۔ اور مٹی کی طرح سونا بھی کارن نہ پاور سونے سے جس قدر ہر قسم کے زیور بنے وہ سب زیور کارج ہیں۔ اور اُن سب زیوروں کے جو بیشمار نام وہ نام برائے نام ہیں



پس وہی مطلب ہی کہ کارن سے کارج کی صلیت معلوم ہوتی ہے۔

چھٹا منتر۔ اسی طرح کارن روپ لے پتل۔ کاریہ وغیرہ کے جاننے سے اون لوگوں وغیرہ سے جو پیشا اور بہت قسم کے لباب بنتے وہ سب اور اون کی صلیت معلوم ہوتی ہے کہ یہ سب اشیا کارج روپ اور ان کے جداگانہ نام پر اسے نام اور یہ سب اپنے اپنے اصل کے دکھائیں۔  
ساتواں منتر۔ سویت کیت فی اپنے باب سے ان کے جواب میں کہا کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جنے میں نے ودیا پڑھی اور ان کو یہی یا امر معلوم ہوگا جو آپ فی گمانہ وہ مجھے ضرور بتائے اسلئے اب آپ مجھ سے اس کی کیفیت فرمائیے۔ چنانچہ اردنیہ رشی باب فی کہا کہ میں اس کی حقیقت کہتا ہوں دل لگا کر سنو۔

دوسرے پراٹھک کا پہلا آگندہ طختہ اور دوسرا آگندہ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ اردنیہ رشی اپنے بیٹا۔ سویت کیت سی کہتے ہیں کہ۔ واقعی پیدا ہونے پہلے حالت ایک ادویت ست (وحدہ لاشریک تھا) مگر بعض مت مذہب اے ناستک ایسا مانتے ہیں کہ پیدا ہونے سے پہلے۔ است ادویت تھا۔ اور اس است سی ست ہوا۔  
یادداشت۔ اس منتر کی شرح میں ہر ایک فریب کا اصول۔ یکا بہاش میں اور اون کی غلط فہمی بیان کی ہے۔ بخوف طوالت کے ان سب کلمات اور مت کھنڈن کی بحث درج نہ کی صرف اس قدر بیان لکھا جاتا ہے کہ حلیت اُپتی میں مختلفت حسب ذیل ہیں۔ ایک کہتی ہیں کہ پراگ بہاؤ کارنیک سنار ہے۔ دوسرے کہتے۔ پر دھنسا بہاؤ کارنیک سنار ہی۔ تیسرے اتینت بہاؤ کارنیک سنار ہے۔ چوتھے۔ بہاؤ کو کارنیک سنار کہتے۔ پانچویں سو بہاؤ اور کال بادی ہیں یہاں تک۔ ایک بہاؤ بادی کی پانچ شاخ ہوئیں۔

دوسری بہاؤ بادی۔ اون کی شاخ مفصلہ ذیل ہیں۔ ایک کہتے سنار کال کی ادھین ہے دوسرے سو بہاؤ کال بادی ہیں۔ تیسرے کہتے سو بہاؤ کارنیک سنار ہی۔ چوتھے کارنیک سنار بکشن والے ہیں۔ پانچویں پنج بہوت بادی۔ چھٹے کتسینج بہوت کا کارنیک سنار ہی۔ ساتویں



اگیاں بادی ہیں اور یہاں تک یہ سب است بادی ہیں۔

منتر نمبر ۲۰ ہے پیر۔ اب تم واقعی امرست باد کو سنو کہ جس طرح ست ہی۔ اور حیات پ  
(پہلاؤ کر کے) حکمت پیدا ہوا اور یہ تمام کابج و کارن آٹک کاسب پر سچ کلیت ایک برہم  
روپ (برہم است) ہے۔

منتر نمبر ۲۱۔ اس منتر میں وید کی شری ہے (معنی جس کے ہیں) کہ ست برہم نے  
اپنی مرضی سے فرمایا کہ میں ایک ہوں سو بہت صورتوں سے نمودار ہوا ہوں چنانچہ  
اس ارادہ سے اُس نے اول۔ تیج۔ آگ۔ کو اور آگ سے جل (دہانی) کو نمایاں کیا اور اس کی  
اصلیت یہ کہ جب کسی کو گرمی زیادہ ہوتی تب اس گرمی کی وجہ سے۔ پانی روپ پسینا۔  
نکلتا ہے تیسے آگ سے پانی نمایاں ہوا۔

منتر نمبر ۲۲۔ پھر اس پانی سے خاک نمودار ہوئی۔ اُس کا اصول یہ کہ جہاں بارش  
ہوتی تو بہت غلہ پیدا ہوتا۔ اور غلہ خاک کے قبائل سے ہی اسی طرح پانی سے خاک پیدا ہوئی۔  
یادداشت۔ (اس موقع پر حکمت کی ابتدا میں) آگ۔ پانی۔ خاک تین عنصر کو  
بیان کیا۔ اور ان سے پہلے۔ اکاش۔ وایو۔ و عنصر کو بیان کیا (اس کی شرح وہ بیان ہے جس  
پر ہم سو ترویات شاستر مفسد اپنے میں مشج لکھی ہے۔ کاس موقع پر کاس۔ وایو کی برائی  
ضرورت نہ تھی۔

دوسرا کھٹ ختم تیسرے کھٹ شروع ہوا

پہلا منتر یہ پھر اس ست چپتین دیو کی مرضی کے موافق تمام چارچ۔ بہوتوں چپوں کے  
تین قسم کی جوئی بیج روپ ہوئی ایک (انج) جو انڈیے پیدا ہوں مرغ وغیرہ۔ دوسرا جس بیج  
انسان و مویشی جو جیسے پیدا ہوں۔ تیسرے اوج۔ (نباتات جو زمین کو پوٹ کر نمایاں ہوں۔  
یادداشت۔ اس موقع پر جو چوتھی صلیج جوئی رکھ جو پسینا سے لیکھن کھٹل وغیرہ  
پیدا ہوتے بیان نہیں کی اس کی وجہ شرح ایک باباش میں بیج ہیں۔



دوسرا مشترکہ پورہ ست نام والا چھتین نو دو چار کرنا ہو کہ میں ان آگ پانی خاک تینوں عناصر دیو روپ میں جو روپ ہی خود دراصل ہو کہ ہر ایک شکل میں جلا کا اپنے نام دیو روپ ہر کردن تیسرا مشترکہ اس ارادہ کے ظاہر کر کے نے اون تینوں عناصر آگ پانی خاک کی ایک ایک کے تین تین حصے کی (اوس کا نام تربت کرن ہے) اور اس طرح اوس ست چھتین نو نے اون میں جو روپ پکا آپ اخل ہو کر نام دیو روپ کو ظاہر کیا۔

چوتھا مشترکہ اس طرح تینوں عناصر کا تربت کرن کہا اس کی شرح ضروری ہو وہ مختصر لکھی جاتی ہے کہ پہلے تینوں عناصر کے نصف نصف دو حصہ کے ایک نصف کھسار کر کے دو حصہ مرتبہ ایک نصف کر دو حصہ یعنی کل کے چارم چارم کے۔ مرتبہ سیم اوس ایک ایک عناصر کے نصف حصہ سالم میں باقی دو دو عناصر کا چارم چارم حصہ لاکر شتھائیں بنڈ کے۔ اس طرح۔

|               |               |                 |               |                   |               |
|---------------|---------------|-----------------|---------------|-------------------|---------------|
| آگ            |               | پانی            |               | مٹی               |               |
| نصف سالم      |               | نصف ثانی میں ہے |               | نصف سالم نصف ثانی |               |
| آگ            | پانی - مٹی    | پانی            | آگ            | مٹی               | آگ            |
| $\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{4}$   | $\frac{1}{4}$ | $\frac{1}{4}$     | $\frac{1}{4}$ |

تیسرا مشترکہ چوتھا مشترکہ شروع ہوا

مشترکہ براہ تربت کرن کی تاثیر ہے کہ ایک ایک عنصر میں دو دو عنصر ہیں ایہ ہے کہ مثلاً مشترکہ براہ آگ وہ تین رنگ کی ہے کہ آگ میں سرخی تیج کی سفیدی جل کی سیاہی خاک کی مشترکہ سیم اسی طرح سورج چاندان بجلی اور تمام اشیا دنیوی نام روپوں میں ہر ایک ظاہر ہوا ان تینوں عناصر کا رنگ صورت مزاج وغیرہ ہے اور جو کہ حسب مندرجہ بالا۔

مشترکہ سیم ان سے ہوئے پند میں ایک ایک عنصر زیادہ بقدر نصف اور دو عنصر کم بقدر چارم چارم کے ہی اس وجہ سے جو جن زیادہ عنصر والی شے اُس کو نادان لوگ اسے ایک عنصر کہتے اور سمجھتے ہیں کہ واقعی نہیں صرف کہنے مابراہ نام ہے۔ اور واقعی جو ہر ایک میں تین عنصر



وہ سب جیتیں دیوکارن روپ کا راج ہونی سے ہیں :

منتر نمبر ۶۹۔ ہے پتر جو اصول ہم نے ان پچھلے چار منٹروں میں کہا اوس کو پہلے بزرگ لیا  
بجھتے اور کتے چٹائے ہیں :

منتر نمبر ۷۰۔ ہے پتر جس شے میں بظاہر تینوں عناصر کا۔ پنخ۔ سفید۔ سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہوا اسکے  
افس کے باطن میں ہی تو یقین کر کے تینوں عناصر کی موجودگی اور حیرت انگیز پس پناہنگ جیسا ہم نے  
اپنے بزرگوں سے یقین کیا وہ تم سے کہا اس لئے تحقیق یقین کر کے سب صورتوں اور اشیا و نیوتی میں  
سمجھو کہ ایک ست چت دیوی برہما۔ یعنی یہ سب اسی ایک کے انیک روپ میں دوسری کوئی  
شے نہیں (بہت دست)

### پانچواں کمنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ غذا جو کمانی جاتی اس کے ہی تین حصہ ہوتے ہیں۔ ۱۔ غذا کا پٹا حصہ تو فضل بنیا جو مقہ  
کے راستہ سے خارج ہو جاتا۔ ۲۔ درمیانی حصہ کا گوشت بننا جو سوکھم روپ ہو اوس کا دل بنتا ہے۔ یہ  
خاکی عنصر کا بیان ہوا۔

منتر نمبر ۲۔ جیسے کہا یا ہوا۔ ۱۔ ان (غذا) پیٹ کے اندر جا کر۔ استہول۔ ۲۔ سوکھم ہو کر۔ پچانہ۔ گوشت  
دل بنتا۔ ۱۔ اسی طرح پانی پیئے ہوئے کی پیٹ کے اندر تین جزو بنتے ہیں۔ ۱۔ استہول حصہ کا پیشاب۔ ۲۔  
درمیانی حصہ کا خون۔ ۳۔ سوکھم حصہ کا۔ پران بنتا۔ یہ آبی عنصر کا بیان ہوا۔

منتر نمبر ۳۔ اسی طرح آگنی عنصر کی اشارش کی گئی وہیل وغیرہ کے تین جزو۔ جزو بدن ہوتے  
ہیں۔ ۱۔ استہول حصہ آگ کی ہڈی۔ ۲۔ مہ ہیاگ کی۔ آنت اور جری۔ ۳۔ سوکھم ہیاگ کی نطق بنتی  
اس نتیجہ کی پچھو۔ کہ دل۔ ان سے پیران جل سے۔ نطق تیج سے ہے۔ سویت کیت نے کہا کہ مہلا  
میری سمجھ میں نہیں آیا تاہم اردو زبانی نے کہا کہ وہ فصل سنو۔

### چھٹا کمنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۴۔ جیسے ہی کے متنے (لوہے) سے جو سوکھم حصہ اصلی عطر اور پر کو جاتا اور وہ لگی ہوتا۔



منتر نمبر ۱۔ تیسے۔ ان کے کماے ہوئے کا سوکشم حصہ اصلی عطر۔ اوپر کو جا کر من (دل)،  
نغایت منتر نمبر ۲۔ اور پانی پئے ہوئے کا سوکشم حصہ اصلی عطر۔ اوپر کو جا کر۔ پران (سوالنح م) اور  
آتش عنصر کی غذا گئی تیل وغیرہ کا سوکشم حصہ اصلی عطر اوپر کو جا کر۔ پانی۔ (نطق مینا ہے)۔

### ساتواں گھنڈ شروع

منتر نمبر ۱۔ یہ دل۔ سولہ کلا والا ہے۔ کہ ایک ایک دن کی غذا سے دل کا ایک ایک حصہ  
قوی ہوتا رہتا۔ اگر تجربہ کیا چاہو۔ تو دہلا ہونے کی عارضہ خاص بخار وغیرہ کے جیسے بھوک نہیں لگتی  
یا چند عارضہ میں جس کے علاج کے لئے کمانا منع ہے، اچھی صحیح سالم حالت میں ۱۵ دن تک کمانا نہ  
کھاؤ تو دل۔ اسی طرح پانی نہ پینے سے پران۔ پشمر وہ ہو جاوے گا۔ اور دل و پران کی پشمر وہی سے  
عمومات بیطاقت اور اپنے اپنے کام متعلقہ سے معطل ہو جاویں گے۔ اگر سولہویں دن ہی کما  
نہ پو تو جسم سے پران نکلا دیں گے اور جسم مردہ ہو جاوے گا۔

منتر نمبر ۲۔ امر مندرجہ نمبر ۱ کے تجربہ کو (سویت کیت نے پندرہ دن کمانا نہ کیا۔ سولہویں  
دن نہایت ضعف کی حالت میں باپ کے سامنے ہوا۔ باپ نے کہا کہ تم کو تمام ویہ حفظا یاد تھی سو کچھ  
ہلکوسناؤ (سویت کیت نے کہا) کہ مجھے اب کچھ نہ یاد ہی نہ پڑے کما جاتا ہے میں کیا کہوں۔

یاد و شہرت۔ معلوم ہوتا ہے کہ بڑوں کے تجربہ کی ہونی بات کو ان کے کہنے سے یقین نہ کرنا  
اپنی آزمائش کو دخل دینا یہ جہالت ہمیشہ سے ہی۔ اور ان دونوں سو یہ جہالت ہر امر میں خوب ترقی  
ہے۔ سو چاہئے جی آزمائش کرو۔ تجربہ کی ہوئی بڑوں کی بات کہی اوکے تجربہ کے نتیجہ کو کہ خلاف ہوگی

منتر نمبر ۳۔ سویت کیت اپنی بیٹی کی حالت ضعیف اور اس کی مجبورانہ گفتگو سن کر باپ نے  
کہا کہ جیسے بڑا لگ کا انکارا۔ بڑے بڑے دھیرانیدہن کو جلا دیتا مگر جب وہ انکارا بجھے اور نام مانتر

پہلجری آگ کی رہا دی تو اس پہلجری سے کچھ سی نہیں جلتا تیسے ہی تجربہ میں منجلا ۱۷ حصہ والے دل  
مثل انکاری کے صرف ایک سولہواں حصہ باقی رہا ہے اگر سولہواں دن ہی ہو جاتا اور کچھ نہ کما  
تو تیرا جسم بالکل مردہ ہو جاتا اس وجہ سے۔ کہ تجربہ میں اب پہلجری کی طرح سدر متی باقی ہے اب



کچھ یاد نہیں آتا نہ کہنے کی طاقت ہی اس لئے اب کچھ کھا۔

منتر نمبر ۴۔ باپ کو کہنے سے سویت کیت نے ۱۵ دن ان کمایا اور طاقت آگئی تب اچھی حالت میں باپ کے سامنے آیا اور اس وقت جو باپ نے دید کا پر سنگ پچھا تو سویت کیت نے سب کچھ سنایا اس کے بعد باپ نے پھر سویت کیت سے کہا۔

منتر نمبر ۵۔ ۶۵۔ ہے سویت کیت جیسے انگاریسے چوٹی بلیجری بچی ہوئی کو۔ بہت چوٹے چوٹے پھولس سے بڑھایا جاوے اور جب وہ بڑھ کر پرستور پورا انگار ہو جاوے تب اس میں وہی طاقت ہو جاتی کہ بڑے ڈھیر اندھن کو خاک سیاہ کر دیوے۔ تیسے سمجھو کہ اب جو تم نے بطور پتہ کے تھوڑا تھوڑا کمایا اور پیرا اصلی خوراک پر اگر کو پری طاقت ولے ہو گئے اور تب تم نے دید کو سنایا ہے۔ اس طرح باپ کو کہنے اور اپنا تجربہ کر لینے سے سویت کیت یقینی طور پر سمجھا کہ واقعی ان سب سے سن چلے پرانے تیج سے واک ہیں

### ساتواں کنڈ اور ترتیب کرن : یا کیان ختم ہوا

اتھواں کنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ اولک رشی نے سویت کیت اپنے بیٹے سے۔ ست کی ثبوت میں ایک اور چھٹنگ شروع کیا کہ۔ میرے کہنے کو صحیح سمجھو۔ کہ سپن کے بعد سیکھتی اور سنا ہوتی ہے۔ اور اس کی حقیقت یہ کہ جس وقت جو شخص سوتا اس وقت ست کے قریب ہوتا ہے یعنی آپ اپنی اونٹنیوں کے دلیبا دوا آتا میں گیا ہوا ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۲۔ اس میں ایک مثال کہتے کہ۔ جیسے کوئی جانور جڑ یا وغیرہ۔ کسی خجیر کے اندھ ہو گا اس کا مالک (جس نے اس کو خجیرے میں رکھا) اس کے پاؤں وغیرہ میں ڈورا باندھ کر خجیرے کی کٹڑی کو لے کر دے تو وہ جانور کٹڑی سے نکل جاتا کہ وہ دور الما ہے اور تنی دور تک اٹا تا آخر پاؤں بندھے ہوئے۔ زیادہ نہیں اڑ سکتا اور مہر پر اسی خجیرے کے آسیرے آ جاتا ہے۔ تیسے یہ دل ہر دیروپی خجیرے میں ست چھتین سے پاؤں باندھ کر ہے۔



چنانچہ اوس جانور کی طرح یہ دل بھی - جاگرت و سچن یعنی حالت بیداری و خواب میں دور دور تک پہنچ کر طرح طرح کے خیالات کرتا اگر پانہ ریخہ ہوئیے ممکن نہیں کہ دل تمام جسم سے باہر نکلا و اور ست چیتن کو دیکھے جس کے دیکھنے کی تمنائیں دل جا بجا ہر طرف ڈرتا اس لئے تک کر پیراوی ہر وی دلتے اپنے آسٹریہ روپ پھرے کے آسٹریہ واپس آ جاتا ہے - اس طرح پران کا آسٹریہ (لجھاوا) چیتن اور دل کا لجھاوا جیوندہ روپ ہی -

منتر نمبر ۱۲ - ہے پیرے کئے کو صحیح سمجھو کہ کمانے اور پیٹنے کی خواہش کی ذریعہ سے ہی تم اس جگت کی جڑ - اوس ست چیتن کو اچھی طرح جانو ثبوت یہ کہ جس وقت جو غذا کھاتا اوس کو پیا ہوا پانی خمیر غلط - ملط کرتا ہے یعنی جیسے گولیا - گوؤن کو گھوڑوں کے پالنے والا - گھوڑوں کو - اور راجا (فرمانروا وقت) اپنی رعایا کو پالتا - اسی طرح پانی کو کتے میں نتیجہ کہ - کارن اور سچ روپ غذا ہے جسم کا کھانا - کارج روپ اچھتا ہے اسوجہ سے جسم بڑھول (بدون جڑ بنیاد) والا نہیں ہے -

منتر نمبر ۱۳ - اور اوس شریر روپ پودا کی جڑ بھی غذا ہی ہے پس خاص نتیجہ یہ کہ جس کی جڑ ان (غذا) ان کی جڑ (پانی) جس سے ان پیدا ہوتا، پانی کی جڑ اک (جس سے ان جل غلط ملط ہو کر کتے، آگ کی جڑ وہ ست چیتن ہے اور اس طرح یہ سب بننا - ست مول ولی - ست مقام والی - ست بڑھاوا والی ہے اور اوس کی ہر حالت اول - ابتدائی - آخر میں صرف ست - کارن اور کارج روپ ست سی سوار اوکھ نہیں -

منتر نمبر ۱۴ - اس طرح جس وقت یہ پرانی پانی پیتا اوس وقت پیے ہوئی پانی کو اندر کی آگ ہے - (جس کو جیڑاگن - حرارت غریزی کہتے) بالقی یا انجام کو پہنچاتی ہے - جہاں پیٹ کی اندر پانی پہنچے کا قدرتی مقام ہے - (جیسے گولیا - گوؤن کو - گھوڑوں والا گھوڑوں کو - راجا اپنی رعایا کو پالتا اور متفرق چلنے والوں کو ایک جگہ کر لیتا - اسی طرح پانی کو آگ اُس کے مقام قیام پر پہنچا دیتی - اس طرح پانی ہی شریر روپ لکڑ کا مول (بنیاد) ہے - پس سمجھو کہ یہ جگت کا درخت ایسا نہیں جس کی جڑ نہ ہو -

منتر نمبر ۱۵ - پس سمجھو کہ جسم کی جڑ پانی - پانی کی جڑ آگ - آگ کی جڑ ست چیتن ہے - اور پانی



ست روپ جڑ۔ ست مقام قیام۔ ست پرستھا والی ہے +

اور جب یہ جسم مرتباً اس شخص کی نطق۔ دل میں۔ دل پران میں پران تیج میں تیج ست  
چیتین پر م دیو۔ مادیوں میں جاتا ہے۔ پس یہی ست نام والا مہا سوتھم آتما (ہر ایک کٹا بولتا پرش) ہے  
منتر نمبر ۲۔ اور جس آتما کے یہ جگت۔ آتما کی طرح کھانا۔ سچا جاتا۔ وہی ست مہی۔ اور وہی ست  
چیتین آتما (تو ہے) (تو ہی) اس کو سکر یہ سویت کیت فی کما کہ وہی ست چیتین آتما میں کیسے ہوں گی  
حقیقت اچھی طرح سمجھائیے۔ آدا لک فی آتما کہ سنو جو آئندہ کہتے ہیں +

آتماواں کنند ختم ہوا

نواں کنند

منتر نمبر ۱۔ ہے سویت کیت جیسے شہد کی کہی۔ جابجا چنتم کے پھتوں کے پہولوں سے  
رس لے لیکر شہد کو تیار کرتی ہے۔

منتر نمبر ۲۔ مگر شہد نہیں جانتا کہ میں فلاں فلاں دخت کے پہولوں کے رس سے شہد بنا ہوں  
تیسے یقیناً یہ سب پر جا ست) کو پا کر ہی نہیں پہچانتے کہ ہم ست سے پیدا ہوئے ہیں۔

منتر نمبر ۳۔ چنانچہ سب پر جا اپنے محل۔ اپاواں کارن (مادہ) ست مہی کے نہ پہچاننے سے نتیجہ  
نکلتا ہے کہ جس قسم کے جسم حیوان۔ جانور۔ انسان وغیرہ میں رہا اپنے کو اسی نوع کا سمجھتے اور ہر چند کہ  
اوس جسم موجودہ کو چوڑ کر ست میں ہی جاتے۔ مگر ست کے نہ پہچاننے سے پہرا وہیں اقسام کے جنموہین  
بقاعدہ قانع کے گھومتے رہتے ہیں +

منتر نمبر ۴۔ پس شیل بالاسے سمجھو کہ ہم نے جس کو باریک سے زیادہ باریک کیا۔ اور وہی  
سب کا آتما (آپا) ہے۔ وہ مہی ست۔ اور سوہی توہی (تو ہی)۔

وسواں کنند

منتر نمبر ۵۔ دوسری شیل۔ ہے سویت کیت۔ جیسے مند میں سے بادل پانی لیا کر بستے  
اور اوس بارش کے پانی سے ہندو بہ بہہ کر اخیر ہند میں ہی جاتے۔ مگر وہی اس انہی صلیت کو



نہیں جانتی کہ ہم سمندر سے بنی اور درمیان میں ندیوں کے نام سے بہت نام مشہور ہوئے اور اخیر پر وہی اپنے اصلی مخرج سمندر میں آتی ہیں۔

متر نمبر ۲۔ اسی طرح یہ سب پر جانیں جانتے کہ ہم ست سے نکلے درمیان میں برہنا جیوں نوع بنوع کے ہمارے بہت نام و روپ ہوئی اور اخیر پر جب جسم کو چوڑے تو ست میں ہی پہنچتے ہیں اس وجہ سے وہ پرست سے نکل کر ہمیشہ بذریعہ تناسخ کے نوع بنوع کے جموں میں گھومتے رہتے ہیں۔

متر نمبر ۳۔ پس اس تشیل سے سمجھو کہ جس کو ہم نے تصفیات موصوفہ ایک ہی زیادہ باریک کہا۔ وہ ست ہی۔ وہی ست سب آتا۔ اور سو ہی ست تو ہے (توسی)۔

گیارہواں کمنڈ

3 متر نمبر ۱۔ تیسری تشیل۔ ہے سویت کیت۔ جیسے کوئی بڑا درخت ہی۔ اس کے خشک کرنے کے لئے اگر کوئی اس درخت کی جڑیں لیک ضرب کوٹاری کی مارے (یعنی بہت ضرب دیکر پورا جڑ سے نکال دے) تو صرف ایک ضرب کے مارنے سے وہ بڑا درخت نہ جڑے گرتا۔ نہ خشک ہو جاتا بلکہ اس درخت کے اندر جو سر جو (جیو آتا) وہ اپنے رس سے اس ضرب سے ہوتے موقع کے زخم کو بہر تیا تیس ہر ایک جسم مثل ایک ایک درخت کے ہی ہے اگر اس میں چاہے جس موقع پر کسی ہتھیار کی ایک ضرب (ایسی ناتمام و بجاوی کہ وہ دو ٹکڑا ہو کر نہ گر پڑے) تو ایسی ایک ضرب سے جسم نابود نہیں ہو جاتا البتہ اس ضرب کا زخم جسم میں ہو جاتا سو اس کو اس جسم کے اندر کا (جیو) (کہ لازوال ہے) پر بہر تیا ہو لیتا اور غذا و پانی سے سرور رہتا (مطلب یہ کہ ایسی حالت زخم ناتمام والے جسم نابود نہیں ہوتا اور جسم کے نابود ہونے سے جیو آتا۔ اپنے اصل ست میں جا کر نہیں ملتا جسم کے اندر ہی رہتا آتا سو جسم سے وہ زخم پہر آتا ہے۔ اور جب کوئی ایسی ضرب لگے جس کے صدمے یا ضرب سے جیو آتا۔ جسم کو چوڑے تو ایسی حالتیں وہ زخم بھی نہ بہر لگا۔

متر نمبر ۲۔ اسی تشیل کی مزید شرح ہے۔ کہ جیسے درخت کی شاخوں میں سے ایک یا چند شاخوں کو کاٹ لو تو اسی کٹی ہوئی شاخ سے درخت کے اندر کا جیو علیحدہ ہو جاتا اور اس لئے وہ



سناخ خشک ہو جاتی تیسے جسم میں سے۔ ایک بدنوں باتہ یا پاؤں پورے پوری یا کم کٹا  
لے جاویں تو جسم کے اندر کا (جیو آتا) کہ رُومِ ردم میں بسیط موجود ہے۔ اوس عقدہ عضو سے جو  
کٹ کر علیحدہ ہو گئی نکلتا اور بدنیہ جو وہ کٹا ہوا عضو۔ جیو ہو جانے سے خشک ہو جاتا اور پھر وہ  
عضو بدستور اپنے موقع پر نہیں ہو سکتا۔ پورا جسم مردہ صدر ضرب سے تب ہی ہو گا۔ جب دکر سے  
اوپر سے کہ اندر بربرند ہر تک جو خزا (مقام خلو) آمد رفت پر ان کا ہے (تلاور وغیرہ کی ضرب سے  
دو کٹا ہو جاوی کہ پیر دم۔ آ۔ جا۔ نہ سکے گا۔ گویا تب اس دم کے نکلتا نیسے جیو آتا۔ تا مگر جسم کو  
چوڑا لیکا اور اس لئے وہ جسم تا مگر مردہ ہو جاو لیکا۔ اور جیو اپنے اصل ست میں جا ملیگا۔

منتر نمبر ۲۔ پس ہے سوئیت کیت تم این تشکیل سے اچھی طرح سمجھو کہ جسم کے اندر کا جیو  
(لا زوال) ہے۔ کہ وہ کسی طرح نہ مرنے کا ہے۔ جسم مرنے اور کٹتا رہتا ہے اور مردہ ہو جاتا  
ہی جسم کا اوس وقت ہی کہ جب جیو آتا جسم سے تا مگر علیحدہ ہو جاوی۔ ورنہ جب تک جسم کے اندر  
جیو آتا موجود ہے جسم کسی مردہ نہ ہو گا اور جسم کے اندر جو زخم وغیرہ پڑیں گے وہ ہی جیو آتا کے ستا  
سے سب بہر جاویں گے۔ پس جس اس سو کٹم روپ جیو آتا کو ہم نے تم سے کہا وہ ہی ست  
اور یہی سب کا آپا (آتا) اور سو ہی نوہی (توسی)۔

بار ہواں کند

منتر نمبر ۱۔ چوتھی تشکیل طعام معہ تجربہ کے کہتے ہیں کہ۔ اولک شئی نے سوئیت کیت اپنے  
بیٹا سے بڑے دخت کا ایک پل سنگا اور توڑا کر پوچھا کہ اس ٹوٹے ہوئے پل کے اندر کیا  
نظر پڑتا ہے سوئیت کیت نے کہا کہ بہت سی چیزیں ہیں۔ پیر ان میں سے ایک بچ کو توڑا کر پوچھا کہ اس  
میں کیا نظر پڑتا ہے۔ سوئیت کیت نے کہا کہ اب اس ایک بچ ٹوٹے ہوئے کے اندر کچھ نظر نہیں آتا۔  
منتر نمبر ۲۔ باپ نے سمجھایا کہ ہے پیر اس ٹوٹے ہوئے بچ کے اندر (جو تم کہتے کچھ نظر نہیں  
آتا) سو اس کے اندر۔ اس دخت کا ست ہی۔ کہ اوی سے یاس قدر بڑا دخت پیدا ہوا ہے  
(اور یہی ست ہر ایک بچ میں ہے) تو اس ست روپ میں دخت کی اصل کو نہیں پہچانتا اب



پچا کر یاد کر کہ۔ ست سے ہی سب پیدا ہوا ہے۔ اسی ایک ست کو نام مطابق موقعوں کے۔  
 برہم۔ پرش۔ آتما۔ جو۔ پران۔ حق۔ خالق۔ مخلوق۔ درخت۔ شاخ۔ پتہ۔ پھول۔ پھل۔ جسم  
 ماتہ۔ پاؤں۔ آنکھ۔ دل وغیرہ جہاں تک شمار نام و صورت میں۔ سب صفاتی نام ہیں۔  
 منتر نمبر ۳۔ پس سمجھو کہ یہی ست۔ سب کا آبا۔ اور سب موجودات اسی ست کا آیا (آتما)  
 اور وہی تو ہے (توسی)۔ چنانچہ اس کے ثبوت میں وید کی شرعی مفصل ذیل ہیں۔

- ۱۔ سریم کلودم برہم " سۃ " " सर्वं त्वत्त्विदं वत्स "
- ۲۔ سیدہ دم سریم۔ " سۃ " " सिद्धदं सर्वं "
- ۳۔ چہ دم سریم۔ " سۃ " " चिद्धदं सर्वं "
- ۴۔ پرش یہ بیدم سریم۔ " سۃ " " पुरुषये वेदं सर्वं "
- ۵۔ برہمی دیدم سریم۔ " سۃ " " ब्रह्मैवेदं सर्वं "

منتر نمبر ۴۔ پانچویں ٹیل۔ پر باپ نے اہ تجربہ کرایا۔ کہ سویت کیت سے نمک کا ڈھیلا۔  
 ایک پانی سے برے ہوئی برتن میں ڈلا کر کہا کہ اس برتن کو بچا اور بچہ کہنا دوسرے دن دینا  
 لانا۔ چنانچہ سویت کیت فی ایسا ہی کیا۔ تب باپ نے کہا کہ اس برتن سے اس نمک کی ڈھیلے کو  
 نکالو جو کلیہ ڈالا تھا (سویت کیت فی برتن کے اندر ٹھولا تو ڈھیلا نکلا) اس لئے کہا کہ اب اس  
 برتن کے اندر وہ ڈھیلا نہیں ہے۔ باپ نے کہا کہ تم کہیں نہیں گیا اسی برتن کے اندر موجود ہے  
 البتہ جیسے پہلے ڈھیلے کی طرح نظر آتا تھا ویسا اب نظر نہیں آتا۔ اس کا ثبوت آگے کہتے ہیں۔

منتر نمبر ۵۔ باپ نے کہا کہ اس برتن کے اوپر نیچے۔ درمیانی۔ پانی میں سے تھوڑا تھوڑا چکھو  
 اور بتاؤ کہ کیا ہے۔ سویت کیت فی اسی طرح چکھا اور کہا کہ۔ اس تمام پانی میں نمک کا ذائقہ ہے۔ اور  
 اس سے معلوم ہوا کہ اب وہ نمک تمام پانی کا جزو بدن ہے۔ تب باپ نے نتیجہ بھایا کہ پتر۔ اسی  
 طرح۔ جسم کے عضو حصوں میں وہ ست جزو بدن ہوتا ہے لیکن دیکھنا نہیں راہ موجودگی اور دیکھنا  
 اس کا اس طرح ثابت ہے کہ وہ آتما۔ ست۔ چیت۔ تہ۔ تین جزو والا ہے۔ چنانچہ ہر شے جو اپنی



صورت سے نمودار۔ جس کو کہتے ہیں کہ ہے۔ اور تہ مشبہ کے معنی ہیں (ہے) پس سمجھو کہ نمودار ہر شے کی وہی ست ہے۔ ہاں ہر شے میں جس قسم کی ستیا (طاقت) وہ وہی ست اور تمام جاگرت۔ (حالت بیداری) وہی ست ہے۔ تیسے اوس کاجت اتش ہے کہ۔ تمام محسوسات و درل و عقل و اندیشہ انانیت (یعنی سب اندزیں۔ و پران و انتہ کران) میں جو چیتین تا کہ چیتین کی طرح معلوم ہوتی ہیں) یا سپن اور ستہا (حالت خواب) سوسب۔ وہی چیتین ہے۔ اسی طرح اوس کا آند اتش ہے۔ دنیا میں کوئی شے ایسی نہیں جس میں کچھ آند (سرور) نہ ہو۔ پس ہر شے میں اسی آند کی جہلاک (جلوہ) ہے۔ اور سکتی اور ستہا (حالت خواب غفلت) میں جو آند وہی آند ہے۔ پس ایسی باریک بچا رہے وہ دیکھنے کی طرح سمجھا جاسکتا اور عقل کی آنکھ سے دیکھا جاسکتا ہے۔ چڑکی کی آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ منتر نمبر ۲۔ پس ہے سویت کیت۔ اس تیل میں جس کو ہم نے مہا سوکشم۔ (باریک بڑا تر باریک کما) وہی تمام موجودات کا آبا۔ (اور میجوبی تمام موجودات) اس کا آبا۔ آنا۔ وہی ست۔ اور وہی مہا سوکشم روپ ست تو ہے (تومی)۔

### چودھواں کنند

منتر نمبر ۱۔ چھی تیل۔ جیسے کوئی شخص (مثلاً چور کسی بچہ۔ اوسط عمر والیکو) کہ جب کو سوار چلنے پرنے کی زیادہ عقل نہیں ہے کسی ملک سے اوس کی آنکھ باندھ کر لا دیں اور اوس ملک کے دور کسی بن میں اوس بچہ کو بہتور آنکھ بندھا ہوا چور چلے جا دیں۔ تب وہ بچہ اوس بن کے ہر طرف جوانب میں جاتا اور کہیلتا پرتا پکارتا کہ کوئی ہو تو میری خبر لو۔ میری آنکھیں بند ہیں مجھے چور آنکھ بند ہلائے اور چور رہا اس لئے مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ میں کہاں ہوں۔

منتر نمبر ۲۔ اس عرصہ میں کوئی شخص نرم دل ہاں آگیا اور اس نے اوس کی آواز فریاد کی طرح کی سن کر رحم کیا اور اوس بچہ کی آنکھ کھول اور اس کا دل اوس سے صحت کر ایک بہتہ پڑا لیا کہ اس طرح تیرا دل ہے۔ پونچتا ہوا چلا جا۔ تب وہ دوسرا بچہ پونچتا ہوا کچھ عرصہ میں اپنے وطن اور گھر میں بہتور پہنچ گیا۔ پس اس تیل کا نتیجہ کہ اسی طرح ہر کوئی اودیا کیوجہ سے گویا۔ آنکھ بندھے کی طرح اس دنیا



بن ہیں گومتا اور اوس اپنے اصلی وطن پرمانند کو چاہتا۔ مگر بوجہ اودیا (بے علمی) کے اوس پرمانند کو نہیں پاسکتا نہ معلوم کرسکتا البتہ جب کوئی گرو بہمہ نشیٹھ میں اور عنایت کر کے برہمہ دیا (علم الہی) سے ماہر کرا دیں تب وہ اُنکے تباہی کے مطابق عمل کر رہا کارہو جب الوطن پرمانند میں پہنچ اپنے ست سروپ (مثل ماں باپ) سے مل سکتا ہے +

منتر نمبر ۲۔ پس ہی باریک ہی زیادہ باریک سوکشم روپ جس کو ہم نے کہا۔ سب آپا۔ اور تمام مخلوق اوس کی آتما۔ ایک ست سروپ۔ اور وہی ست روپ تو ہے (توسی) +

### پندرہواں کمنڈ

منتر نمبر ۱۔ ساتو تیشیل۔ جیسے کوئی شخص بہت بیماری سے قریب الگ ہو تو اوس کے پاس موجودہ رشتہ دار اُس سے پوچھتے کہ تو بھوکھ پچانتا ہے ہم کون ہیں اسوقت تک اگر اوس بیمار کے (نطق کا دیوتا۔ منگل) دل میں (دل۔ پران ہیں) (پران تہیں ہیں) (تہج ست میں) لے نہ ہوا ہو تو وہ بیمار پچا کر تلاتا رہتا کہ تم فلاں ہو میں پچانتا ہوں +

منتر نمبر ۲۔ گرجب نطق دل میں دل پران میں پران تہج میں۔ تہج ست میں جالمتا ہے اور عین حالت نزع کی ہوتی تب وہ کسی کو پہچان سکتا نہ تبا سکتا اور رشتہ دار ہی یقین کر لیتے کہ اب یہ زندہ نہیں رہیگا۔ مایوس ہو جاتے۔

منتر نمبر ۳۔ پس سمجھو کہ جس سوکشم روپ کے ہم نے تیشیل میں کہا جس میں پران لے ہوئے میں ہی سب آپا۔ اور تمام سنار اُس کا آپا (آتما)۔ ست اور وہی ست تو ہے (توسی) +

### سولہواں کمنڈ

منتر نمبر ۱۔ آٹھویں تیشیل۔ جیسے کوئی شخص چوری کے الزام میں گرفتار ہو کر حاکم کی کچہری میں گیا اور وہ جرم سنا کر کرے تو اوس وقت حسب واج انصاف واقعی منقہہ راجگان ست بڑی قدیم۔

منتر نمبر ۲۔ ایک لڑے کا گولا نہایت گرم کر کے امتحان کیا جاتا کہ اس گرم لوسہ کی گولہ کو اپنی ہاتھ پر رکھ لے۔ اور حالت میں اگر اوس نے واقعی جسم کیا تو وہ مجرم۔ اپنے آتما میں۔ اپنا واقعی مجرم ہو جائیگا



یا تو اس گولہ کو ماتہ نہیں لیتا۔ بلکہ اس کے خوف سے مجبور ہو سچا اقرار اپنے مجرم بن چکا کرتا اور اگر سخت مل ہوا اور گولہ کو پکڑا تو اس کے دونوں ماتہ جلنے لگتے اور اس سے وہ صاف یقینی طور پر مجرم قرار پا کر سزا یاب ہوتا۔ اور اگر اس نے دو چوری کا مجرم نہیں کیا شہدہ وغیرہ سے وہ گرتا کیا گیا ہے تو وہ اپنے آتما میں اپنے ست ہی خوف ہو کر اس گولے کو ماتوں میں لے لیتا اور ست کی تپا بست اس گرم گولہ کا ذرا بی اثر جلتے وغیرہ کا اس کے ماتہ نہیں آتا اور اس لئے وہ غیر مجرم یقین ہو کر فوراً چوڑا دیا جاتا +

(یاد دہشت) اس غلامی انگلشیہ وجود میں کی قسم کا امتحان دہرنا سچ قدرتی ہے، نہیں لیا جاتا بلکہ اس وقت کی (کہ جب چور سے اندر ہری راست میں اور جہان کوئی موجود نہیں یا سب جھٹکتے ہیں) شہادت لی جاتی۔ سہان کار وانی پولیس کی ہے کہ اگر پولیس نے دھبی یا بنا کر جوڑے گواہ پیش کر دیے اور کل گواہوں کا بیان لفظ بلفظ مطابق ہوا تو سزا دیدہ جاتی ورنہ وہ بھی چوری کرنا والا صاف چھوڑ کر اپنے گھر آتا اور اس کے دونوں ماتہ لٹ دیتے کہ چوری کا مال سچا اور ستر سے ہی سچا (اس وجہ سے مقابلہ راج لا جگان قدیم کے فی زمانہ چوری۔ بلکہ ڈاکیتی و زہنی بکشتہ ہوتی ہیں +

منتر نمبر ۳۔ اردو بندرشی اپنے بیات اس تیل کا نتیجہ کہتے ہیں کہ ہے سویت کہیت اس تیل سے وہ ست آتا بھی طرح ظاہر اور اس کا ست ہونا بھی طرح ماہر ہوتا پس جس ست کی تپا بست سے ڈنکرہ گناہ گرم گولہ تک کی صدمہ سے بچا اس کا بال بانگنا ہوا اور صحیح طور پر وہ ستر سے رہا ہوا۔ وہی سوکھم روپ ست بکا آتا اور سب سندھ اور اس کا آتا اور وہی ست سروپ تو ہے تو تھی +

دونوں حصہ چاندوگ اُنشد کا چٹا اور خاص اس جملہ حصہ دوم کا دوسرا دہیا متھرا پھلا کنندہ

منتر نمبر ۴۔ سنت لمارجی سے نارہجی نے کہا کہ آپ مجھے کچھ اپیش (تعلیم) دیجئے۔ سنت لمارجی نے فرمایا کہ ہے نارہم جو جانتے ہو وہ پہلے مجھ سے کہو تب ہم تمہاری مافی الضمیر کو سمجھ کر کہیں گے +

منتر نمبر ۵۔ نارہجی نے کہا کہ میں نے چاروں مذہب سنا اس اور سب پران۔ ویا کرں سترہ کلپ



دیوی اُتات شاستر۔ زندہ شاستر۔ ترک شاستر۔ نیت شاستر۔ بزرگت۔ ویدوں کا برہمن بہاگ۔ سیکشا کلپا۔  
 ویدانگ۔ بہوتنتر۔ دھروید۔ جوتش شاستر۔ گادری و دیا۔ گندہربا دیا۔ سلیپ و دیا۔ یہ سب مینے پڑھائی۔  
 منتر نمبر ۳۔ اس قدر پڑھنے سے میں منتر کو اپنی طرح سے جانتا کر۔ آتما کو نہیں جانتا اور میں نے۔  
 آپ ہی آتما کے جاننے والوں سے ایسا پہلے سنا ہی کہ

معنی اس شرتی کے یہ کہ آتما کا جاننے والا شوک درنج دینیوی سے پار ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ظاہر کہ آتما  
 کے نہ جاننے سے میں شوک میں رہتا ہوں اسلئے آپ آتما کی حقیقت بھی اگر میرا شوک فرما دیجئے ایسا  
 سن کر سنت کمار جی نے فرمایا کہ درحقیقت تم نے جقدر نام ویدانت شاستر وغیرہ کے لیکر کہا کہ ہم نے سب  
 پڑھے ہیں سب نام بات ہے۔ ان سب کی دنیا اور دینیوی رنج ہمیشہ بڑھتا رہتا کہی رنج دور نہیں ہوتا۔

منتر نمبر ۴۔ سنت کمار جی نے وہ سب نام وید وغیرہ جو نارو نے سکے کہہ کر کہا کہ یہ سب نام کے تیرے  
 ہیں مگر سب کام۔ اپنا کر نیکے لائق ہیں یعنی ان سب لپٹوں میں جو طریقے لکھے وہ صرف اس واسطے لکھے  
 ہیں کہ ان کے بموجب جس تناد دینیوی کیلئے پرستش کی جاوی وہ متنا (اس جسم موجودہ یا آئندہ برعبر  
 تناخ بہت جنموں میں پرلے تک) حاصل ہو۔ اسی وجہ سے مرگ۔ بزرگ۔ تناخ میں جانا آنا پرلے تک ختم  
 نہیں ہوتا ہمیشہ زبرد (قید دینیوی) میں رہتا اور کہی دنیا اور دینیوی رنج سے نجات نہیں ہوتی اور واقعی جس  
 طرح برہمہ قابل پرستش کے ہی اور جو خاص برہمہ وہ امر دیکر ہے۔ جس کا بیدار۔ اون لپٹوں میں نہیں لکھا  
 سینہ لبینہ برہمہ گیانیوں سے ملتا ہے جس کو سنو میں اب تم سے کہتا ہوں۔

### دوسرا کنند

پہلا منتر۔ سنت کمار جی نارو سے کہتے ہیں۔ ہے نارو اس وید وغیرہ و دیا کے پڑھنے میں زیادہ تر  
 واک اندر رہ (نطق) نام کا برہمہ جس سے سب رگ وغیرہ وید و دیگر شاستر پڑان۔ اتنا اس وغیرہ پڑھتے  
 اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فلاں وید یا فلاں شاستر یا فلنگو وغیرہ ہی۔ اور جو بات ہر دیں ہی وہ جی  
 زبان سے کہو تب ظاہر ہوتی ہے اور اس کے خلاف اپنی اگر زبان سے پڑایا نہ کہا جاوی۔ تو معنی ہوشیار  
 معقود۔ یعنی مطلب کی مفقود ہونے سے۔ یعنی مینوئی مفقود ماو گفت و شنود نہ ہونے سے۔ دہرم۔ دہرم



ست۔ ہلا برا۔ کسی کا فی الضیر وغیرہ فی الضیر کے نہیں معلوم ہوگا پس ظاہر ہے کہ حرف ایک نطق تھا یہ سب جانا جاتا ہے اور جہانک یزوی شیا میں سب کے جدا گانہ نام ہیں سو جب وہ نام زبان سے نکلا جاوے تب وہ شے معلوم ہوتی ہے۔ پس نتیجہ یہ کہ دیگر غیرہ کوئی برہمہ نہیں نطق برہمہ درود ہی برہمہ بذریعہ عقل قابل پرستش کے ہے۔

دوسرا منتر ہے نارو اوس ہمارے پچھلے منتر میں جو کہا اوس کے ثبوت میں وید کی مشرتی ہر باگے برہمت منے اس کے یہ کہ نطق برہمہ ہے۔ اُس کی پرستش سے چوہل پتا وہ سنو۔ ہے نارو جہانک نطق کی پہنچ ہے وہاں تک جس شے کی خواہش ہو وہی شے اس نطق کی پرستش سے مل سکتی ہے۔ ایسا سنکر نارو نے پوچھا کہ ہے سنت کہا جی۔ پس خالص نطق ہی برہمہ یا نطق سے بڑے درجہ والا کوئی اور برہمہ ہی ہے سنت کہا نے جواب دیا کہ ہاں اس نطق کا ہی برہمہ کوئی اور ہی ہے اوس کو سنو۔

### تیسرا منتر

پہلا منتر ہے نارو نطق کا ہومان۔ (بڑے درجہ والا) دل ہی کہ دل کی تحریک یا در دل کو نطق میں مخاطب ہوئیے نطق کہہ کہہ سکتا دل کی تحریک یا توجہ کے بدون نطق کہہ کہہ نہیں سکتا اسلئے نطق تابع دل کے یعنی نطق۔ ماتحت دل کے ہی۔ اور نطق سے بڑے درجہ میں دل۔ برہمہ اول قابل پرستش کے ہے۔

دوسرا منتر ہے نارو ہمارے کہے ہوئے اسی پچھلے منتر کے ثبوت میں یہ شرتی ہے۔ (سنو برہمت اُپاست) پس جو کوئی ایسا دل کو برہمہ روپ بنا کر دل کی عبادت کرنا اوس کو جہانک دل کی پہنچ ہے وہاں تک جس شے کو دل کا پوچھنے والا خواہش کرے وہی شے اوس کو ملے گی۔ پھر نارو نے پوچھا کہ دل سے ہی بڑے درجہ کا کوئی اور برہمہ ہے تب سنت کہا نے کہا کہ ہاں اور ہی اوس کو ہی سنو۔



## چوتھا کھنڈ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ ہے نار و دل سے بڑے درجہ والا شکلپ (ارادہ) ہے کہ جب اول ارادہ ہوتا  
تباں اس ارادہ کی مطابق خواہش کرتا۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نار و اس طرح (جیسے وید وغیرہ کا مقام نطق۔ نطق کا دل۔ تیسے اخیر پرانے  
وید وغیرہ نطق و دل کی پیدائش۔ قیام۔ فنا کا مقام شکلپ ہی۔

سُرگ پرتی وغیرہ سب شکلپ سے ہی نمایاں ہوئی۔ یعنی جو برہمہ نے شکلپ کا (اکھوہم) ہو جس  
نامی) میں ایک ہون سنت ہو جاؤں تب اس شکلپ سے سب تیج ت اور تیج ت سے سنا  
پیدا ہوا اور اسی شکلپ میں سے سب وید و وید و کرم وغیرہ نکلے ہیں اور اس طرح بذریعہ  
عقل کے یہ شکلپ نامی برہمہ پوجنے کی لائق ہے۔

منتر نمبر ۳۔ ہے نار و جو کوئی ایسا جان کر شکلپ برہمہ کو پوجتا اس کو دھرو لوک (قطب ثانی)  
تک پانکی سائی ہوتی جہاں پہونچکر وہ مثل قطب کی لاجب ہو جاتا ہے جیسا کہ دھرو لوک اور دھرو لوک کے  
باشندے لاجب ہیں جبکہ زوال نہیں اور جہاں تک شکلپ کی رسائی ہے۔ تہاں تک کی نیوی  
اشیا میں سے جس شے کی خواہش ہو وہ اس شکلپ کی پرستش کر نیوالی کو ضرور ملتا۔ پھر نار و فی پوجا  
کہ شکلپ سے ہی بڑے درجہ والا کوئی اور برہمہ ہی اور سنت کمار نے کہا کہ ہاں ہے اس کو ہی سنو۔

## پانچواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہی نار و شکلپ سے بڑے درجہ والا۔ چت ہے۔ کہ جب چت کسی  
اگلی پھلی یا موجودہ شے کی چتا (یاد۔ شمار) کرتا تب شکلپ پیدا ہوتا اور اس طرح ایک دوسرے سے  
اخیر کرم تک فوبت پہونچتی ہے۔ یعنی اول چت۔ پھر چت سے شکلپ شکلپ سے دل میں بچاؤل سے  
نطق (نطق سے وید۔ وید سے منتر۔ منتر سے کرم ہوتا ہے)۔

منتر نمبر ۲۔ غرض سب امر۔ چت سے پیدا۔ چت میں ٹہر کر۔ چت میں ہی لے ہوتے ہیں اگلے  
چت کو ان سب سے بڑے درجہ والا سمجھ کر چت کی پرستش کرو۔



منتر نمبر ۳۔ ہے نار و ایسا چت کو سمجھ اور برہم کی پرستش سے پرستش کرے وہ الاشل قطب کے لاجب اوچت کی پہونچ جو تمام ہندسہ کی حد تک ہی اس لئے اس کو دنیا کی ہر شے مطلوب و مرغوا حاصل ہوتی ہے۔ پھر نار و نے پوچھا کہ چت ہی بڑے درجہ پر ہی کوئی اور ہے۔

پچھٹا کھنڈ

منتر نمبر ۴۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نار و چت سے بڑے درجہ پر دیان ہے۔ اور یہ اخیر کی بات ہے کہ جو گی لوگ جب انکانت سب طرف سے طبیعت کو کھینچ کر دیان (مراتب) میں آتے تب چت (جو اگلے پچھلے یا موجودہ) حالت یا اشتیاب پر چلتا رہتا وہ چلنے سے باز کر مستقل (لاجب) ہو جاتا کہ یہی پارتھ کی منزل مقصود ہے کہ جیسے راستہ چلنے والا جب تک منزل مقصود تک پہونچے چلتا ہی رہے گا اور منزل پہونچ کر پیراوس کو اوس راستہ چلنے سے کچھ کام یا خیال نہیں ہوتا غرض اول سے اخیر تک یعنی زمین انترکش۔ مرگ۔ پانی۔ پر۔ دیوتا۔ آدمی وغیرہ قرار پذیر ہو رہے ہیں۔ اور اس طرح جس کا دیان (مراتب) ٹیک نہیں اوس کا چت متعلق نہونیہ ہر شخص میں تمام دوش سے آتے ہیں۔ اس لئے دیان کو طبری درجہ والا سمجھ کر دیان میں مشغول ہو۔

منتر نمبر ۵۔ ہے نار و ایسا سمجھ کر دیان برہم کی پرستش کرتے اون کو دیان کے حد اندر کی شے مٹی۔ پھر نار و نے پوچھا کہ دیان سے بڑے درجہ پر جو کوئی ہو اس کو کہو۔

ساتواں کھنڈ

منتر نمبر ۶۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نار و۔ دیان سے بڑے درجہ والا گیان (اخیر درجہ کی باطنی) ہے۔ کہ گیان ہی دیان کا کارن یعنی گیان کا جہ ہے جو منقلب۔ دل نطق وغیرہ بیانات کی۔ اس لئے سب سے بڑے درجہ والے کارن روپ گیان کی پرستش کرو۔

منتر نمبر ۷۔ ایسا سمجھ کر گیان برہم کی پرستش کرتے وہ اخیر درجہ کے اوس لوگ ہیں مستقل رہتا جاں گیانی لوگ رہتی۔ اور وہاں ہی اونکو گیان ہوتا اور اگر کسی امر کی خواہش ہو تو وہ امر حسب الخواہ اوسکو مل سکتا ہے۔ پھر نار و نے پوچھا کہ گیان سے بڑے درجہ پر اگر کوئی ہو تو اوس کو بھی کہئے۔



### آٹھواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نارو۔ بگیان سے بڑے درجہ پر بل سار تھ (طاقت ہی۔ کرا کر جسم میں طاقت نہ تو اس سے بگیان و ہیان کچھ نہیں ہو سکتا۔ نارو اس کا چت۔ دل۔ کسی امر میں لگ سکتا اور نطق وغیرہ سب معطل رہتے۔ پر وید پڑھنا اور وید منتر و وید وکت کرم کچھ نہیں ہو سکتے۔ صرف طاقت سے ہی ست موجودات قائم رہیں۔ اُس لئے طاقت کی پرتش کر کے طاقت پیدا کرو اور طاقت کو زائل نہونے منتر نمبر ۲۔ ہے نارو جو ایسا سمجھ کر۔ بل برہمہ کا آرا دہن کرتے وہ بل کی حد کے اندر کی ہر شے و تمام شے دنیوی کو حسبہ لے لیا وہ پاتا ہے۔ نارو نے کہا کہ بل سے بڑھ کر جو ہر اُس کو کہو۔

### نواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ طاقت کی بڑے درجہ پر۔ ان (غذا) ہے۔ کہ غذا سے طاقت اور طاقت سے۔ بگیان وغیرہ سب شے جو بانی کئی بن سکتی ہیں۔ اسلئے غذا کو انہم بہتر سمجھ کر غذا کا سیون کرو یا دوشست نوٹ۔ اس موقع پر غذا سے مطلب اس غذا اور غذا کی بنی ہوئی شے سے ہی جو خلق شکم پری اور واسطے قائم رہے جسم کے ہی۔ اس غذا سے مطلب نہیں جو زبان کی ذائقہ کی اس کہ جن سے شکم پری تو تا روز قیامت نہو اور چھوڑیں میں سے مال اسباب تک بچ کر کہا جادی ایسی غذا سے شکم پری ہوئی نارو۔ سے طاقت آتی۔ خلاصہ یہ کہ آرام دینے والی شے سے طاقت پیدا اور عیش کی اشیاء سے سب نیا ہر کی دولت اور طاقت اُلٹی زائل ہوتی ہے۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نارو جو ایسا سمجھ کر۔ برہمن کا سیون کرتے وہ اس لوک میں پہونچے جہاں ان اور جل کی بہت خیرات کرنیوالے پہونچتے۔ اور ان سے اُن کے جسم میں طاقت بھر۔ ادن سے بگیان۔ وہیان۔ چت۔ دل نطق کی مستقل رہ کر۔ دید کا پڑھنا۔ وید منتر کا آرا دہن اور سب کرم بن سکتی ہیں اور جو خواہش ہو وہ سب اس کی پوری ہوتی ہیں۔ نارو نے کہا کہ ان سی بڑھ کر جو کچھ ہو سکتے۔

### دسواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ان سے بڑھ کر جل (پانی) ہے کیونکہ جل۔ ان کا کارن اور



ان جل کا راج ہے کہ جل برسنے سے ان پیدا ہوتا۔ اور کمایا ہوا ان پانی سے خمیرا کر چتا تب ایسے ان سے طاقت آتی اس لئے پانی کی پرستش کرو۔

منتر نمبر ۲۔ ہے نار و جو کوئی ایسا سمجھ کر جل برہم کی اپنا کرنا اُس کے سب نور تہہ حسب دلخواہ پوری ہوتے اور جس شے کی خواہش ہو وہ سب اُس کو حاصل ہوتی۔ پھر نار و نے کہا کہ جل سے بڑے درجہ پر جو ہوا اُس کو کہئے +

### گیارہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ جل سے بڑھ کر تیج (آگ) ہے۔ کتیج ہی (زمین سے آسمان تک) کاندرا۔ خلا میں جو ہوا (باو) تسکو جس کرنا تب اُس ہو کر پانی برستا۔ پانی سے ان۔ ان سے طاقت۔ طاقت سی گیان وغیرہ سب پارہ تہ متعلقہ یکے بعد دیگرے جیسے سیان تک آئے۔ پیدا و حاصل ہوتے ہیں ماور کمایا ہوا۔ ان اور پیا ہوا جل ہی پیٹ کی اندر جڑا لگن سے ہی پچکر مضم ہوتا اس لئے تیج کو ان سب ہی ٹھیک پرستش کرو +

منتر نمبر ۲۔ ہے نار و جو ایسا سمجھ کر تیج برہم کو پوجتا وہ ہمہ تن نور نور لگین اور اپنی روشنی میں آپ روشن (سوم پرکاش) ہو کر سورج وغیرہ لوگوں میں ہتا جاواں اندر مطلق نہیں اور اُس کے اندر با کا سب اندر ازل ہو جاتا اور اگر وہ کسی شے کو چاہے تو اُس کو ہر شے حسب دلخواہ ملتی ہے۔ نار و نے کہا کہ تیج سے بڑھ کر جو ہوا اُس کو کہئے +

### بارہواں کھنڈ

منتر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نار و تیج سے بڑے درجہ میں۔ اکاس ہے کیونکہ برہم ہی کارن۔ جل۔ جل کا تیج تیج کا وایو۔ وایو کا کارن اخیر درجہ پر اکاس ہے کہ اکاس سے وایو۔ وایو سے تیج۔ تیج سے جل۔ جل سے پرتھوی۔ پرتھوی ان پیدا ہوا رہتا ہے کہ جس ان سے طاقت اور طاقت سی گیان دہیان وغیرہ سب اشیا متذکرہ بالا پیدا ہوتے اور بن سکتے ہیں۔ اس لئے اکاس کو پوجو +







نارو نے پیر و پنجا کر آسائے بڑھکر کیا ہے  
پندرھواں کنڈ

منتر نمبر ۱۰ - سنت کمار نے کہا کہ آسائے بڑھ کر - پران (دم) ہے کہ جیسے رتھ کے پیچے کی میر  
آرا - سب طرف سے پوست ہیں جیسے تمام جسم کے عضو و عضو اور سب اندرین انتہہ کرن ہر طرف سے آگ  
پران میں پوست ہیں اور ظاہر ہے کہ جب تک جسم میں دم سوائس آتا جاتا تب تک ہر عضو اپنا اپنا  
کام کر سکتے اور جب دم نکلیا دے تو باوجودیکہ سب جسم موجود - مگر کوئی عضو مطلق کام نہیں دیتا بلکہ جسم  
محض نکما تصور ہو کر وہ جسم ہونک یا دفن وغیرہ کر کے نابود کر دیا جاتا اور اسی موقع کا یہ سکہ ہے - کہ  
جب تک سانس تب تک آسائیں اسی سوائس سے سب رشتہ ہیں اور اس لئے پران ہے -  
ماں - باپ - بیٹا - جو رو - گرو چلیہ وغیرہ ہے اس واسطے پران کو ان سب سے بڑھکر سمجھ کر -  
پران کی اپنا سا کر دے +

یاد و ہشت - اسی بنا پر سب قسم کے ارادہ بن پرستش شل - جگت - لگن ہو تو وغیرہ سے -  
پران کا ارادہ بن اچار جوں نے فضل مانا - اور پانچویں منی نے جو پرنا یا ام سے جوگ کی کر یا - اور پرنا  
نڈیا کی اوس کو سب اچار جو ش قبول کیا اور ضروری ہنگام میں رکھا ہے - اور کسی شاستر کے اچار  
نے اس پران بدیا کی تسخ نہیں کی - جیسی اور جگت وغیرہ بدیا دن میں تسخ وغیرہ ہی -

منتر نمبر ۱۱ - ہے نارو اسی بنا پر یہ دستور اور ٹل چلا آتا ہے - کہ جو کوئی ماں - باپ - بہائی  
سسر گرو - بہن حاکم وقت وغیرہ جو واسطہ رشتہ کے اپنے سے بڑے ہیں (اون کی امانت کرتا  
اون کو براکتا - اون کی خدمت نہیں کرتا اون کا کہنا نہیں ماننا وغیرہ وغیرہ - ایسے شخص کو ذی علم  
لوگ نالایق کہتے دہکار دیتے اور کہتے کہ تو ہتھیار ہے یعنی مان - باپ - بہائی - سسر گرو - بہن  
فرمانروائے وقت کو جو جان سے مارنے میں ہتھیار لگتی دے ہی اون کی امانت وغیرہ مراتب بالا  
کوئے اور خدمت وغیرہ نہ کرنے سے ہتھیار لگتی ہے -

منتر نمبر ۱۲ - ہی نارو اور غور سے سمجھو کہ وہی ماں باپ وغیرہ بڑے جسم کے نکلیا نیسے پر رو



بنے۔ مر جاتے تب اون کے جسم کو بٹیا۔ ماتی چلیہ وغیرہ ہی جلادیتے یا زمین میں دفن کر دیتے اوس  
 فعل سے اُس کو کوئی ہتیار۔ ماں۔ باپ وغیرہ کا مار ڈالنے والا کوئی نہیں کہتا۔ بلکہ تیر پوپ مر جاتے  
 ماں باپ وغیرہ کی وہ لڑکا وغیرہ جس عمدہ وجہ کی کمال شردہا سے۔ واہ کر یا۔ پتھر بکھین کر سٹے اوی درجہ کا  
 وہ سعادت مند کہا جاتا۔ اون کی حیات میں اپنے بڑوں سے بے ادب ہنا بے ادبی کی گفتگو و برتاؤ کرنا  
 اون کا مارنا۔ اور اوس کو ہتیا لگتا ہے۔ (درنہ بچر کسی موقع کے نشا و نادر کے کوئی اپنے ماں باپ کو کسی ہتیا  
 وغیرہ کر کے جان سے نہیں مارتا۔

مشر نمبر ۴۔ جو ایسا پران کو بھکر۔ پران برہمہ کی پرستش کرتا۔ وہ تمام دی روحوں میں پران کو بدرجہ مساوی  
 جانکر سب کو ایک برہمہ روپ مانتا۔ ہم ورشی ہوتا (ایسے افضل سجدہ الیکالقب شاستر میں آتی بادی ہے جب کا  
 ثانی دنیا میں کوئی نہیں +

### سولھواں کنڈ

مشر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ ہے نارو جو کوئی ست (برہمن) کو جانے خاص اُس کو آتی بادی  
 کہتے ہیں۔ نارو نے کہا وہ ست نیسے جانا جاتا سنت کمار نے کہا کہ ست بولنے اور ست کر گیان (جو گھٹا  
 حق شناسی) سے جانا جاتا ہے نارو نے کہا کہ اوس ست گیان کو فرمائیے +

### سترھواں کنڈ

مشر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ جو ست کو جانا وہ ست (پچ) بولتا۔ اور جو ست کی چھلٹ کو  
 نہ جانکر ہی سہل طریق پر تاحد علم و یقین اپنے سچ بولتا وہ بھی سمجھو کہ ست بولنے والا ہے لیکن ضرور گیان  
 (ست کی چھلٹ) کا جانا مقدم ہے۔ نارو نے کہا کہ ست کی چھلٹ (گیان) کو فرمائیے +

### اٹھارھواں کنڈ

مشر نمبر ۱۔ سنت کمار نے کہا کہ منن (ثابت کرنے) سے ست کی چھلٹ معلوم ہوتی ہے۔ اس  
 موقع پر منن کرنا اُس کو کہتے کہ پڑھائیوں لے گرد آچارچ ہو۔ اوسے جو پڑھا سنا اوس کو تمام دلائی۔ پتھر  
 رفع اغراض متعلقہ مراتب۔ صحت طلب کی بلا مقصوب بچا کر کے۔ اوس کے نتیجہ چھلٹ کا معلوم کرنا



تیار دینے لگا کہ من کی کیفیت بتائیے +

ادنیواں کہند

مفسر نمبر ۱۰ سنت لکھارنے لگا کہ ہے نارو۔ جگیا سو پر شکوہ چاہئے کہ استاد نے جو نتیجہ بتلایا پہلے  
اوس پر یقین کر کے (یہ ہو کہ اپنی سجدہ تو وہاں تک پہنچتی نہیں اور اس بنا پر وہاں کے کئے کا یقین نہ  
کرنا بلکہ دنیا کے ہمارے تجسس میں نہیں آتا لہذا غلط اور قابل یقین کے نہیں ہے اور اس لئے اوس طرح  
سے طبیعت کو ٹھالینا۔ اور بحال نہ آتی اور لٹا اوس گرد کے کلام کی امانت کرنا۔ غرض سب پہلے یقین  
کر کے۔ بعد میں اوس کے ثابت کرنے کے لئے تلاش بجا میں کوشش کرنا ایسے جگیا سو محض کو وہ امر تحقیق طلب  
پورا وجہ لگایا۔ جیسا استاد نے بتایا تھا غرض شروا۔ (یقین) سے من اور من سے جلی مارچ کی وہی کیفیت  
پر مامیت ہو جاتی ہے۔ نارو لکھا کہ شروا کیسی ہوتی ہے +

بیواں کہند

مفسر نمبر ۱۱ سنت لکھارنے لگا کہ نشٹما۔ سے شروا ہو کر من ہوتا۔ اور نشٹما اوس کو کہتے ہیں کہ گرد  
کی خدمت اور گرد نے جو طریقہ۔ برہمہ حرج وغیرہ کا بتایا اوس کے مطابق عمل کرنا تب خود بخود دل میں  
شروا اور بجا پیدا ہوتا۔ نارو نے پوچھا کہ نشٹما کیونکر پیدا ہوتی +

الکیواں کہند

مفسر نمبر ۱۲ سنت لکھارنے لگا کہ ہے نارو جو کوئی جگیا سو پرش (طلبکار صادق) صریح بانی ختم  
نہ کے بلکہ گرد نے جو واسطے اپنے گیان مارک کرنا یا اوس طریق سے اچھی طرح۔ سب خصوصیات کو قابو اور  
قلب لکھان (یعنی دم و شم۔ کر کے چت کو مستقل کرے تب نشٹما ہوتی۔ کہ اس کا نام کرت (عمل) ہو پس  
مجھ کو عمل سے نشٹما پیدا ہوتی ہے اور نشٹما کا کارن عمل ہے +

باہیواں کہند

مفسر نمبر ۱۳ ہے نارو عمل ہی یعنی ذکر، جو بیان کی تب ہو سکتا ہے جب جس جگیا سو کو متباد  
دیندی اس پر کم نہ ہو۔ کہ اندک۔ چور پر پانند سکھ پر ہر روپ ہوئی خواہش ہو۔ اور تب وہ سب



اشیاء دنیوی و سرور شہیاد دنیوی سے ہٹ کر خاص پرمانند پانچکے لئے نہایت مشکل عمل و محسوسات کا اور قلب و ساکن کرنا اس عمل کو کرتا ہے۔ (چنانچہ یہی حال دنیوی اشیاء کا ہے) کہ جس دنیوی اشیاء کے سرور حاصل کرنا مرغوب ہوتا ہے ہر کوئی اس کی تدبیرات پر عمل کرتا ہے۔ اور جو مرغوب ہی نہیں اس طرف رغبت ہی نہ ہوگی۔ پھر عمل نشٹا۔ شروما وغیرہ کہاں ہوں گے اور ان مراتبات کے ہونی سے اصل پرمانند - ست سروپ کی طرح حاصل نہوگا۔

### تیسواں کھنڈ

منتر منبرا - ست کمار جی اب اخیر درجہ کا ادیش کرتے ہیں کہ ہمارا دیوتا شک جو ہم نے اول نطق ایک شے قائم کر کے - نطق سے پہلے - دل سے بتر منکپ - تس سے بہتر جت - جت سے بہتر بہان - بہان سے گیان - گیان سے بل - بل سے ات - ات سے جل - جل سے آگ - آگ سے ہوا - ہوا سے اکاس - اکاس سے سمرن - سمرن سے آسا - آسا سے پران - پران سے ست کو بہتر کہا - اور ان کے حاصل ہونیکے درجہ میں - اول من - اور من کا کارن شروما - شروما کا نشٹا - نشٹا کا کارت کارن بتلایا - پس سب کا نتیجہ اخیر ہے کہ درجہ میں سب سے بڑے درجہ والا (بھوان) ایک ست - پرمانند روپ برہما آتا ہے کہ اس پرمانند پرمانند روپ کے مقابلہ میں تمام اقسام کے آند سرور محض بے حقیقت ہیں - کیونکہ جس قدر دنیوی شے کے سکھ اون میں علاوہ آسا (خواہش - ہوا) کے ترشنا (ہوس) ہی ہوتی یعنی مثلاً ٹوٹی لکھتی ہوئی بوتل اور کوئی ترشنا ہوتی کہ کر دڑتی سے لیکر ہمارا سکھتی ہو جاؤں - درجہ یہ کہ درجہ ہوس کا بڑھتا چلا جاتا جس کی کوئی حد نہیں اس وجہ سے ان دنیوی اشیاء کے سرور سے بچاؤ سکھ کے اخیر پر دکنہ رکھتا - بقولہ -

ہو او دم پرانی کریں اب کلیں تا بہت جری تو رکشا پر دم دکھ جائی تو پران سمیت

یہی حالت استری کے سکھ کی ہے کہ استری سے صرف واسطے پیدا ہونے اور اولاد کے شادی کیجاتی - اگر در بیان میں جو استری کی دلجوئی و پردخت و قضیہ تنازعات وغیرہ پیش ہوتے تو وہ سب سکھ منفقہ و ایک دکنہ ہاتھ میں رہتا - مزید براں اولاد کا آئندہ یہ سب ہی زیادہ دکنہ داتی ہے - جس کو دنیا میں ہر کوئی گراہتی - بھگت نام ہے کہ اول بھالما بابا فی اون کی پرورش تعلیم بیاہ شادی وغیرہ کرتے - پھر اگر وہ بڑے نہیں یا بد چلن



نکلے۔ خواہ بے روزگار ہو تو گویا عمر بیکٹے والدین اور بیٹوں اور اون کے قبائل کو دکھ ہی دکھ ہے اور اگر با علم۔ باروزگار ہو کر بامروت ہوئے تو والدین کے سب حقوق و انصاف کو بھول کر اپنے عیش و عشرت میں مبوش رہتے جن سے والدین کو بقیہ العمر کمال حسرت وغیرہ کا دکھ بچ رہتا۔ خلاصہ یہ کہ دنیا میں۔ روپیہ استری۔ اولاد کی ہی سب شایخ میں سوان میں سے کسی کی حد نہیں اور انجام میں سب کی خالص رنج و دکھ ہی نکلتا ہے باقی رہا ست مرد پرمہ۔ جو پورا پرمانند روپ جس کے آگے اور کوئی پرمانند نہیں اس لئے اُس کے لئے بجز آسا آزمائی کے ترشٹا نہیں ہو سکتی۔ جو دکھ کا بچ ہے اور اس میں سوائی دائمی سرور کے را نام۔ رنج نہیں ہے۔

### چوبیسواں کمنڈ

منتر نمبر ۱۔ ہے نارو جہانک ایک سی زیادہ ایک کو دیکھا سستا۔ جاتا اون سب کو نیت نابود ہو جاتا والا۔ اور چوٹے درج میں جالو اس کی بیشی درج میں تمام اشتیادینوی ہیں؛ اور جس سے زیادہ۔ نہ دیکھتا سستا جاتا وہ ہومان (از ہمہ بہتر) لازوال۔ ست پرمانند ہے۔ نارو نے پوچھا کہ وہ ہومان کہاں رہتا ہے۔ ست کمار نے کہا کہ اس کے رہنے کا کوئی مقام نامزد نہیں وہ خاص اپنے مہمان کے اندر رہتا ہے +

منتر نمبر ۲۔ ہے نارو اگرچہ کار۔ گموراساتی۔ مد پیمہ سونا خزانہ۔ ہستری ٹیا۔ کٹمب۔ غلام مکان جانا وغیرہ سب نینوی اشتیاد کو نینوی گفتگو ہمار میں۔ ہومان کہتے۔ گردہ خاص ان سب کی علیحدہ ہے۔ فوٹ۔ برت کمنڈ میں جو کسا جاتا ہیمان کو پوچھے کہ لفظ ہیمان غلط العام اور صحیح لفظی ہومان ہے۔ اسی طرح ہر اشتیاد نینوی کو پہلے درج میں ہومان کے مہمان اور اس کا مقام قیام سمجھ کر ظاہری اشتیاد کو یہ بہانہ تو ماروں دسہرہ ہولی دیوالی وغیرہ۔ کہ ایک لوگ پیش کرتے کہ اون کے عقیدہ میں وہ ست پیاست میں بیاپک ہے اور جو بادی لوگ سب موجودات کو برہم روپ اور اس کو سب میں بیاپک سمجھ کر کچھ کا کچھ کہتے وہ ناستک ہیں کہ اونہوں نے پہلے درج میں ہومان برہم کی مہمان کو نہیں جانا۔



کھسواں کنڈ

نمبر ۱ - ناروے نوچا کہ سب سی علیحدہ رہنے بیوان کی کیا وجہ ہے اور وہ مقام اُس کے رہنے  
کہاں ہی سنت لکھانے کا کہ اور نیچے دائیں بائیں - پورٹ پچم - دکن - اور وغیرہ سب ساہوکار  
حد دنیاوی کی کسی جاتی وہ سب یعنی تمام موجودات اوس بیوان کے اندر ہیں اور اُس کے نیچے اور پر کسی  
طرف کوئی اور کچھ نہیں - پس سمجھو کہ سب موجودات کا سب طرف ہی بایں (محیط) و بیوان ہے اور  
اور جہاں تک نام و روپ الی شیا و دیوی و دنیا اوس تمام کا مجموعی ہیئت والا وہ ایک بیوان اور میت ہے  
(وحدہ لاشریک) - ہمہ اوست) ہے پس سب سے اخیر مطلب سمجھو کہ ہے نارو تم ایک - ہمہ بشید (اہم برہما  
میں برہم ہوں) الحق) پر قائم ہو - کہ اور نیچے - دائیں بائیں ہر سمت اور ہر شے ایک اور میت برہم  
(وحدہ لاشریک) ہوں -

مقرر نمبر ۲ - بے نارو - برہمہ - آتما - اہم - ایک ہی امر ہے۔ اپنے آپ کو۔ آتما۔ یا اہم۔ کہتے سووی  
برہمہ اور ویت بہومان ہے۔ پس جو اس کی خلاف ویت باددالا ہے۔ کہ ایک برہمہ کے سوا کسی شے  
کو۔ ابتدا یا دسمیان۔ خواہ اخیر میں برائے نام ہی کہتایا جانتا۔ اس کو سمجھو کہ اس نے کسی دوسرے کو  
(برہمہ سے سوار) راجا مالک سمجھا پس وہ ہمیشہ۔ ناقص لوگ ناقص چوٹوں میں گھومتا اور کہیں اس کی  
مراد حاصل نہیں ہوتی اور جو جب مصرحہ بالا۔ اہم برہمہ۔ اناحق۔ برنی میں رہتا۔ اس کی کہیں کچھ کمی  
نہیں ہوتی کہیں جانا آنا نہیں رہتا۔ پر ماتنت روپ میں مستقل نو اس کرتا ہے۔

پنجابیوں کی

منتر نمبر ۱ - ہے نارو جو آتم تیا۔ اپنے لیے آتما کا جاننے والا۔ آتما کا ربرتی والا ہے وہ سب کو اپنے میں اور اپنے کو سب میں سم دیکھتی ہوا جانتا۔ دیکھتا۔ بڑھتا۔ یقین کرتا۔ اپنے میں آپ خواہش۔ اور تمام نیوگا۔ یوگا میں مصروف رہتا۔ اپنے سرور میں آپ سرور رہتا اور وہ خوب یقینی طور پر سمجھتا کہ مجھ سے ہی سب ست۔ راج۔ گن۔ مہت۔ تت۔ پنچ تت۔ اور ان تین گن پنچ تت مجموعی شٹ دہات مادہ روپ سے یہ سب فرع بنوع کی اشکال افعال وغیرہ نمایاں ہوئی ہیں۔ اسی کا نام۔ آتم دیا (خود شناسی) ہے۔



متر نمبر ۲۔ ہے تاہم اسی آتم و دیا کے متعلق (جو بھائیک کی) یہ اسلوب دیکھ کر پران (جی جی) کوئی اور قسم کے پران (ثبوت) اور چون و چرا کی ضرورت نہیں کہ یہ سو تھ پران (خاص الخاص) ثبوت ہے۔ ایسا آتم بننا۔ اپنے میں موت حیات نہیں دیکھتا۔ امرت روپ زندہ جاویدگی میں رہتا اور اس وجہ سے اس کو کوئی عارضہ کسی قسم کا دکھ نہ کہ غیرہ پرارتہ کر کے مفہوم نہیں ہوتا کہ ان عوارض سکھ دکھ وغیرہ کو بھی وہ آتم روپ چلتا ہے اور اس لئے اس کے پانچکے لئے آتما سے سوا کوئی اور نہیں رہتی کہ سب کا۔ منت۔ اپادان کارن روپ آتما اس کو پراپت حاصل ہے۔ وہ ٹھیک سمجھتا ہی کہ میں ایک ہی۔ پہلا ایک ہی۔ سب۔ تم۔ نام سے تین پرکاس (غیر نام سے پانچ) اور مت۔ ت۔ اسکار۔ اور پانچ مت۔ اسکار۔ اور جب ہندو مت پر پانچ مت۔ ت۔ انبات، غلہ، نطفہ، نوع انسان (مٹی، مٹی، مٹی، مٹی، مٹی) اس طرح اس اصل وابتدائی۔ ایک۔ بہن منت۔ پادان کارن روپ سی۔ جو جو کالج ظاہر ہوئی اور کاروں کے شمار سے وہ ہشتار روپوں والا سنسار ہو گیا ہے اور اپنے میں آپ ٹھیر رہا۔ اپنے میں آپ لے کر لیتا ہی اس طرح وہ بھومان نام والا سب جیتین۔ مہادیو۔ ایک ادویت (وحدہ لائیک) ستوتھر (خود اختیار) پرمانند روپ (عین سرور) ہے۔





### چیلہ کا پہلا پرسن (سوال)

ننر ہے گرو مہاراج بن کس کی پڑیا (تحریک) سے جا کر اپنے انکول (جسٹ) سے (مفید پارتہ کو پارت ہوتا۔

نمبر ۲۔ تیسے۔ سب کرم اندریاں۔ پران کی گئی (چلنے سے) اپنے اپنے کام میں پرورت ہوتی تو ظاہر کر اندریوں کی جیٹا پران (دم۔ مہوانس) سے ہی گریہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ پران (جڑہ روپ) کس جیٹین کی پرینا سے چلتا ہے۔

نمبر ۳۔ باک اندریہ سے شبدوں کا اچارن (لفظوں کا بولنا) کس کے پرینا سے اسی طرح نگر چکشو (نیروں) کو سب کا دیکنا۔ نمبر ۵۔ کانوں کو شبدوں کا سننا کس کے پرینا (قوت بستیا) سے ہی کیونکہ من پران۔ باک۔ سرور سب جڑہ پارتہ میں۔ بدون جیٹین کے جیٹا نہیں کر سکتے ہیں وہ جیٹین ان کے اندریاں ہر کون ہے جس کے پرینا۔ بستیا سے یہ سب اپنے اپنے کام میں پرورت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی اور باقیہ اندریہ کی بابت بھی پرسن ہے۔

چیلہ کے پرسوں کے اوتر میں گرو جی کہتے ہیں

ننر ہے سس سب کا سوامی۔ سب ہیوں کے (دوالوہ) عضو میں جیٹین وہ ایک آیتا، پس دی سب کا الگ سوامی انتر جامی پر کاست ہی جس کے ستیا سے عضو عضو اپنے اپنے کارج کی



چیتا کرتے۔ اس کارن (وجہ) سے ویدک شرتی نے آتما کو ۱۔ من کا من ۲۔ پران کا پران ۳۔ واک کا واک ۴۔ چکشو کا چکشو ۵۔ سروتر کا سروتر (وغیرہ) کہا ہے۔ اور یہ بھی شرتی نے کہا ہے کہ وہ سب ہی منتر  $\text{ॐ}$  نیا رہا ہے۔ اس طرح آتما کو سب کی اندر باہر چیتن روپ سب کا جیٹا کرنیوالا اور منتر سب ہی برتر سب کا مالک سوامی۔ جانکر (ادھکاری پرش) جنہوں نے بصفتات موصوف آتما کو جانا جنم مرن روپ نبھن سنار سے چمٹ کر منبر۔ امرت روپ برہمہ پرما آتما کو پر اپیت ہوتے ہیں کیونکہ جو آتما وہی پرما ہے۔

منتر  $\text{ॐ}$  پہلے دوسرے منتر کی شرح میں گرو جی کا واک یہ ہے کہ۔ بس ات سو کشم روپ آتما کو۔ آنکھ دیکھ نہیں سکتی منبر۔ بانی کہہ نہیں سکتی۔ منبر۔ من کر کے پدت (ظاہر نہیں ہو سکتا۔ ارثیات دیدہ کے کسی عضو کے جاننے میں نہیں آتا وہ کسی اندر۔ انتہ کرن کا بننے نہیں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ یہ سب ہتھول ادھیر سو کشم اور کارن میر سب آتما سے نکلے ہیں اور اس لئے آتما کارن (علت فاعلی والا) اور یہ سب اسکے کارج (محلول) ہیں اور ظاہر کہ کارن اپنے کارج کو جانا اور کارج کارن کو نہیں جان سکتا۔ دویم۔ جیسے اگنی۔ اپنے سے ہن۔ کاٹھ وغیرہ کو بسیم کر دیتی اور اس لئے اگنی اور شٹھان روپ ہی مگر اگنی اپنے کو بسیم نہیں کرتی۔ تیسے یہ سب اندر یہ من وغیرہ اپنے سے بن گستا پدارتھوں میں پرورت ہوتی اور ادن کو بننے کرتی ہیں اگر اپنے ادھشٹان  $\text{ॐ}$  پرورت روپ آتما کو بنے نہیں کر سکتی تو پرورت ہو سکتی ہیں منتر منبر اس منتر میں گرو جیکا اپدیش ہے کہ ہر جس جس کا بانی بن نہیں کر سکتی اور جس کی ستاروپی پر برناسی بانی اچارن کرتی۔ تم اسی کو (برہمہ آتما) الیکتا روپ کر کے جانو اور اس کی اپاسنا کرو۔

منتر منبر گرو جین۔ جو آتما من کے دوارا نہیں جاتا اور جس کی سیتا ماتر پریرنا سے من طلع طرح کے سنگاپ بکاپ کرتا۔ ہے سس تم اوس کو ہی برہمہ جانو اور اوس کی اپاسنا کرو۔

منتر منبر گرو جین۔ جو آتما آتماؤں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ اور جس کے سیتا سے پرش ہندو لیسہ آتماؤں کے سب کو دیکھتا اور جانتا ہے کہ میرے آنکھ ہے۔ وہ آتما ہر ہے۔

منتر منبر گرو جین۔ جس آتما کو پرش سروتر اندر (کان) سے نہیں سن سکتا۔ اور جس کی سیتا سے پرش



اندریں شبدونکے سننے کی سادہ (طاقت) ہے اُس کو سی ساکشی برہمہ साक्षी ब्रह्म جانا  
 منتر منتر جو پران کی کرپا کا پٹہ دت نہیں اور جس کے ستیا روپی پران سے پران چلتے رہتے سونما برہمہ  
 منتر منتر گرو پچس۔ ہے سست۔ اگر تم ایسا ماننے کہ میں برہمہ کو جانتا ہوں تو اس میں کچھ سندیہ نہیں کہ تم  
 برہمہ کو الپ (بہت چھوٹا) روپ کر کے جانتا ہے۔ اور اگر تم۔ دیوتاؤں کو برہمہ روپ جانے تو یہی شک  
 برہمہ کو الپ ہی جانتا۔ اس کارن سے ہماری دانست میں ابھی تک برہمہ کا پکارنا چاہئے۔

منتر منتر گرو کے بچن سنکر اخیر۔ اپدیش کی بابت چلیے لکھا کہ میں برہمہ کو سمیک साक्षी क  
 جانتا ہوں اس میں اتھانا گرو نے اعراض کیا کہ یہ گیان ٹھیک نہیں کیونکہ جب تم ایسا کہو گے کہ میں  
 برہمہ کو سمیک روپ جانتا ہوں تو کسی وقت یہ بھی کہو گے کہ میں برہمہ کو نہیں جانتا تو یہ کہنا نہ پڑیگا  
 کہ میں سمیک گیان سے برہمہ کو جانتا ہوں۔ اس کئے پر ہی چلیے گرو سے کہ دنیا میں جس قدر برہمہ گیانی  
 ہیں وہ برہمہ کو اسی ریت ہی جانتے ہیں۔ اور اب اپنے عقیدہ کا نتیجہ کہتا ہوں کہ اتما۔ ست۔ است۔  
 دونوں سے بلکشن ہے۔ اس پر کار گرونی چلیے کو گیات साक्षी ग  
 بلکشن سو پرکاش آتما کا اپدیش کر کے یقین کر دیا اور اس آتما روپ کو چلیے نے نشے کر کے جان لیا۔  
 دیہانتک گرو چلیے کا سمباد سامپت ہوا)

منتر منتر یہاں سے دوسرا پر سنگ شروع ہوا جس میں شرتی کبھی ادھکاریوں کو اپدیش ہے۔  
 تمہید۔ تنکے (انسان) دو قسم کے تمام سنسازیں ہوتے ایک دیہاتی بہانی (جو دیہ اندریہ وغیرہ میں  
 آتم بدھی رکھ کر دیہ اندریہ وغیرہ کو اتما (آپا) سب سے زیادہ پیارا جانتا۔ دیہ اندریہ وغیرہ کے بشیان یعنی  
 جس میں عیش و عشرت۔ استری۔ پتر۔ دھن۔ دھان پر اپتی کو ازہمہ بہتر سمجھاؤ نہیں کے شغل میں رہتے وہ تو برہمہ  
 اور کت پر اپتی میں ازہمہ کاری اور ان لقب ملے۔ وگیات گیانی ہیں کہ برہمہ درشن اور کت ہونی کا اونکو دھکا  
 نہیں انہماک ایشورکانہ برہمہ درشن ہوتا۔ نہ کت ہوتے سدان ترک۔ بلکینٹہ سرگ۔ ہم لاکھ جونی اپن  
 نیچ دیہوں میں آواگون رکھتے۔ دوسرا آتم گیانی (جو برہمہ کو دیہ اندریہ وغیرہ کے بٹے کر نیچے برتر اور دیہا  
 بہانی مراتب بالا کو دکھائی سمجھ۔ اون کے الگ سوامی کو جسکے ستیا سے دیہ وغیرہ جھٹا کرتے اور وہ



عضو عضویں با یک خصوصاً بند روپ (دھوسے - لالاٹ - برہمہ زہر دماغ میں براجمانی ہے آتما آتاپا -  
 سب سے پیارا) سمجھ کر آتما کاروبر ہمہ کار برقی میں گمن رہتے کہ اس پرمانند کے ایکشاں میں بشیاند کسی شے  
 میں نہیں - وہ برہمہ دیا - برہمہ درشن مکت پانیکے ادھکاری اور لکلیات - گیانی - ویدوان لقب دلائل  
 خلاصہ یہ کہ گیانی برہمہ کو نہیں جانتا نہ جان سکتا - گیانی برہمہ کو جان لیتا ہے - چنانچہ اس پر سنگ میں  
 ادھکاری پریشوں کے لئے اُپریش ہے -

منتر مگر آتمہ کرن میں تمام برقی - آتما کے پرکاش سے اپتن (پرکاشت) ہوتی اس وجہ سے برتیوں کا پرکاش  
 کرتی والا آتما ہے - لیکن وہ آتم سرور سچا آتمہ تمام برتیوں سے بہن (علیحدہ) ہے - جیسے سورج کی پرکاش  
 میں سب کالج ہوتے لیکن سب کالجوں سے سورج کا سرور بہن ہے اور سورج کے پرکاش میں سب کالج  
 کئے جاتے اور ان کا کرتا پہل ہو گیا - سورج نہیں ہوتا - اس طرح جو آتما کو جانتا وہ بدوان پُرش پہلے دویا (برہمہ)  
 دیا - گیانی - روپ بل کو اور اس بل (طاقت علم روحانی الہی) سے آتما - اور پیر پاتا کا (امرت روپ)  
 درشن کر - اور پیر برہمہ روپ - چو مکت - راکرانت پر بدیہ مکتی کو پاتا ہے -

منتر مگر چو پرش اس موکش ادھکاری منکھ جونی (نوع انسان) کو پا کر - مایا - وادی میں پھنسل کر تپتہ بیٹھ  
 سکھ سناری میں آسکت (آودہ) ہوتا جو آتمہ روپ آتما کو نہ جانے تو اس کی بڑی مانی (نقصان) ہوتی ہے  
 یہ کہ بار بار جنم مر - جزا - بیادہ تا مگر - دیکھ روپوں کو ہی پراپت ہو کر آتمہ شری ہے - مہا پرستے تک اسی چکر میں  
 رہنا پڑتا - اور ان سب مانی دیکھ روپ کو بدوان پُرش جانتے اس لئے پراربدہ نباتات ان کو بہوگ انہیں  
 اسکت نہو کہ ہستہ اور جنم روپ سب سناری پارتوں میں آتمہ نت کو جانکر اس لوک سے چوٹ کو ش  
 کو پراپت ہوتے ہیں - قول مؤلف خاکسار مؤلف -

برہماند جا میں درساوت سوئی ایک ٹانگہ دیہہ کہاوت - بیٹھ بہوگ کو دیہہ نیکن ایک ایک سے  
 بہارو - تینے منکھ دیہہ کون مارہ موکش ہوں آو ہو - اُلٹو بندہ پنہ میں پوہیو - تینے مانکھ جنم بگو دیو -

منتر مگر اس چودھویں منتر سے منتر تک ایک ایک بیان (کسانی) لکھ کر یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ برہمہ کا جاننا اتنی کٹن نہایت  
 مشکل ہے - (حکایت) ایک مئے - اُسر - (راچسوں) کی عکلا ری ہو کر جگت میں بڑا اُپر روپ ہیل اسب  
 سنت



مہاتا وغیرہ دیہے پار یوں کو اودن سے بڑی تکلیف پہنچی۔ سو دیا کر کے پر جہنے اپنی شکستی لایا سے سر دیوتاؤں کو یہ سامرتہ دی کہ اسروں کو فتح کر کے سنار کو آرام ملے۔ چنانچہ سر لاسر کے باہم سنگرام ہو کر اخیر دیوتاؤں نے اسروں پر فتح پائی مگر فتحیابی کی خوشی میں دیوتاؤں کو یہ سمرتی نہوئی کہ یہ سامرتہ ہلو پر جہہ کی شکستی سے ہوئی بلکہ اٹایا بہان (غور کرنے لگے کہ ہم نے اپنے بل سے فتح پائی ہے۔

منتر نمبر ۱۷ پاتمانے اودن دیوتاؤں کے ابھان والا۔ اسروں کیسے برتی میں سمجھ اودن کے ابھان دور کر نیکے لئی اپنی جوگ لایا سے دھبت روپ مارن کر دیوتاؤں کے شکمہ ہوا لیکن دیوتاؤں نے نہ پچانا کہ کیش او دھبت آپسج وان چسکار روپ والا کون ہے۔

منتر نمبر ۱۸ دیوتاؤں نے اپنے اگر گامی (افسر جات و دنیا می اول درجہ کے اگن کو (جس نے آتشی خلف دیوتاؤں کی ہے) بھیجا کہ آپ پچانے یہ کیش (او دھبت روپ والا) کون ہے۔ جو ہماری پچان سی باہر ہے۔ منتر نمبر ۱۹ جات و دنیا می اگن نے (اوس کیش او دھبت روپ والیکے) پاس گیا تب کیش نے پچا کہ تو کون ہے اُس کے جواب میں اگنی نے کہا کہ میں اگنی جات و دنیا سے تمام دنیا میں مشہور ہوں۔ منتر نمبر ۲۰ کیش نے اگنی سے پوچھا کہ تم میں کیا سامرتہ (طاقت) ہے۔ اگنی نے کہا کہ پرتھوی (دوئے زمین) پر جو کچھ ہوتا اور یا جنگم ہے اودن سب کے ہسم (جلادینے) کی مجھ کو سامرتہ ہے۔

منتر نمبر ۲۱ ایسا سنکر (کیش) نے اگنی کے آگے ایک ترن (خس بینکا خشک) رکھ کر کہا کہ یہ ترن بہت چوٹا پدارتہ ہے اس کو ہسم کر دو۔ چنانچہ اگنی نے ہر طرح جانتک عمرتہ ہی کوشش کی مگر ہسم نہ کر سکا تب شرار کر لوٹ آیا اور کیش کو نہ پچانا کہ کون ہے۔

منتر نمبر ۲۲ اور اگنی نے دیوتاؤں سے کہا کہ میں اس کیش کے پچانے میں اہمرتہ (معذور ہوں) تب اوسی طرح دیوتاؤں نے وائیو (ہوا) سے انجا کی کہ تم اس کیش کو پچان کر تباؤ یہ کون ہے۔

منتر نمبر ۲۳ دیوتاؤں کی التجا پر وائیو بھی اگنی کی طرح گیا اور کیش سے دریافت کر کے کہا کہ چلنے کی طاقت رکھتی ہوں اور اکاس میں چلتی ہوں (مات رتو۔ نام مشہور ہوں)۔

نمبر ۲۴۔ کیش نے وائیو سے اوس کی سامرتہ پوچھی۔ تب وائیو نے کہا کہ میں پرتھی کے سب سے تباؤ



چنگم پرارتوں کو گرہن (قابو) اور اڑا۔ سکتا ہوں۔

نمبر ۲۳۔ تیکش نے اوس ترن کو دایو کے سامنے رکھ کر کہا کہ اوس کو گرہن کرو چنانچہ دایو نے اپنی حلیہ طاق تک کو شش کی گروہ ترن ہلائک نہیں۔ اس لئے دایو ہی بخت ہو کر لوٹ آیا اور تیکش کو نہ پہچانا۔

نمبر ۲۴۔ تب دیوتاؤں نے اندر سے التجا کی کہ آپ اُس کیش روپ کو بچان کر بلائیے۔ کون ہے چنانچہ اندر آئے۔ لیکن اسی عرصہ میں وہ کیش (اوبت روپ) اندر دیان (نظر سے غائب) ہو گیا تاہم  
نمبر ۲۵۔ اندر نہ بھا اور اسی موقع پر (جہاں کیش تھے) ہاتھ جوڑے ہوئی کمال اوبت اور شردما سے کٹا رہا۔ تب وہ برہمہ دیا اوس وقت کی کیش روپ غائب شدہ دے بہت اوبت استری کے روپ میں ناں نمودار ہوئے تب اندر نے اوس استری سے اوس کیش کا حال دریافت کیا کہ کون تھا +

نمبر ۲۶۔ ایسا سن کر دیویشی اندر نے کہا کہ۔ یہ برہمہ تھا۔ اور وہ ہی برہمہ ہی جس کے ارادہ میں سے تم اس ج پر پہنچے جو سب دیوتاؤں کے راجا ہو۔ اور پچھلا جو دیوا سرنگرام کہا اوس میں برہمہ کی بجے سے دیوتاؤں کی بجے ہوئی پس دیوتاؤں میں منت اترتے کہ جنگ پر وہ میں برہمہ کی بجے ہوئی یہ دیوتاؤں کا اگیان تھا کہ انہوں نے برہمہ کو نہ جان کر اپنے بجے ہو نیکا ابھان کیا۔ اسی لئے یہ مجھ ہوا کہ۔ ذرا سا ترن۔ اگنی دیوتا سے جلایا اور دیوتا سے ہلایا تک نہ گیا پس سمجھو کہ جس میں وہ سامر تہ ہی وہ برہمہ کی ستیا سے ہی ورنہ کسی کو سولے برہمہ کے کسی بات کی سامر تہ شکتی۔ (طاقت قدرت) نہیں ہے۔ ایسے سمجھائیے اندر نے جانا کہ کچھ شک نہیں ہم دیوتاؤں پر کرا کر کے۔ ہم دیوتاؤں کے اگیان ابھان کے دو کر نیکو کیش روپ میں برہمہ ظاہر ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ برہمہ دیا دیویشی ہی اندر دیان ہو گئی۔

نمبر ۲۷۔ اس برتانت مندر چر منتر نمبر ۱۸ الفایت ۲۸ کا یہ ہے۔ کہ دنیا میں سب پہلے یہی۔ اگنی۔ دایو اندر تینوں کو برہمہ اور برہمہ کی شتی کا سا کشت درشن ہوا اور گواہ بنا کر پچانا کر اخیر میں شکتی کے تلبانیے برہمہ کو بچان گئے۔ اس وجہ سے سب دیوتاؤں میں ہی تینوں دیوتا سریشٹ (ازمہ تیرہ فضل ترہو پس جو برہمہ درشن کرتے اور برہمہ کو بچانے کی سریشٹ ہیں)۔



نمبر ۲۱ ان تینوں میں ہی اندر سریشٹ ہی کیونکہ اندر نے بیش روپ والے برہمیں بہکت کر کے برہم  
سکتی کے تباہی سے برہم کو جانا۔ اسی طرح برہم گیان کے لئے پہلی اوستا میں بگتی کرنا کہہ ہے  
جس کے ذریعہ سے اول برہم سکتی کا درشن ہوتا اور پھر اوس سے برہم کا گیان ہو جاتا ہے پس انہیں  
تین درجوں سے عمل کرنا چاہئے۔

نمبر ۲۲ اوس برہم کی یہ ہمان ہے کہ وہ دھرن گربہ روپ ممشٹی شریر (مجموعی تمام کائنات) بجلی کی سلا  
پر کاش وال ہے۔ بلکہ بجلی ہی جڑ روپ اور وہ بجلی سے ملکشن विज्ञान दिव्य جلالا جیتین و  
پرکاشک ہے اور جو اپنی نزدیکی اور ستیا سے سب اندر یہ اور انتہ کرنا کا پریرک ہی اوس برہم کا نام  
ادھی دیو اور اس کا پرکاش نیکہا تر ہے کہ جس قدر عرصہ میں پلک مارا جاتا ہے۔

نتیجہ یہ کہ رنگ برہم کا درشن اون کو ہی نہیں ہو بلکہ سگن برہم کا درشن اور وہ ہی ایک نیکہ کے  
عرصہ تک ہوا جیسے بجلی چمک جاوے۔ پس جبکہ وہ اس طرح بطور چمک کے سگن برہم کا درشن  
ہوتا ہے ۛ

ارتہ نمبر ۲۳۔ چونکہ مندرجہ روپ والے (یعنی جنکی مندرجہ ہے) وہ نر اپادک برہم کو نہیں  
جان سکتے۔ اس وجہ سے پہلی ہی ادمن مندرجہ ہی والے برہم کے آپاسک کا من جس کی منت  
چلتا ہوا سا پریت ہوتا اور تس من کے دوارادہ جس کا سمرن کرتا۔ یا جس کا بشتہ کرتے (جاننے کا من  
میں بار بار سنکلیپ کرتا) سو برہم کا ادھیاتم روپ اور نمبر ۲۴ میں جیسا کہ اودہ برہم کا اودہ دیو روپ ہی  
اس کا رن سے اس پر کرن میں اودہ دیو اور ادھیاتم روپ سو آپادھک برہم کا نوپن آپدیش کیا ہی

ارتہ نمبر ۲۴۔ وہ برہم سب پرانیوں کے پرتیک آتما विज्ञान होئیے کہ ہر وہ کی اندر  
آتم روپ جو ہے) سب کا رادھن کر نیلے لائق ہے اور اس وجہ سے اس کا نام आत्म ہے اور  
اور جو پرس برہم کو آتم روپ आत्म جانکر آپاسنا کرتا۔ سب پرانی اوس کی پلانتا کرتے ہیں۔  
نوٹ۔ اس سے ارتہ یہ گرہن کر لیتا کہ۔ برہم گٹ گٹ میں پرتیک آتما نام کر کے موجود ہے  
پس ہر کوئی اوس کی اپنے میں ہی آپاسنا کرے اس موقع سے سوائے وہ کسی موقع پر پیکٹ ہو کر











ارتھ نمبر ۱۲۔ چوں میوں سے پلا درشی نے کہا کہ اگرچہ تم سب پتھی ہو کہ تم نے تپ کئے ہیں۔  
مگر ہر ہی ایک برس ایک اچھی شرماسے برہم چرچ رکھ کر بیاں باس کرو۔ برش دنگے بعد جس بات کے پوچھنے کی  
مکو کا منہ۔ (خوابش) (مرا) ہو وہ ہم سے آؤ ریافت کرو۔ تب جیسا ہو گا گیان (وقفیت) ہے ویسا جواب تم کو  
تمارے سوالوں کا دیں گے :

ارتھ نمبر ۱۳۔ تنہید۔ مطابق حکم گرد کے بسوں نے برہم چرچ برت کیا اور وہاں ہے۔ برس کے  
بعد بھل جھپوں کے۔ ایک کبندھی نام والا مٹی نمبر۔ آیا اور پلا درشی سے پرسن کیا۔ پلا پرسن۔ ہے بگوان  
پسنار کس کان سے پیدا ہوا یعنی دنیا کے پیدا ہونیکا کیا سبب ہے۔

ارتھ نمبر ۱۴۔ پلا درشی نے جواب دیا کہ۔ سنسار کی پیدا کر نیکی خواہش دے۔ پچا پت نے پہلے تپ کیا  
اور تپ کو بل سے۔ چند زمان۔ ان روپ (بطور غذا) اور پرائن روپ لگنی اور سوچ کو۔ (جو کما نیو لے غذا کی  
میں) یعنی صرف چند زمان و سوچ دوسے کو پیدا کیا کہ یہ دونوں۔ غذا اور غذا کے کما نیو لے بہت پر جا کو پیدا کر  
نے پر پانچویں منتر کا ارتھ۔ تن دونوں میں پرائن روپ غذا کا کما نیو لے سوچ اور ان (غذا) کا روپ  
چند زمان ہے۔ اور دنیا میں جو تمام موٹی بڑی۔ پتی اور بہت چوٹی صورت والی اشیا ہیں یا بالکل صورت  
شکل والی نہیں (امورت) ہیں سو یہ سب۔ ان روپ (غذا کے شمار میں) ہیں۔

چھٹے منتر کا ارتھ۔ اذن میں اسے پرائن روپ سوچ۔ پورے کی دس سے طلوع ہو کر۔ پورب۔ دکن  
وجہم۔ اوتر۔ و سادسا کن اور انتر کش (ہر طرف) کو اپنی شعاعوں سے روشن کرتا ہے۔

ساتواں منتر۔ اور وہی ہو گا روپ پرائن (جسم) کے معد میں) بیو ان نام والا انکی رحارت  
غریبی) سب کا آتما۔ لیو روپ ہے۔ اور وہی پرائن (دم۔ روح) اور ان ش ہے اور انہیں روپوں  
سے ہمیشہ طلوع ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ یہی حال (جو ہم نے کیا) اس سے آگے جو دیہ کی آٹھویں رچا ہے  
نس میں کہا ہے۔

آٹھواں منتر۔ تا مٹر شعاعوں والا۔ سب کا جاننے والا۔ سب پرائنیوں کا آتمیہ (مجاوا) نور  
آئین۔ اور سب کا نور بصیر۔ ایک روشنی۔ (جس کا ثانی کوئی نہیں) جس کو تپ کر نیو لے اپنی تم



روپ سورج کو جاتا ہے کہ ہزار لکھ بیلا شعاؤں والا۔ اور ہر طرح سے دنیا میں برتتاں۔ ہے۔ تمام پر جانیں اودت (منور) ہوتا ہے۔ سوائیسا کون کہ سورج ہے۔

نواں منتر۔ سمت سر۔ (یعنی سال) جس کا جزو۔ مہینہ۔ ہفتہ۔ دن۔ گہڑی۔ پانچ وغیرہ کہا جاتا اکان وہ مالک موت کا ہے۔ اس نے اوس کو پر جایت کہتے ہیں۔ اور تیس سالہ نام کے اور ترائیں اور وکٹائن دو حصے بڑے ہیں۔ یعنی چھ مہینے سورج کا طلوع جانب اوتو سے رہتا اس بار پراوترائیں۔ اور چھ مہینے جانب دکھن کے رہتا۔ اس بار پراوتکٹائن کہتے ہیں۔ سورج بدتائن لوگ ان وقتوں میں۔ عمدہ عمدہ کمروں کو کر کے اپنا کرتے وہ مر کر چند زمان کے لوگ میں پونچے ہیں۔ مگر وہ پہلوٹ کر کسی جون سنسار میں اگر جنم لیتے ہیں۔ لیکن جوشی اور دنیا دار۔ چھ مہینے وکٹائن میں مرتے اون کی یہ گنتی ہوتی کہ مر کر چند لوگ میں پونچکر پسنسار میں لوٹ آتے یعنی ملک نہیں ہوتے۔ اس طرح صحیح امر یہ کہ چند زمان غلط ہے۔ کیونکہ جیسے اتن بار بار میں سو بچتا تیسے یہ کرم کر نیوالے بار بار جنم لیتے ہیں۔

دوسواں منتر۔ ادر جوتپ۔ برہمہ جچ۔ شرودا۔ و دیا کر کے (دکارن سب کو نس کام۔) بلا خوش کسی امر کے کرتے وہ اور ترائیں مارگ کہا جاتا ہے۔ اور ترائیں سورج میں مرتے۔ وہ آتم (برہمہ) کو جانکر سورج کے لوگ میں پونچے ہیں کہ وہی مقام پر ان کا اثر ہے۔ یہی لازوال۔ یہی بیخوف۔ یہی پریم گت ہی۔ وہاں پونچکر پرنہیں لوٹتے۔ یہ نیم معمول ہے۔ اور اس میں اگلا اشلوک گیارہواں پران (شروت) ہے۔

گیارہواں منتر۔ اس سمیت سر کے پانچ حصہ میں جبکرت کہتے ہیں۔ اور اگرچہ ہونٹ بیشتر شرود۔ بسنت۔ برکما۔ گیر کم۔ دنیا میں چھرت مانے مگر چا میں پانچ رت کہے اس کے لحاظ سے ہون اور بیشتر دو کو ایک باقی چار کو چار ماننا تب پانچ رت ہوتے۔ سو جیسے انسان کے پاؤں میں پانچ انگلیاں جننے جاتا۔ تیسے سورج کے پاؤں کی یہ پانچوں رت پانچ انگلیاں ہیں۔ جننے جاتا ہے۔ یہ سب گپا (باپ) ہے۔ کیونکہ نباتات ہیں۔ ان نلہ وغیرہ سورج کی تاثیر سے پیدا ہوتا اور ان سے سب کی زندگی۔ اس لئے یہ سورج سب کا پتا ہے۔ اور ترائیں کے بارہ عضویں (یعنی جوش منڈل سے انتر کش میں بارہ مقام ہیں جن کو بارہ راس۔ میکہ۔ برکھ۔ مٹن۔ کرک۔ سنگہ۔ کنیاں۔ تل۔ برہچک۔ دھن۔ مکر۔ کبہ۔ میں کہتے۔



یہ اس کے بارہ عضویں کہ ہر ایک اس (منزل) کو ایک ایک مہینہ میں طے کرتا ہے۔ پرتے اردہم پر یکم۔ یعنی اکاس کے بچا پنج سے نیچے کا ایک حصہ نصف۔ اور اونچے کا ایک حصہ نصف۔ جس سے نصف حصہ اونچے سے پرے۔ جو رگ لوک اس رگ لوک میں سورج کا خاص مقام قیام ہے اور جل والا ہے یعنی سورج کی گرمی سے جل جاتا ہے۔ ایشا ن کال کے کئے والے کتے ہیں۔ اس میں سات طرہ یا اسکے رتھ میں سات گھوڑے جوڑے ہیں وہ سات کی تعداد۔ سات گڑھوں کی مانی ہے۔ سورج۔ چند زمانہ منگل بدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ بھوج۔ جو سورج کے ساتھ چلتے ہیں۔ اور جیسے رتھ کی پیہ میں آرا۔ آیتھے سورج کے رتھ کے پیہ میں تمام جگت وابستہ ہے۔

بارہواں منتر۔ اس بہت سر سال تمام میں جو بارہ مہینے۔ سو ہر ایک مہینہ پر جا پت ہی۔ اور تسن جات مانس والیکے۔ ان روپ (غذا) اور پران روپ (غذا کا نیوالا) دونوں روپ ہی یعنی۔ مہینہ چن نصف مہینا چند روزہ جس میں اندھیری رات ہوتی اس لئے اس کو کرشن کیش (ناقص النور) کہتے ہیں تو۔ ان (غذا) روپ اور دوسرے مہینہ کا نصف حصہ چند روزہ جس میں اونچی رات ہوتی اس کو شکل کیش (ذرائع) کہتے ہیں۔ یہ پران روپ (غذا کا نیوالا) ہے۔ گویا اس طرح سے کرشن کیش چند زمانہ اور شکل کیش سورج ہی ایسا سجہ کرشنی لوگ شکل کیش میں جگ کو کرتے ہیں۔ اور جن رشیوں کا ان پر عقیدہ ہے وہ کرشن کیش میں جگ کرتے اور اس طرح جدا جدا شکل کیش اور کرشن کیش دونوں میں جگ کر نیکیا کرشیوں نے مانا ہے۔ تیرہواں منتر۔ بارہویں منتر میں جیسے مہینہ کو ان اور پران دونوں طرح کا کتا ہے اس تیرہویں منتر میں کہتے ہیں۔ کہ ہر مہینے میں ۳۰ دن۔ اور ۳۰ رات ہوتی دن میں رات (ان۔ غذا) اور دن۔ (پران۔ غذا کا نیوالا) ہے۔ اس لئے ہر ایک دن رات پر جا پت روپ ہے۔ جو کوئی نادان زمین مہینوں (مجاہت) کرتے وہ گویا دن روپ اپنے پران کو ضائع کر دیتے ہیں۔ اور جرات میں (صرف اپنی منکوہ کے ساتھ) مجاہت کرتے وہ مثل برہمہ جہج کے ہی کہ گویا انہوں نے مہینوں کو نہیں کیا۔ اس طرح ذرائع اور دوسری استری کے ساتھ مہینوں کو خاص امتناعی ہے۔

چودھواں منتر۔ اور۔ ان (غذا) ہی پر جا پت ہے۔ کیونکہ غذا سے لطف بنتا اور لطف سے بچ



پیدا ہوتا۔ اس طرح ان (باعث افزائش مخلوقات) ہونیے پر جاپت ہی شرح مرد کی نئی اور عورت کا خون دونوں نطفہ میں جن دونوں سے گریہ ہوتا۔ اور بچہ کے جسم میں دو کی نئی کی ہڈیاں اور عورت کی خون کا گوشت بخون بنتا ہی۔  
 پندرہواں منتر۔ پر جاپت کا نام جو مشہور اوس کہتا ہے کہ استری پرش ملکرات میں تن کرم کرتے دوران سے پیدا ہوا جو نطفہ اوس نطفہ سے لڑا کا اور لڑکی دونوں کو پیدا کرتے۔ جیسا بتاؤ اس موقع پر کا جبکا ایسا نم ہی اور اسکے خلاف عمل نہیں کرتے! و نکایہ عمل تپ اور بہرہ چرچ روپ ہی اور تنکے لئے ہی بہرہ لوک جن میں یہ یاس کرتے ہیں۔  
 سولہواں منتر۔ اور خیمیش کٹل بھاؤ ماشائستگی۔ اور جوٹ اور دغا فریب نہیں سید ہی سچے پن ہی سنسار کو  
 ۱۷۔ وہ بہرہ لوک میں یاس کرتے ہیں +

### دوسرا پرشن دیوتاؤن کی کیفیت تیر

۱۶۔ پہلا منتر۔ اس دوسرے پرشن کا۔ اور کل کا۔ سترہواں منتر۔ تہید۔ پہلے کنبہ ہی مٹی کے پہلے پرشن پیدائش عالم کے اور کون اور سمجھ کر۔ دوسرے بھاؤ گونا مٹی نے پرشن کیا۔ یہ دوسرا پرشن ہے۔  
 ہے بگن پلا درشی۔ کتنے دیوتا۔ پر جا کو زیادہ تر دمارن کرتے۔ اور کتنے دیوتا اوس کو پرکاش کرتے (رشنی دیتے)۔ اور ان دونوں قسم والوں میں از ہمہ ستر کون دیوتا ہیں +  
 ۱۷۔ دوسرے پرشن کا دوسرا۔ کل کا اٹھارہواں منتر۔ اس پرشن کو سنکر پلا درشی نے کہا کہ۔ ۱۔ اکاس۔ ۲۔ وایو۔ ۳۔ جل۔ ۴۔ اگنی۔ ۵۔ پرتوی (پنج عناصر)۔ ۶۔ نطق۔ ۷۔ دل۔ ۸۔ آکھ۔ ۹۔ بھان۔ یہ نو دیوتا ہیں۔ سو یہ ۹۔ دیوتا آپس میں غرور کر کے کہنے لگے کہ۔ ہم اس شریر کو (جیسے کہ ستون سے عمارت کڑی رہتی) اتنیسے قائم رکھتے ہیں +

۱۸۔ دوسرے پرشن کا تیسرا۔ کل کا انیسواں منتر۔ تن سب دیوتاؤں سے پران نے کہا۔ کہ ہے دیوتاؤں ایسا موہ اور غرور مت کرو۔ کیونکہ میں اپنے پانچ حصہ۔ پران۔ اپان۔ سمان۔ ادان۔ بیان سے اس شریر کو دمارن کرتا (قائم رکھتا ہوں)۔

۱۹۔ چوتھا و بیسواں منتر۔ پران کی گفتگو پر۔ دیوتاؤں نے شر دمار یقین نہ کیا۔ تب پران براہ غرور کے شریر سے علیحدہ ہوا۔ پران کے نکلتے ہی۔ وہ نطق وغیرہ دیوتا سب مردہ ہو گئے اور پر جو پران لوٹ کر شریر میں



آیا تو سب لفظ وغیرہ پر دستور قائم ہو گئے۔

اس میں ایک مثال درمیانی کہتے ہیں کہ جیسے شہد کی مکھی اپنے راجا کی کے نکلیا نے سے سب کہیاں اڑ جاتی ہیں۔ اور پھر جب وہ راجا کی لوٹ کر اس مقام پر آ جاوے تو سب کہیاں لوٹ کر پھر دستور اپنے مقام (مونا رہا) پر آ جاتی ہیں۔ لفظ وغیرہ سب کرم اندریاں اور دل آنکھ۔ کان وغیرہ سب گیان اندریوں نے نہایت محبت سے پران کو اپنے سے بڑے درجہ میں اپنا آئینہ روپ سمجھ کر پران کی اُستی (مناجات) کی۔

۲۱ - پانچواں اکیسواں منتر۔ اندریوں نے یوں اُستی پران کی کی۔ کہ یہ لگن ہوا تپتا۔ یہ سوچ ہوا پر کاس کرتا۔ یہ بادل ہوا برستا۔ یہی اندر (سب یقیناً کا راجا) یہ دایو (سب کو فرحت دینو والا) یہ پرتوی (سب کو دھارن کر نیوالا) یہ چندریو (سب کو آئندہ دروس کا دینے والا ہمہ تن امرت و بھجات زندگی دینے والا) سب۔ چیم۔ است (جھوٹ) عرض جو ہے سو پران ہی ہے۔

۲۲ چٹا دبا نیواں منتر۔ جیسے رتہ کے پھپ کی پٹھی میں سب۔ ارا۔ تیسے پرشیر جو شل رتہ کے اور پران شل پھپ کی پٹھی اچھ کے تس میں سب عضو عضوشل اروں کے اگر اس کی امداد سے قائم ہیں اور رگ۔ مجر۔ سام تن وید کے تین طرح کے منتر۔ اور ان منتروں سے کوئے جوگ اسوسید وغیرہ جاگ۔ اور ہر جا کی حفاظت کرنے والے اور جرموں کے مزا دینے والے چتری۔ یعنی نام دنیا کا ہمارا راجا درج فرماؤ۔ اور کرموں کے ادھکاری برہمن۔ غرض دنیا میں جو جو شے از ہمہ بہتر کہی جاتی وہ سب پران

۲۳ - منتر ساتواں و تیسواں۔ دیوتا۔ پران کی اُست کرتے ہیں۔ ہے جس کو پر جا پت کہتے سو تو ہی اور گربہ میں جو پھر تا (یعنی پہلے ہر ایک کے باپ کی پشت میں خفیہ لطفہ نیکر رہتا۔ پھر ہر ایک کی ماں کے پیٹ میں سیتن کرم سے وہ لطفہ قیام پذیر ہو کر گل رہتا اور پھر ماں کے پیٹ سے بچہ روپ ہو کر ظاہر ظہور نکلتا جس کو کہتے ہیں کہ بچہ نے جنم خفیہ لیا) سو تو ہی ہے۔ اور ہے پران سب پر جا سب کو ہی بلداں دیتی ہے اس طرح کہ (آنکھ وغیرہ اندریوں سے جو دیکھنا وغیرہ اندریوں کا بٹھ ہوتا یہی بلداں ہے۔ اور تو ہی ہے کہ سب اندریاں وانہ نہ کرن کے ساتھ خود منتقل ہو کر ان سب کو بجائے خود منتقل رکھتا ہے



اگلے منتر کے ساتھ اس کا سمندہ ہے۔

۲۴ - منتر اٹھواں وچ بیواں - اور ہی پراں - دیوتاؤں کو جو سوا مان سے ہب کت (اور پیروں کو جو پٹے ہیں - سودنا - منتر کر کے ان پٹا اور جل (شراوہ) نام کر کے دیا جاتا وہ سب سامان تج کو ہی پہنچتا ہے - اور رشیوں کا پوجن (وید پاٹھ اور منتر کا جپ وغیرہ) سو تج کو ہی پہنچتا - یعنی پاٹھ و جپ وغیرہ کی کریا جو بذریعہ آتمکہ - نطق وغیرہ اندریوں کے کی جاتی وہی اندریوں کا - رس ہے اس کا ہانگی تو ہی ہے - تا پریہ - دیوتا - پتر - رشیوں کی جو پوجا کی جاتی وہ سب پراں کو ہی پہنچتی ہے - کہ - دیوتا - پتر - رشی - اندریاں - انتہ کرن - جگ - پنڈ وغیرہ سب سامان پراں ہی ہے۔

۲۵ - نواں وچ بیواں منتر - ہے پراں - ہم سب یوتا جو تیری قوت سے قوی ہیں اس لئے سب یوتاؤں کا - افر - راہا - اندر نام تو ہے - اور تجھ میں سب کی سنگھار (خفا) کرنیکی جو طاقت - کہ تیرے علیحدہ ہو تھی سب خفا - افر - اس لئے ہاتھ دوان (دروہ) تمار تو ہے - اور تیری موجودگی میں جو سب کی حفاظت رہتی - اس لئے حفاظت پر ورثہ کرنے والا - بشن (پروردگار) تو ہے - تمام انتہ کش (مقام خلا) میں ہوا ہو کر نہی پہنچتا اور مہا چشمتن روپ سورج ہی تو ہی ہے جو انتر کش میں منور رہتا ہے۔

۲۶ - دسواں وچ بیواں منتر - ہے پراں جب تو میگمہ ہو کر برستان پر جا - پراں کی چٹا کرتی تھی کیونکہ برکما سے ان پیدا ہوتا - ان سے سب جیتے اور اشد پائے میں -

۲۷ - گیارہواں وچ بیواں منتر - ہے پراں برات تو ہے (یعنی تیرا سنسکار کسی شے میں نہیں ہوا کیونکہ سب پہلے تو ہی پیدا ہوا) اور - ایک ریش رہتا تو ہے - (یعنی ہب جو جگ میں دیا جاتا اور اس صہب کو جو اگنی بہو گے اس اگنی کا نام - ایک ریش رہتا ہے مودہ اگنی ہب کے بہو گئے والی تو ہی ہے - تمام بسو (سنسار) کا پریش بدمان مالک تو ہے - یا بسو کا از ہمہ بتر مالک تو ہے - ہم سب پر جا تیری - ہب - صہب ہیو جن کے دینے والے یعنی جگ کر کے تج کو پوجنے والے ہیں - تو شب پر جا کا باپاؤ مان کہ تجھ سے سب پیدا ہوئے اور تو سب کے پالتا ہے۔

۲۸ - بارہواں وچ بیواں منتر - اس منتر میں پراں کے پانچوں قسم کے مقام کا بیان ہے



ہے پران منجملہ پانچوں قسم والی تری کے۔ اپان۔ دئیوتاؤں کے نام کر کے نطق میں مقیم ہے یعنی اپان بادری نطق میں طاقت گویائی کی ہے۔ اور بیان باؤ نام کر کے کان میں مقیم ہے جس سے کان کو طاقت سننے کی۔ اور پران نام کر کے آنکھ میں مقیم ہے جس سے آنکھ کو طاقت دیکھنے کی ہے۔ اور توہی جو مہا بیگ وپ من میں مقیم ہے جس وجہ سے دل مثل ہوا کے چھل اور تیز رو ہے سو تو من کی چھپکتا کو شانت کر۔

تمہید۔ قبل ازیں اسی دوسرے پرشن کے چوتھے منتر میں جو کہا تھا کہ جسم کے اندر سے جب پران ارادہ نکلنے لگے کیا تو سب اندریہ دیوتا مثل مردہ کی ہونے لگے اس منتر میں اس کی جبر نکالنے میں یعنی سب اندریہ و انتہ کر کے دلے دیوتا نے اس قدر ہمت کر کے کہا کہ ہے پران تو وہیہ میں نکلیا ہے سے ہم سب کو کہ تیرے مقام اور تیری امداد سے مقیم ہیں مردہ مت کر یعنی بدستور مقیم رہ۔ ہم سب اپنی غرور نادم ہوئے واقعی ہم سب ہی تو افضل تر ہے۔

۱۹/۱۳۔ اس دوسرے پرشن پر سنگ کا تیرہواں اور کل کا اونیسواں منتر ہے۔

دیوتاؤں کی اخیراستی ہے کہ ہے پران۔ اس لوک میں جو موجودات ہر وہ سب پران کے وابستہ۔ اور سرگ میں جو کچھ ہیں جو کچھ کہا سنا جاتا وہ سب پران کے وابستہ ہے اس لئے جیسے اس اپنے بیٹوں کی پوش مادانہ الفت سکر قتی تیسے تو ہماری پرورش کر اور سسری لکشیں (دھن دولت عروج اور نیک عقل شکوہ) ہماری منجھکو بار بار منسکار ہے۔

کوشل منی کا تیسرا پرشن پران کی حقیقت میں

۳۱۔ اس تیسرے پرشن کے برنگ پہلا اور اتہدار سے یہاں تک سلسلہ وار کل کا تیسواں منتر اب تیسرے۔ اشولان کا بیٹا کوشل نام منی نے پہلا درشی سے سوال کیا۔ پوچھا۔ ہے بگوان پہلا درشی۔ اپنے جس پران کی صفت دوسرے اور میں کسی اس کی بابت میں دریافت کرتا ہوں کہ وہ پران کس سے پیدا ہوتا ہے۔

اور یہ پران پیدا ہوا کس طرح ہر یہ کے اندر اگر کہتا ہے۔ اپنے کل روپ کو کڑا کڑا کر کے کٹ کر ہر مقام پر ہر دہی میں مقیم ہوتا ہے۔ اور کٹ کر نکلتا ہے۔ اور باہر سے کو کیسے دھارن کرتا ہے (لفظ



باحید کی شرح۔ پران اپان وغیرہ پانچ ہیرو والا۔ پران کا سورج اور پرتی وغیرہ پانچ ہیرو تیسرا پرشن دہی دہو اور آنکھ وغیرہ پانچ لیان مذریہ۔ سوادہی ہیرو۔ برہم باحصہ کھلائے ہیں ان سب کو طرح دہان کرتا ہے اور پران پان وغیرہ پانچون قسم کی اندر کی برتی۔ وہ انکا ادھیاتم روپ ہے۔ تیسرا پنے ادھیاتم روپ کو کیلئے تھارن کرتا ہے۔

کوشل منی کے سوال کے جواب میں پلا دیشی کہتے ہیں۔ کہ شے منی تم نے اچھا پرشن کیا۔ تم بہتر نشہا ملے (برہم کی تحقیقات کر رہے ہو) اس لئے اب ہم تمہارے پرشن کا اور کتے ہیں۔  
 ۳۲۔ تیسرا اور تیسواں منتر۔ آتما ہے یہ پران پیدا ہوتا۔ جیسے پرش کی چایا تیسے آتما کا چایا روپ پران ہی منتر کر کے جو سنگھاپ وپی کرم کے تین منتر (دھرم سے شیریں آتا ہے۔

۳۳۔ چوتھا اور تیسواں منتر۔ جیسے چکرورتی راجا (فرمانروائے عالم) کا ماروں کو امتحانات وغیرہ نشہ کر کے جو کہ مار جس کام کے لائق ہوا اس کو اس کام پر تعینات کرتا۔ اور بقدر لیاقت ہر ایک کی ایک اپنی ملکیت کا حصہ تعین مقدار دیات کے واسطے انتظام کے سپرد کرتا۔ ایسے ہی بھگتہ پران۔ پرانوں کے حصوں کو جابجا تعین کرتا ہے۔ اسی طرح ہر ایک اندھی وغیرہ۔ ہر ایک پران کے حصہ کے متعلق ہیں ہر ایک کے مقام آگے کہتے ہیں۔

۳۴۔ پانچواں اور چونتیسواں منتر۔ پانچاں اور پشیاں کے مقام پر اپان وایو تعین ہے جس کی وجہ سے غذا کھائے ہوئے کا فضلہ مقعد کی راہ سے اور پانی پئے ہوئے کا فضلہ پیشاب آلت ناسل کے بہتے سے خارج ہوتا ہے اور دہ اپان وایو ہی (جوف سے نیچے کو جاتی) انہیں دونوں بہتے سے خارج ہوتی رہتی ہے۔ آنکھ۔ کان۔ منہ۔ ناک میں خود پران کا قیام ہے (پران اس کو کہتے جوف سی او پر کو دم آتا) اس کا دورہ انہیں آنکھ وغیرہ چار مقاموں میں رہتا اور زیادہ تر منہ اور ناک کی بہتے سے خارج ہوتا رہتا ہے۔ پران جوف سے اوپر جاتا۔ اور اپان جوف سے نیچے پٹا۔ دونوں کے درمیان میں سامان وایو ہے۔ سامان وایو۔ تمام کھائی پئی چیزوں کے رس (عطر) کو پٹ کے اندر سے بیکر نام بدن کے عضو غصوں پنچا تا جس سے سب عضو سرسبز رہتے۔ اور اس سامان وایو۔ گنی روپ میں سات شعلیں جیسے منہ سے



پیشانی کند (معد) ناک جو کھایا پیا اس کے دس کو ہر ایک عضو میں برابر بچاتا۔ وہ سات شے ایک ایک اندر  
میں رہتے۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ منہ۔ وغیرہ

۳۵ - چٹاؤ پتہ اس منتر ہی پران ہر وہی آتا ہے۔ اس ہر دیکھ کے موقع پر ایک سو ایک ناڑی اور  
اون ایک سو ایک طے ہر ایک ناڑی میں ایک ایک سو ناڑی آکر طے ہیں اس طرح کل دس ہزار ایک سو  
ناڑی کا ملاپ ہر دیکھ کے مقام پر ہے۔ اور کل ۴۰۰۰۰۰۰۰ ہزار ناڑی کا اس مقام پر طے ہے کہ شاخ و شاخ  
ناڑیوں میں ناڑی جلی۔ اسی میں اوکل ناڑیوں کی تعداد ہر کر ڈر ہے (۴۰۰۰۰۰۰۰۰) لکھتے ہیں۔  
اون ناڑیوں میں۔ بیان و ابو کا گشت ہے (جیسے ایک سو چھ کی ہر طرف کو ہزار شاخیں تیسے ایک تاک کی رہنما  
شاخ ہر ایک ناڑی میں ہے۔ اون ۴ کر ڈر میں سے ایک ناڑی سیدھی ناک کے پیچ سکھنا سے ملی باقی۔  
ہر طرف کو شاخ و شاخ والہ ہوتی چلی گئی ہیں۔

پچھلے ستر میں جو اخیر کر لیا کہ بنجل (۱۰) کے ایک ناڑی سکھنا کو سیدھی جاتی ہر وہی ناڑی مقام سکھنا  
سیدھی و مان کو۔ برہمہ نہ ہیر (ام الدماغ) کو گئی چنانچہ ہر وہی سے برہمہ نہ ہیر تک اس ناڑی کے رہ سکتا  
اونچے کو جاتی اس کا نام (اودان) دایو ہے۔ وہ پین کرم (نیک افعالی سے) پین کوک بڑے درجہ پر اور  
پاپ کرم (بافعالی) سے ناقص درجہ پر پہنچاتا۔ اور اوسط درجہ کو کم ہوں تو نفع انسان میں لیا جاتا ہے۔

۳۶ - آٹھواں و سبستھواں منتر شیوہا پر (اغرش میں) سورج روشن ہے۔ ہی سب پران ہے۔ جو  
ناف سے اوپر کو جاتا ہے۔ اور وہی سب کی آنکھوں میں تقیم ہو کر پران کو انوکھا کرتا ہوا برتا ہے۔ اوپر پر ہنوی  
میں جو اُن دیتا ہے وہی اس پرش کی پان بقی کو (جوناں سے نیچے کو دم جاتا ہے) کیچہ کر برتا ہے  
اور جو درمیان میں کا اس (خلا ہے سو ایلوسان روپ ہی کہ بیان کیلئے انوکھا کرتا ہے۔

۳۷ - نواں و اٹھتھواں منتر۔ باہر کا سامان تجم اپنے پرکاش کر کے شریں مقیم جو اوان و ایلو۔ تس اوان  
و ایلو کے لئے انوکھا کرتا ہے۔ اوان و دواں منتروں کا خلاصہ بینا کدس طرح سورج روپ ہی پران پان۔  
سمان۔ اوان بیان (جو پران کی پانچ قسم کی گو) تن پانچوں کیلئے انوکھا کر نیے۔ ادھیاتم روپ اتو کی  
دوہتیوں کا۔ کرتا پتا لکھا ہے۔



اس سے مراد والا جس کا پران دیکھ سکتا تھا، اور اس کے تہج وغیرہ سب ثابت ہو جاتے لیکن جیسے  
جی جو اس کے دل میں اندریوں کے ساتھ وہاں کر کے اندریوں کی باسنادل میں رہ جاتی تھی میں  
تکلیف جاتا۔ لیکر پران اور دوسرے شریروں میں چلا جاتا ہے۔

۳۹۔ سوال۔ وادقا لیسواں منتر۔ یہ جس میں جیت والا وہاں کرنا والا ہوتا اس کے دوسرے  
دیکھ میں پران کو پاتا ہے۔ اور تہج کر کے جگت ہوا پران آتا بہت جیسا نیچے کیا تیسے لوگ پاتا ہے۔

۴۰۔ گیارہواں وادقا لیسواں منتر۔ جو بدوان پران کی حقیقت کو اس طرح جانتا جیسے سیانک  
بیان کی، اس بدوان کی پرچار بیٹانی وغیرہ اس میں نہیں ہوتے۔ اور وہ بدوان پران کی اپنا سنا کر نیوالا  
خود کر کے پران (سور آمانا کے ساتھ اسید تاکو پارت ہو کر۔ بار بار جنم مرن دہرم سے چھوٹ زندہ جاو  
ہو جاتا۔ اس کی امرت و پگتی ہونیں یا شلوک پرمان ہے۔

۴۱۔ بارھواں وادقا لیسواں منتر۔ چلاو دشی اشیرا دیتے ہیں کہ اس تیسرے پرشن کے اور میں جیسے  
جیسے تم نے پران کو پرانا سے اُپت ہونا۔ اور میں کے منکھپ سی او میں کا دوسرے شریروں سے پارت ہونا  
اور جا بجا۔ اندریوں وغیرہ میں اس کے قیام کرنے کو۔ اور ایک پران کے پانچ قسم ہونے کو۔ اور سور  
روپ سے باہر کو۔ اور انکے غیر میں اندر اس کا مقیم ہونا۔ یعنی یہ دیہاتم روپ پران کا کہ۔ ان سب ہیوں کو  
جو کوئی جانکر پران کی اپنا سنا کر اوہ امر زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

### چوتھا پرشن شروع ہوا

۴۲۔ اس چوتھے پرشن کا پہلا اور ابتدا سے سیانک کل کا بیالیسواں منتر۔  
تمہید پران کی حقیقت (جیسی تیسرے پرشن کے جواب میں کہی سنکر) چوتھا گارگی منی نے پوچھا۔  
ہے ہنگوان۔ چرشن تیں۔ کون سوتا۔ کون جاگتا۔ اور پین کو کون دیکھتا۔ اور سکھ کس کو ہوتا۔ اور  
کس میں یہ سب ملے ہوتا ہے۔

گارگی منی کا پرشن سنکر۔ چلاو دشی نے کہا۔ ہے گارگی جیسے سورج کی سب شوا میں غروب ہونے وقت  
اس تیج منڈل میں اٹھی ہو کر سب ایک ہو جاتی۔ اور پھر طلوع کے وقت سب شوا علیحدہ پھیل جاتی ہیں۔



تیسے سب پر دم دیوں کے اندر اکٹھے ہوتے۔ اس جیسے سپن کے وقت یہ پرسن سنتا۔ دیکتا۔ گندہ لیتا  
 ذالکھ چھانتا۔ بولتا۔ لمس کرتا۔ آند کو پانا۔ مل موٹر کو نیگ کرتا نہیں۔ چلتا نہیں۔ کیونکہ سب اندریوں کے  
 دیوتا (کہ جب کا ستا وغیرہ دھرم ہے) اس وقت دل کے اندر لئے ہو جاتے ہیں۔ پس سمجھو کہ سوتا ہی۔  
 ۲۴/۳ - تیسرا دھرم الیساوا منتر۔ اس پرسن میں پران روپ گئی ہی جاگتی جوت ہی۔ اور اپان دیو  
 (کارہ پتی) نام والی گئی ہے۔ تس سے نکلتے ہیں۔ اور اپان دیو دروس کے دائیں طرف کے سوخ  
 میں ہو کر نکلتا ہے۔

۲۵/۴ - چوتھا دھرم الیساوا منتر۔ اس اچھاس اور نشواس نامی جو گن ہو ترکی دو آہست کو برابر پرت  
 کرتا سوسان والو ہے۔ من مشور جمان (جگ لکرنیوالا) اور اوداٹ والو جگ کا پیل ہی۔ سواس من دی  
 جمان کو روز بروز برابر کی پراپی کرتا ہے۔

پرشن کے اندر۔ سوتا جاگتا خواب دیکتا کہ لینے والا کون ہے۔

۲۶/۵ - پانچواں دھرم الیساوا منتر۔ تیسرا۔ اس پرسن کا اوتھ کہنے میں کہ سپن کون دیکتا ہے۔  
 ہے۔ گارگی۔ اس موقع چرب سب اندریوں کے دیوتا۔ اُپر۔ اپنی اپنے موقع کو چھوڑ کر من میں لئے  
 ہوئے۔ اور دیوہ کے قیام کیلئے۔ پانچوں پران جاگتے چلتے رہے اس موقع کا نام منہ ہے۔ پس منہ میں  
 یہ آتا دیو۔ سپن میں مہمان کو دیکتا ہے (ان میں سے زیادہ تر وہ پارتنر دیکنے وغیرہ میں آتے جو پہلی کبی  
 دیکھے سنے جتے ہیں اور من کی گئی ہمیشہ ہر حالت جاگت کہ سپن میں صرف سنکھپ بکھپ کی ہے سو جاگت  
 میں تو سب اندر چھپتے رہتی اس وجہ سے من کا سنکھپ بکھپ زیادہ تر قریب صحیح کے رہتا۔ سپن میں  
 سب دیوتا لئے ہو گئے صرف من کا سنکھپ بکھپ بائیں اندریوں کے رہتا۔ اس لئے پچھلے دیکھے ہی  
 برتے پارتوں کے سنسکار سے من خالی انہو کرتا یہ نوج وہ صحیح نہیں ہوتے۔ (جیسے کہمار کے چکر کا معیول  
 ہے کہ وہ پرانے سے پرانے مگر چکر کے اوپر مٹی سے گٹ بنا نیوالا کہمار سب سامان موجود ہو تو گٹ بنتا  
 اور جب چکر تو گٹ مٹا کر وہیں پر مٹی نہیں یا کہمار نے گٹ بنا کر دیا تو خالی چکر کی گوم رہی گٹ  
 وغیرہ سب پارتنر کچھ نہ بھگا۔ یہی آخر حالت جو بلا مٹی یا بلا کہمار کے چکر گومنے کی کسی بجنہ ایسی حالت سپن کے



وقت خالی نہ کھلے کھلے الی اپنے ذاتی برقی میں گھومنے کے رہتی۔ اور شاؤ و نادریا بھی ہوتا کہ پہلا  
 نہ دیکھا نہ سنا ہوا پڑا تہہ ہی سپن میں لیکھا سنا جاتا اور اون میں سے بعض کی تیسری ہی ہوتی وہ امر دیگر  
 ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ جس کا انتہہ کرن مشدہ ہی اوس کو پڑا رہی (شدنی) کا دیوتا پہلے سے شدنی امر کو دیکھا  
 یا بتایا سنا دیتا ہے۔ چونکہ من بذاتہ چپٹ نہیں بلکہ من کا ایش آتا ہے اس لیے سپن میں یہ آتا دیتا ہے۔  
 اس سمان کو انہوہ کرتا ہے۔ اور اس سپن کے وقت جو دیکھا سنا۔ برتا۔ اوس کو دیکھا سنا۔ ہرنا وغیرہ  
 سمجھتا۔ واقعی وہ پڑا تہہ سپن کے سب جنوٹی کیفیت اندریوں کی باسنا کی وجہ سے معلوم نہ ہو جو وہ  
 باسنا میں موجود رہی ہیں۔ جو باسنا جن قسم جن میں کی ہے اس کو اپنی جا قیام کے دیں اور  
 دیوں میں بار بار پہلے انہوہ کئے ہوئے کو سپن میں انہوہ کرتا ہے۔  
 ۴۶۔ چٹا و سفید لیسواں منتر۔ اس منتر میں اوس پیش کا اوڑھتے ہیں (سکھ کس کو ہوتا ہے)  
 ہے کارگی۔ وہ من وپ دیو جس وقت (چٹا نام والے سورج) کے نیچے ہے۔ باسنا کے اودھی ہوگی وجہ  
 سے سپن ہوگ کی دینے والے جو کرم تن سے ہٹ کر گیت ہوتا اور اس موقع پر دیو سپن کو نہیں دیکھتا  
 بچے تب اس شریں سکھ ہوتا ہے۔

۴۷۔ ساتواں و اٹھالیسواں منتر۔ جیسے پرند جانور سیرے کیلئے شام کی وقت درختوں کو جاتے۔  
 تیسے یہ سب اندری و من وغیرہ جوشل پرند جانور کے ہیں۔ آرام پانکے لئے پڑا تہا میں جاتے ہیں۔  
 ۴۸۔ آٹھواں و اونچا سواں منتر۔ پرستوی اور اوس کی ماترا یعنی گن (گندہ) حل و حل کاس۔  
 تیج اور اس کی ماترا روپ۔ واپو اور اوس کی ماترا (لس اس پرش) اکاس اور اوس کی ماترا شبر (آواز)  
 (یعنی پانچوں تہ اور ان کے گن) یہ جو انچی کرت پانچ ہا سو کسٹم نبوت اور تن ماترا کھلاتے۔ اور انکھ اور  
 اس کے دیکھنے کے لائق ہشیار۔ اور کان اور اس کے سننے کے لائق آواز۔ اک اور اس کے۔  
 سو گننے کے لائق بو۔ زبان اور اوس کا ذائقہ۔ چم چم اور اوس کا لکڑ کرنا۔ نطق اور بولنے کے لائق بولی  
 دونوں تہ اور اون کے لینے دینے لائق ہشیار۔ آتش اس اور اس کی مجاست پشیا کرنا۔ معقود  
 اوس کا پاخانہ نکالنا۔ دونوں پاؤں اور اون سے چلنا۔ یعنی ہیا ٹک پانچوں گناں اندری اور پانچوں



کرم اندری اور اُن سے جو جدا کا فعل ہوتے۔ اور دل اور اُس کے خیال کر نیکے لائق ہشیار عقل اور اوس کے جاننے کے لائق ہشیار۔ اہنکار اور اوس کی امانیت کر نیکے لائق ہشیار۔ چیت اور اوس کے چٹوان کر نیکے لائق ہشیار۔ (یعنی یہ جو چاروں ائمہ کرن اور اوس کی برتی۔ اسی طرح پرکاش (روشنی) اور روشن کر نیکے لائق ہشیار۔ پس اور اوس کے دھارن کرنے لائق ہشیار (دلگے منتر کے ساتھ اسکا سمبندھ ہے۔

۵۰ - نواں دھچا سواں منتر ہی آتما پریش دیکھئے۔ اس پریش کرنے۔ سنئے۔ ذالیقہ لینے بین کرنے جانئے۔ ابھان اور اگلا پچھلا خیال کرنوالا اور گیان آتما۔ ہما بدیا والن ددی علم ہے۔ سو آتما پریش۔ اکثر دھچ پر اتمائیں لین (دھل) ہوتا ہے۔

۵۱ - دسواں اور اکیاون واں منتر۔ ابھجوا آتما اور پر اتمائی ابھیتا کے جانئے والیکو جو برہم پر اپنی کا پل ہوتا۔ سو کہتے ہیں۔ کوئی کہیں سب ارا دوسے بازار ہا ہو۔ تس گیان رمت (پوگر گیانی) اور شریر رمت اور لوہت غیرہ کن رمت (یعنی استھول سوکشم اور کارن تیوں شریروں سے ابھان رمت ہو آتما اکثر برہم کو پہچانتا ہے۔ سو شرورگ سب کا جانئے والا ہوتا ہے اس میں یہ اشلوک بران ہے۔

۵۲ - گیارہواں اور باون واں منتر۔ ہے۔ گیان آتما کارگی مئی سب دیوتاؤں ست سب اندرین ائمہ کرن اور سب پانچوں ہما بہت اکاں وغیرہ اور بران میں پریش (دھل) ہونے۔ تس اکثر برہم کو جو جانتا ہے۔ سو شرورگ ہوا سر سب آتما روپ ہو جاتا ہے۔ اس پر سنگ میں اتم ادھکاری کو کہا ہے۔

چوتھا پریش اور اُس کا اور ختم ہوا۔

۵۳ - پانچویں پریش کا پہلا اور ابتداء سے کل کا تیرہواں منتر۔

پانچویں نمبر رشت کا مان مئی نے پہلا درشی سے پوچھا۔

ہے بلگو ان منکھ (انسانوں) میں جو کوئی عمدہ انسان۔ اپنے مرتے وقت تک منتر کا دیہان کرے سو مر کر کس لوک میں جاتا ہے۔



۵۴ دو سرا چون واں منتر۔ ست کامان کے پرش کے جواب میں پیلا درشی نے کہا۔ کہ  
ہے ست کام۔ تیرا پر ہمہ (نر پاد ہمہ) اور اپر ہمہ (سوپا و ہمہ) سواد نکار ہتی ہی ہے۔ اسلئے  
ایسا جاننے والا دونوں میں سے۔ ہمہ کے نر پاد ہمہ یا۔ سوپا و ہمہ ایک سروپ کا دھیان  
کرے وہ ادھی کو پاتا ہے۔

۵۵ تیرا و پچینواں منتر۔ اگرچہ۔ اوم۔ ہتی میں (ہٹا) تین ماترا (تین حروف  
شال) ہو کر مجموعی ایک مشہد (لفظ) اوم۔ بنا جن تینوں ماترا کی صفت بہت بڑی ہیں سو جو کوئی تینوں ماترا  
کے جدا گانہ سب اوصاف کو۔ یا تینوں میں سے صرف پہلے ایک (ہٹا) ماترا کو خواہ کل لفظ ہتی کو ایک ہی  
حرف یا لفظ سمجھ کر دھیان کرتا سوتس سے ہی اچھی طرح جانتا ہوا۔ جلد حکمت میں اچھی گت کو پاتا۔  
چونکہ پہلا حرف (ہٹا) رگ وید۔ دو سرا جگروید۔ تیرا سام وید ہے۔ اس لئے صرف پہلے (ہٹا) ماترا کا دھیان  
کرنیوالا منکرہ شریر کو رگسید روپ پراپت کرتا۔ (رگ) کے معنی گیان (علم) کے ہیں پس اس کا فاعل  
سہا گیانی۔ (عالم فاضل) ہوتا۔ اور سوتپ کر کے۔ ہمہ چر کر کے۔ مشرما کر کے۔ اس کی  
سمان کو۔ الہ ہو کرتا ہے۔

۵۶ چوتھا اور چھینواں منتر۔ پرچب جو سنگھ۔ ہتی (ہٹا) دو ماترا کر کے حکمت من میں پاتا ہی  
یعنی دو ماترا سے دھیان کرتا۔ سواد ٹرے جگروید سے۔ انتر کش لوک ملے چند لوک کو پراپت ہوتا  
ہے۔ لیکن چند لوک میں دھان کی بیوت (سمان) کو دیکھ اور ہوگ کر پراس لوک میں لوٹ آتا  
۵۷ پانچواں و ستا وواں منتر۔ جو کوئی جدا گانہ اکثر و مصرعہ بالا کے علاقہ۔ تینوں اکثر و  
مجموعی جو ایک لفظ ہتی۔ کا آرا دھن کرنا۔ سوچ روپ سورج میں پراپت ہوتا ہے۔ اور جیسے سورج  
کینچلی سے چوٹ کر صاف ہو جاتا ہے یہ ہتی کا آرا دھن کرنیوالا تمام پاؤں سے چوٹ کر۔ شد ہو جاتا  
ہے۔ سو سام (یعنی تیرے سام وید) گنی سے اونچے برہمہ لوک کو پاتا ہے۔ اور وہاں وہ بدھ ان  
ان سب سے عمدہ۔ جیو گن روپ (یعنی مجموعہ تمام ارجح) جس کا نام گرہ ہے) بس ہرن گرہ ہے  
ہی پرے پرماتما کو (جو سب ست لوک وغیرہ مشہور پور لون میں استت۔ یعنی سب میں بیاپک ہی)







اوس کی کیفیت اس سر میں کہیں کہ وہ پیش بجا کرتا بہا (خیال کیا) کہیں کس کے فکے ہوئے سے نکل۔ اور کس کے قائم رہنے سے قائم ہوں گا۔

۶۳۔ چوتھا و ترسٹواں منتر۔ اس پیش نے سب سے پہلے پران کو۔ پھر پران سے شریا (یعین) پیر اکاس۔ وایو۔ سج۔ جل۔ پٹی۔ مہا بھوت (پنج عناصر) پر اندریاں۔ اور من۔ اور غذا۔ اور نطقہ۔ کو۔ پھر پٹ۔ منتر۔ لوک اور لوک میں روپ اور نام کو پیدا کیا۔

۶۴۔ چانچواں و چوتھواں منتر۔ سو جیسے بننے والی جل کی ندیاں رجن کی اخیر منزل میں نے کی سمندر ہے) سمندر میں جا کر ملتی ہیں۔ اور اون کے نام (جو درمیان میں مشور ہوتی) جیسے گنگا۔ برہم پتر۔ مستلج وغیرہ) وہ سب نام سمندر میں ملتا ہے وقت سب معدوم ہو جاتے کہ پھر سوائی ایک سمندر کے کہ جو اون کے پہنچنے کے پہلے سے اپنی مر جاد پر ہی کسی گھٹا۔ بڑھتا نہیں) کوئی نام کسی مذی وغیرہ کا نہیں کہا جاتا۔ لیتے ہی اس (پر درشتا) کی جو ٹولہ کلا سو پیش ہے اگر جب کا جس وقت اوس پیش کو پانی میں۔ یہ سب لہ کلا والے نام و روپ مٹ جاتے ہیں۔ اس رن کو مہاتما پیش ایسا کہتے ہیں۔ اور تب سو پر پیش۔ کلا اس ہو کر امرت وپ (زندہ) جاوید رہتا پیش کے ثبوت میں یہ شاوک ہی۔

جیسے رتہ کے پیہ میں۔ ارا۔ جن اور کی کلیں۔ پتی کی پی میں ملی ہوئی ہیں۔ جیسے اوس پیش یا مثل ارو کے ٹولہ کلیں بیاب ہیں پس وہ پیش جاننے کے لائق ہیں جس سے ٹکوت کا روگ نہ دہی کرے۔ ۶۵۔ ساتواں اور چھٹا منتر۔ اب پلاورشی چھوٹی پیش کر نیوالو ٹکوت خیرات بھاتے ہیں کہ میں جہا تک جانتا ہوں اوسی قدر پر ہے اور اس سے بہتر اور کوئی نہیں۔

۶۶۔ اٹھواں و سترہواں منتر۔ چھوٹی پیش کے اور ختم ہونے پر اوہیں سے کسی نے کچھ پیش کیا اور چھوٹی منی۔ اون پلاورشی کا دھن کر کے کہتے ہوئے کہ ہے ہمارا ج آپ ہمارے باپ کی بار ہو۔ اور آپ نے ہکو اپنے بچن دوارا اودیا۔ (بے علمی حالت) سے یہ پارتا رہے پر پیشی آپ کو ہماری بار بار نسا کا ہو۔







اور اپرا۔ سوکھنے دیا (علم دیوی) دونوں دیا جانے کے الیق ہیں۔

پانچواں منتر۔ چنانچہ گرج۔ جُج۔ سام۔ ترپ (چاروں)۔ سکیشا۔ کلپ۔ بیا کرن۔ رگت۔ چند  
جوتش۔ (دید کے چہرہ انگہ) یہ درشل تو۔ پرا دیا۔ علم دیوی جو جس سے دنیا کی امتیاز کی ماہیت ہوتی ہے۔ اور  
جس و دما ہے۔ اکثر برعہ کی پراپتی ہو وہ۔ پرا دیا (علم الہی) علیحدہ ہے۔

چھٹا مشترکہ دہ اکثر برہمہ دیکھنے پر گرنے میں نہیں آتا۔ اُس کا گوشت برن کچھ نہیں۔ اُس کے شل نیوی جانداروں کی آنکھ کے کان۔ ہاتھ۔ پاؤں وغیرہ اندریاں ہیں۔ بے عضو ہیں۔ لیکن وہ برہمہ۔ لازوال مجموعہ نام کائنات۔ سب میں بسیط۔ ہر ایک میں زیادہ اور جو کجا ہر ایک ہے۔

ساتواں مضمون۔ جیسے دینی ذی روحوں میں نیک کلمی نام والا جافور کہ وہ بلا اور کسی مادہ و علت وغیرہ کے اپنے میں سے آیا۔ نکال کر اپنے رہنے کیلئے جالیکا کرنا لیتا۔

اور جیسے زمین سے نباتات اُجھکتی اور جیسے زندہ شخص کے بال پیدا ہوتے۔ تیسے اوس اکثر بہرہ نرگن نرکار۔  
نرکار سے جگت ثابت ہوتا ہے۔ اور وہی منت۔ (علت) اور (پادان) (مادہ) ہے۔ اوس کو پادیش عالم کیلئے کسی  
دوسری شے مادہ وغیرہ کی امداد کی ضرورت نہیں۔

دوسری کے مادہ دیکھو فی اللہ وہی حضور رب ہیں۔  
(نوٹ)۔ اس غم میں جا لے۔ نباتات۔ بالائیں شیل ہیں اپنے اپنے اپنے حوصلہ علی سے مناسبت سمجھنا چاہئے  
آسمان مقرر۔ وہ برہمہ نرا کارن لیکار۔ تپ سی سا کا سب کا جو جاتا ہے اور جس برہمہ کے ان پیدا ہوا کرتے  
ہر ان۔ دل۔ رستی۔ سب لوگ کریوں میں امرت (عیادیدگی) ہوتا ہے۔

نواں منتر وہ برہمہ اکثر (نرا کاروبار) نام کر کے سامان روپے کا جاننے والا سرگ اور مالو  
بہت چھین چو۔ نام کر کے بیش روپے اچھی طرح دینوی اشیاء کو جانتا اس طرح وہ سب بہت ہی اور یہ سرگ  
اور سب بہت ہی دونوں اس کے لکشن۔ اس کا پتہ ہی جس تپ کو کچھ منتریں کہنا کہ تپ ہی وہ بڑھ جاتا۔ سو  
بڑھنا اس کا یہی ہے کہ ایک نرگن نرا کاروبار سے وہ ایک روپ بلکہ اس قدر بڑھا کہ تمام جات اس کا روپ  
پہلے منڈک کا و مگر گند شروع ہو

منتر نرا - چشن - سو یہ ست ہر - اور نہ منتروں میں اکرم (افعال) ہیں جنکو کبھیروں نے دیکھا اور



اوس کو دیکھ کر تریا جگ میں منترجات کم بہت کہئے۔ اور سچی خواہش واسے ہوئی ادی آچرن سے کرنا چاہئے۔ کہ پہلے ہاتھوں سے جیسا نکالیں کیا۔ حال کے لوگوں کے لئے دی سیدھا ہستہ جی دجگ کم کی ترکیب آگے کہتے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ واضح رہے کہ جب لکڑیاں روشن ہو کر اگنی کی جوالا اٹھتی ہے۔ تب کندہ کے بیچ میں شروٹا گنی کی آہٹ ڈال کر جگ کرنا چاہئے۔

منتر نمبر ۳۔ اگنی ہوتر میں مراتب پیل لحاظ طلب ہیں اگر بالفاظ ادن کے اگنی ہوتر کیا جاوی تو اس منتر کے دوسرے حصہ میں کہتے ہیں کہ بے فائدہ کیا ہوا اگن ہوتر ساتوں لوگوں کو گناہ کرتا ہے یعنی نہایت ناقص ہے اور وہ مراتب لحاظ طلب مندرجہ ذیل اس منتر کے ہیں۔ ۱۔ در شک ربت ۲۰۔ پورن اشن مانک ربت ۳۰۔ جاتر مانس مانک ربت ۴۰۔ اور شروت میں جو نیا اناج پیدا ہوا وہ اناج جس میں نہ ہوا گناہ اگن ہے۔ ۵۔ اتست ربت ۶۔ جس میں اتمہ کو اچھا نہ مارا ہو بلکہ کوتاہا اور اوس کو کچھ نہ دیا جاوی۔ غرض جس اگنی ہوتر میں ان پانچوں مراتب کا لحاظ نہیں وہ اگنی ہوتر ناقص ہے۔

منتر نمبر ۴۔ جگ کی اگنی سات قسم کی ہے محاورہ گفتگو میں جگ اگنی کی سات جیسا (زبان) کہتے وہ ہیں۔ ۱۔ کالی ۲۔ کرلی ۳۔ منوج ۴۔ سولہتا ۵۔ دھومرنا ۶۔ سپہوٹگن ۷۔ بتورونی ۸۔ دی۔

منتر نمبر ۵۔ ان پرکاش دان باتوں قسم مندرجہ بالا اگنی میں جو عمدہ وقت آہٹ پڑا ہوا اگنی ہوتر کرتا ہے اس کو یہ اگنی قبول کرنی ہوگی۔ کرن روپ۔ (مثل شمع) کے ہو کر اگنی ہوتر کرنا الیکو اخیر پرگ میں پہنچا دیتی ہیں جس سرگ میں سب یوناؤں کا مالک سو یاد رکھ کر ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۶۔ مزید تصریح۔ وہ دی ہوئی آہٹ روشن ہو کر اوس اگنی ہوتر کرنا الیکو سوچ کی کرفنس کے ذریعہ لیجاتی۔ اور اوس کا پوجن کرنی ہوگی اور اوس سے پیاری گفتگو کرنی ہوگی سرگ میں پہنچا دیتی ہیں۔ منتر نمبر ۷۔ جگ کو زیادہ کرنیوالے اتمہ ۱۰۔ اکرم کی آشر میں لوگ جگ کرنیوالے۔ جگ کرنیوالا۔ جگ کرنے والے کی ہستی۔ مزین۔ ان سے جگ نہ ہوتا ہے۔ اور جس جگ میں ۱۰ اشخص نہیں وہ جگ نہ ہوتا ہے اور جگ کا اثر نہایت نابود ہوتا ہے۔



اس کے واضح ہو کہ جب کرم کے نتیجہ شمرہ کی حد زیادہ سے زیادہ سرگ تک ہی اور جو کوئی اس جگہ کرم کو از حد بہتر ہو کش دینے والا سمجھ کر خوش ہونے کہ ہم جگہ کر نیسے موکش ہو جاویں گے۔ وہ مودہ۔  
(بے وقوف۔ بے علم) ہیں لیکہ ایسا سمجھنے سے ان کو الٹا پیل لٹا کہ۔ آد گون میں رہ کر۔ بار بار۔ جس طرح مرن کا رنج اٹھاتے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ جو لوگ کرم کا ڈکے آشرے پر ہی ہیں کہ کرم سے ہی موکش ہو جاویں گی اور ایسی سمجھ سے وہ اپنے کو پنڈت (با علم۔ بدوان۔ برت کے جاننے والی کہتے) اور کو سمجھنا چاہتے کہ۔ پنڈت نہیں بلکہ آد اندرا و دیار بے علمی، جہالت پیلی ہوئی ہے۔ وہ برہہ دیا سے بے علم۔ بیوقوف ہیں اس لوگ میں تکلیف پاتے اور مر کر انیک جونوں میں گھومتے۔ اور طرفیہ کاروں کو بھی مطابق اپنے عمل کے اپیش کر تے تب یہ مثلہ درست ہوتا ہے کہ۔ ایک اندہ ہے برہہ کے پیچھے چلنے والی ہت اندھ گئے اور سوئیں گے۔  
منتر نمبر ۹۔ بچہ کو توجہ تک نہ علم نہ پڑھے طول الگیا ہی ہوتا اور اس وجہ سے بچہ (نادان) کہلاتا ہے یہ کرم کا ڈکے پنڈت (برہہ دیل کے علم نہ ہونے سے) گویا پڑھے لکھے اور بالغ محض نادان بیوقوف ہیں مزید براں غور کرتے ہیں کہ ہم ہمہ دان ہیں اور سب ہی عمدہ رہتے پر چلتے ہیں ہماری ضرورت مکت ہو جاویں گی۔ ایسی ہستی کے ساتھ کرم کرنے سے وہ ناقص لک ناقص جونوں میں جاتے۔

منتر نمبر ۱۰۔ اصلیت یہ کہ وہ لوگ۔ بیٹا۔ قبیلہ۔ راج۔ دہن۔ وغیرہ کے لئے اور نیوی و شمنوں و مرض کے دفعہ کو از حد بہتر سمجھتے اس لئے وہ موجودہ بیوقوف ہیں اور اس لئے وہ انہیں کو ہشت (غریزہ) سمجھ کر جگت غیرہ سکام کرم کرتے کہ اس جسم میں۔ اور مرکب و سرے جموں میں نیوی راحت میں ہیں یہ نہیں سمجھتے کہ وہ موجودہ میں راحت رنج ضرور اسی قدر ملے گا جس قدر تقدیر میں ہی۔ کیونکہ وہ یہ موجودہ اوی قدر راحت و رنج ملنے کیلئے ہی ملا۔ اسی کا نام تقدیر ہے اس لئے تقدیر کے مٹانیکو بد بکریل بیجا ہے اور جب آئندہ کے لئے راج وغیرہ کی خواہش سے جگہ غیرہ کرم کئے تو گویا خود ہی اپنے گلی میں رسی ڈالی اور انیک خیم پانیکا خود ہی انتظام کیا جس پر کہتے کہ ہم مکت ہونگے سو کیسے ممکن ہے وید فی صاف ہر ایک کرم کا ثمرہ اس واسطے دکھایا ہے کہ اگر ان کرموں کو کرو گے تو دنیا بڑھے گی۔ اور نکر و گے یا۔



نہیں جگت غیرہ کو بلاتنا حصول کسی مطلب نیوی کو کر دے تو موکش ہو کر دنیا چھوٹ جاوے گی۔ مگر وہ دیکھ کے  
تاثر کو یہ بکرجیا بتنا مطلب نیوی کرم کرے اس کا اثر زیادہ سے زیادہ۔ ٹرگ پراپتی کا پا کر پرائیک جیوئس  
کھوسے کسی موکش نہیں ہوتے چنانچہ اسی وجہ سے دنیا بڑھتی چلی جاتی ہے۔

مفسر نمبر ۱۱۔ اور جو ثنائیت اور ان پریش (بزمہ دیا) کو جانتے۔ مگر گیان کا پڑ نہیں پہنچتے۔ آپاسنا  
کا پڑ کے بموجب (سو پاواہک برہمہ) کیلئے دیہان تب غیرہ کرتے۔ اور سب عروج دیوی چھوڑ کر۔ سیک کے  
ان سے پیٹ بزلدار کرتے وہ سورج کی شعاعوں کے بہت سے امرت سوپاواہک برہمہ اپنا لالی زوا  
میں پروں کر کے سرشتی کی بیجا و تاک مقیم رکھ کر برہما جی کے ساتھ مکت ہوئی اور جو خالص نرپاواہک برہمہ کا  
دیہان کر کے مطابق گیان کا نڈ کے برہما کاربئی سے جیسے جی جیون مکت ہوتے وہ دیشہ تیاگ پر فوراً۔  
نرپاواہک برہمہ دب ہو جاتے۔

مفسر نمبر ۱۲۔ وہ میں کہتا ہے کہ جو برہمہ کو جانتے وہ برہمن جو اس کا لکشن اس مفسر میں کہتے ہیں کہ۔ برہمن وہ  
جس نے جگت کو کرم چرت جانا کہ جگت کے بڑھنے کا بج کرم ہی پس ایسا نتیجہ کر کے برہمن۔ ایسا۔ اور جگت  
اور کرم سب کو تیاگ کر جو صرف برہما کاربئی رکھتا اس طرح اس کا کرم کا تیاگ کرنا تیاگ نہیں بلکہ یہی کرنے کا  
ہے جو اس نے ان کو تیاگ اور برہمہ کو گرن کیا۔ البتہ جب تک برہمہ کاربئی نہ ہو تب تک ابتداء میں اس کو  
اس قدر ضرورت ہی کہ برہمن نہ کرے کہ وہ برہمہ دیا سنے۔ سمجھے۔ اور برہمن۔ بعد برہمن نشہ ہو جانے کے پس  
اوس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔

مفسر نمبر ۱۳۔ اور جب ایسا جگیا سو پڑے تب برہمن نشہ کر دے کو چاہے کہ کسی رز کو خفی نہ کر کہ اچھی طرح  
اوس کو برہمن دیا کی تعلیم کو کہ برہمن نشہ کر دے جو گنتی کا ہو ہے۔

دوسرے منڈک کا پہلا کھنڈ شروع ہوا

مفسر نمبر ۱۴۔ پہلے منڈک دے پہلے کھنڈ کے چوتھے سنتوں جو دو قسم کی دیا کا ہونا کہتا ہے  
پہلے منڈک میں یہ دیا (لوگ علم۔ کرم و اپاسنا) کو کہلا پس دوسرے منڈک میں پرو دیا۔ (برہمن و دیا۔  
خاص علم الہی کو کہتے ہیں۔



سویہ برہمہ ودیا ستہ۔ (رہتی) ہے۔ سچو کہ جیسے کئی بہت روشن ہوا اور اوس میں سے۔ اوسی اگن کی طرح کی پہلڑیاں نکاتی تھیں رہا پختین جوتی سروپ اکثر برہمہ جس میں سے حکمت و بہت قسم کے باہر (مثل پتھری) کے نکلے اور ہزاروں میں سما جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۲۔ سو تراپو کم برہمہ۔ مہا دپ (بڑے سیڑھا) اور اموریت (بے شکل صورت) کا پرش ہی وہی۔ بٹ باہر اور بہتر برت ہے اوس کے پران (یعنی کرم اندری جن کا فعل امد پران کے ہی اور جن (یعنی کیا اندری) وانتہ کرن) کوئی عضو نہیں۔ سب سے بڑا اکثر سے پرے وہ پرش ہے۔

منتر نمبر ۳۔ اوسی پرش سے پران۔ بن اور سب اندریاں۔ اور اکاس۔ وایو۔ تیج۔ جل اور تام۔ بیو کی۔ دھارن کرنیوالی پرتھوی۔ پیدا ہوتی ہیں۔

منتر نمبر ۴۔ اوس پرش کا وارٹ روپ سب جگت ہی اس طرح۔ کہ اگنی اوس کا سر چند رمان اور سورج دونوں آئینہ۔ پورب غیر سب سا اوس کے کان۔ وچیس کی ہانی (گنگلو)۔ وایو جس کے پران اور تام شو جس کا ہوا۔ پرتھوی جس کا پاؤں۔ اور سب کی آتما (آپا) اوسی ہے۔

منتر نمبر ۵۔ اوس پرش کی اگنی روشن ہونیکے لئے سورج پیا ربمبڈ (لکڑیوں) کے اور چند رمان سے باڈل اور زمین میں نباتات ہوتی۔ وہی پرش۔ اپنی پرکرتی (عادت طبی) جو محاورہ میں استری کی جاتی (اوس) میں اپنے ارادہ روپی بیج کو بوتا جس سے بہت پر جا پیدا ہوتی۔

منتر نمبر ۶۔ اوسی پرش سے رگ۔ جیو۔ سام۔ ویدوں کی بچا و لئے منتر۔ اور تین مہنتوں کی وکشت اور جگ کرنے کی تام کر یا (طریقہ)۔ اور وکشنا۔ (گرد منتر دینے اور جگ کرنیوالوں کا تذکرہ) اور سال تام دن رات گڑھی پل غیر سب وقت۔ اور جگ کرنیوالا جھان۔ اور سب لوک جن میں چند رمان اور سورج کا پرکاش اور اثر ہے۔ پیدا ہوتے ہیں۔

منتر نمبر ۷۔ اوسی سے بہت قسم کے دیوتا۔ ہمیک اور ساہ۔ اور سنگہ۔ پتھ پکشی۔ پران۔ اپان۔ قہرسم۔ غلہ۔ اور تپ۔ اور شر واما اور ست۔ و برہمہ جیج اور ہر قسم کے طریقہ پیدا ہوتی ہیں۔

منتر نمبر ۸۔ اوسی پرش سے سات پران۔ سات قسم کی اگنی۔ جگ کرنیکی سات قسم کی گڑھی۔ سات



سات قسم کے ہوم۔ سات لوک۔ سات گونا۔ (جسم کے اندر جوات مقام خلوجیت پران آتے جاتے۔ یہ سب ہشیار سات قسم کی پیدا ہوئی۔ ہر ایک کی سات قسم کی طرح یہ ہی۔ پران۔ کان۔ انگٹہ۔ ناک۔ مکٹہ۔ میزان۔ اندریہ جو پران کے متعلق ہیں۔

اگنی سات قسم کی۔ پران جوا دن ساتوں مقاموں میں اپنے تیج روپ لگنی سے اون میں بڑا وہی وہی سات قسم کی آگ ہے۔

لکڑی سات قسم کی۔ اون ساتوں اندریہ۔ کان وغیرہ کی جو جھکا گنا سات قسم کی رقی و فعال وہی سات قسم کی لکڑی ہے۔

ہوم سات قسم کے۔ اون ساتوں اندریوں سے جو سات قسم کا بگیان (علم) وہی سات قسم کا جگت سات لوک۔ جن سات خلومقات پر پران چلتے رہتے وہی سات لوک ہیں۔

سات گونا۔ مقعدہ۔ آدناسل۔ ناف۔ ہروا۔ گلا۔ ناک۔ برہمہ اندر زمین پران رہتی ہیں۔ مطلب یہ کہ برہمہ و دیان میں تو ہی اہلی سات سات سے متعلقہ پران کی ہیں جنکے ارادہ میں سے برہمہ گیا ملتا۔ کرم کا نہیں ظاہری۔ اگنی۔ لکڑی۔ ہوم۔ لوک۔ گونا۔ مانے ہیں۔

منتر نمبر ۹۔ اوی پرش سے۔ ۱۔ پچیر ساگر۔ ۲۔ ایکھ کا۔ ۳۔ شراب کا۔ ۴۔ گئی کا۔ ۵۔ کماری۔ ۶۔ وہی کا۔ ۷۔ خالص پانی کا۔ یہ سات مہاسندر (جو ہر ایک دیب کے گرد ہیں) اور سب چرب ہمالیہ۔ بندھیا گل وغیرہ۔ اور تمام قسم کی لنگا۔ جہنا۔ برہمہ پر وغیرہ دنیاں۔ اوی سے ان وغیرہ سب نباتات تمام دی و جو کی خوراک پیدا ہوئی ہے۔

منتر نمبر ۱۰۔ غرض جو کہ سناری ہشیار۔ اور افعال ہر قسم تی وغیرہ تک اور برہمہ۔ ورنہ جاوید وہی اکثر پرش ہے۔ پس اس امرت پوپ پرش کو جو ہر وہیہ کے ہر دی والی گو پیاس جلوہ افروز ہے۔ جانتا ہے۔ اوس کی اودیا (بے علی) کی گرہ (جس سے وہ اپنے سچا اندر برہم ہر دی کو نہیں پہچانتا) ناس ہو جاتی ہے۔



## اوسی دوسری مشدک کا دوسرا گندہ شروع ہوا

منتر نمبر ۱۔ وہ پیش سین۔ پرکاس دیپ (بہت تن نور جوتی سروپ) اور سب میں با برقم سب کی ہر سے روپی گوہا کے اندر گشت کرنے اور رہنے والا۔ بہت ت بڑے سے بڑی درجہ والا۔ چلنے والا چران والا۔ نیک۔ (ملک لگایا والا)۔ اور نیک والا (جو پاک نہیں لگاتا ہمیشہ قتل نظر سے اپنی مہمان کوئی لگا کو کیا کرتا اوسی نے ہر شے کی خبر خبریں پیش کیا ہے۔ جو کچھ ہے وہی ہے وہی جانتے۔ کہ الیق بہت اور است چاہے جیسا تو وہی ہے۔ البتہ وہ پیش کہ کارن روپ (سبب اور فاعل و راہ اور جگت جس کا یہ معلول) ہے اسوجہ سے معلول دے پر جا کے لوگ اس کو دلال سے نہیں پہچان سکتے وہ تمام یا کی عمدہ اشیاء سی زیادہ عمدہ برگزیدہ ہے۔

منتر نمبر ۲۔ جو پرکاسوان۔ اور باریک سو ہی زیادہ باریک جہیں سب لوگ اور سب لوگوں کے رہنے والے مقیم۔ سوئی اکثر عظیم اور سو پادکھا سو پیں دیوں کے اندر پران لفظ اور دل کے نام سے ہی وہی ست امرت (زندہ جاوید۔ لازوال۔ عبادت کرنیکے جوگ۔ ہے اوسی کی عبادت کر۔

منتر نمبر ۳۔ اپنشد (برہمہ و دیا) کے واک، جو عمدہ دھنس ہترنگو لیکر اور ان دھنس و پی و اکیوئیں ہمیشہ مہمان کر تیز تیزیوں اور ان کے نتیجے کو چلاوے (غل کرے) اور بہاؤنا بہت والے جیت سے اس میں کھینچا اور تسی اکثر روپ برہمہ کو سندا (حاصل) کرو۔

منتر نمبر ۴۔ شکا و کا ضلع کہتے ہیں کہ پرند (اوم) دھنس (آتما تیر) (پرہاد بہت چنے کے شکا کرنیکے الیق ہے۔ اور ایسا جو بہت چل کو گشت کہتے سو میر کی طرح دوم دم میں سما جاتا ہے۔

منتر نمبر ۵۔ جہیں مرگ۔ پر تھی انتر کش موکا اس کے پیش میں ہی ایک آما کو جان کر دوسری سب باتوں کو چھوڑ دے کہ یہی امرت کا پل ہے۔

منتر نمبر ۶۔ جیسے رتہ کے پید کی ناف میں سب طرف سے۔ ایا قیسے بناڑیاں اوسیں اگر پریش ہوئی ہیں (اوم) منتر سے اوس آتما کا دہیان کرو۔ اور ہما اندھ پکار روپ سنہا سی بارہو۔ منتر نمبر ۷۔ جس کی نیامیں مہمان ہے کہ۔ وہ سب گناہنے والا۔ سب میں جلوہ گر ہو گا۔



اور ہوا دس کی برہمہ پوری ہے جبین ہر تین نور۔ نور اخر ہے۔ اور سب کے دلیں میں کر۔ پران اور سب  
جسموں کو قائم رکھتا اور غذا میں اس نے عقل کو مثال کیا ہے جس سے سب قائم رہتے۔ اس کو  
صابر و شاکر عالم لوگ ہی سب طرف سے سب میں برابر ہو جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۵۔ جو عالم اس کو جانتے۔ اون کے قلب میں جو بے علی کی گرہ۔ وہ سب گرہ کٹ جاتی  
اور بوجہ بے علی کے جو بہت مشکوک پیدا ہو جاتے وہ سب مشکوک نفع ہو جاتے۔ اور بوجہ بے علی کے  
جوانی ذات والا صفات کو نہیں پہچانتا کہ میں فعل کا کر نیوالا اور افعال کا ثمرہ پانیوالا نہیں بلکہ اپنے کو فاعل  
سمجھتا ہے پچھلے جنموں میں فعل کے اور جن افعال کا ثمرہ ابھی نہیں ملا بدنیو جادون افعال کا نتیجہ اگلے جنموں میں ثمرہ  
پانیکو امانا جمع ہیں (جنگو سچیت کرم۔ افعال جمع شدہ کہتے) اور اسی طرح جم موجودہ میں جب تک اپنے کو فاعل سمجھتا  
افعال کے وہ آئندہ جنموں میں ثمرہ پانیکو جمع رہتے۔ چکو۔ اگامی (آئندہ کو ثمرہ دینے والے) کا جاتا۔ سو یہ  
دونوں قسم کے سچیت کرم اگامی کرم اس کے اس کا تھانہ جاننے سے (کہ وہی میں آتا کسی فعل کا کر نیوالا  
اور کسی ثمرہ کا پانیوالا ہوں) تاخیر سیت فانیو ہو جاتے۔ سرف جم موجودہ کا جب تک زندہ رہے تب تک  
تقدیر میں ثمرہ پاکر و نت ذات کے ہی فوراً وہ برہمہ میں دل ہو جاتا اور پر کوئی جنم اس کا نہیں ہوتا کیونکہ جم  
بوجہ افعال کے بار بار پیدا ہوتے سوا اس کے افعال سچیت۔ پرارہہ تیوں قسم کے باقی نہیں رہتے۔ اور اس سے  
وہ دنیا سے نجات پاتا ہے۔

منتر نمبر ۶۔ وہ برہمہ سو نے سے برزخ زندہ منور میں۔ جلوہ گرگی سے پیدا نہیں ہوا۔ اور کسی فعل کو  
نہیں کرتا۔ سب فاعل ترہ سب قسم کی روشنیوں کو روشنی دینے والا۔ جس کو صرف وہی چانتے جو اٹا دلپنے  
آپے کو ا جانتے اپنی خود شناسی سے خدا شناسی ہوتی ہے۔

منتر نمبر ۷۔ اس برہمہ کا وہ مقام ہے۔ ہماراں سوچ۔ چند زمانہ بستر سے بچلی۔ آگ کسی کی  
روشنی نہیں پہنچتی بلکہ اس کی روشنی سے ان سب سوچ و فکر میں روشنی ہے۔

منتر نمبر ۸۔ آگے۔ پچھے۔ دائیں بائیں۔ نیچے اپر۔ غرض ہمہ کل ہمہ دست (برہمہ) ہے۔

دوسری منزل کا دوسرا کھنڈ ختم ہوا



## تیسری منہا لکھنؤ کا پہلا منہا شروع ہوا

پہلا منہا اس منہا میں جیوا اور بشر کے سروپ کو کہتے ہیں اور پیش سے ثابت کرتے ہیں۔

فرض کرو کہ یہ نام دنیا مجموعی ایک درخت ثمرہ اور یا دنیا اس بڑی روح کے جسم کافی نفس ایک ایک درخت پہلا منہا ہے۔ اس پر دو جانور رہتے۔ ایک تو اس کے پل کو کھاتا اور اس کا نام جیوا اور دوسرا بل نہیں کہ اس کا نام صرف ایک اس کا نام بشر ہے۔ درخت میں وہ دو میں بلکہ صرف برہمن کا ایک پر تو ایک جلوہ ہر قلب میں ہے۔ سو جب تک بل قلب میں کلمات ہو جو اس وغیرہ تب کہتے ہ اور قلب ہی کدہ اور قلب ایک اس کا تو قلبی کا نام جیوا اور اس وقت تک وہ اپنے کو فاعل سمجھ کر فعل کرتا اور اس کا یہ پانا۔ گویا یہ اس کا اس درخت سے پل کا کھانا ہے جیسا اور کھانا اور صاف بالکل ہوا جو اس سے خالی کہ فی فعل کا فاعل کی ثمرہ کا پانی والا اپنے کو نہیں سمجھتا ایسے کا نام بشر ہے اور اس کی نسبت اور اس منہا میں کہتا ہے کہ وہ صرف کہتا ہے کسی پل کو نہیں کھاتا۔ اس طرح برہمنیت قلب کے اس ایک برہمن کے ایک جلوہ کے موقع دنیا کا نام جیوا اور بشر میں۔ چنانچہ اسی واسطے مطابق محاورہ تحریر اس ناول کے اول کے اوصاف میں یہ لفظ منہا چتر میں۔ ساتھ ہی جگت۔ دوست۔ کیساں ہیں۔

یادداشت۔ ناول کے نام وحالات پر نگار نہیں چاہئے اس کے نیچے کو سمجھنا چاہئے۔

دوسرا منہا۔ اس برہمنیت کا پرکاش جس جسم (متعارف درخت) میں جیوا نام اور پل کا نام والا وہ تو جسم کو پانا پانا۔ کہ یہ جسم میرا ہی جسمی افعال نیوی کو اپنی ذات برہمن چتر نیوی۔ خواہ افعال متعلقہ رہا ہے۔ اپنے کو سنیاسی پندت مولوی وغیرہ ماننا۔ غرض یہ ابھانی ہونے سے۔ بلکہ مالک بلکہ خود بندہ کہ جسم اور جسمی متعلقات رشتہ داران کی الفت میں ہنس کر رنج اور عذاب میں تھا لیکن جب وہ ایشور اور ایشور کی ممان کو دیکھ کر اپنے سروچات کو اتار دیا پچھتا کہ وہی میں ہوں علی سے ایسی حالت میں کہ اب وہ سب رنج و عذاب سے چھوٹ کر بیٹے کا تیسرا خود برہمن دپ رہ جاتا ہے۔ چنانچہ لکھنؤ منہا لکھتے ہیں۔

تیسرا منہا۔ کہ جس وقت وہ جیوے علم۔ با علم ہوا۔ اس وقت وہ اپنے آپ جو منور۔ تمام دنیا۔ کے کیل۔ کے رچنے اور برہمن کو اور جو اس نے ایشور نامی جلوہ سے دنیا کو بنایا اس پرش کو دیکھتا اور تب وہ عذاب و ثواب کو بیخ و بن یاد سے جلا کر سب کو لوث ہوا۔ اور دھرمیت و پسیم بہاؤ (وحدہ لائیک) کے درجہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ پھر اس موقع پر



بے علمی باطنی جیویشہ بندہ مالک سب نام و نشان کا عدم ہو کر ہمراہ است۔ اور نا احق (اہم برہاسمی) کا  
شکلہ اور وجہ بجاتا ہے۔

**منتر نمبر ۱۰**۔ اور تب ایسے با علم کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ با جی سے لیکر چٹنی تک سب میں یکساں برہما کا  
جلوہ ہر طرف متعدد جسموں میں روح بننا دیکھنے میں آتی ہیں اور اس لئے وہ سب کے بدرجہ مساوی ایک برہمہ وہ  
ہمگی سے یکجہ دلیل حسیج کی ہوشی و غیرہ کی نہیں کرنا۔ پس ایسا آتما کا برہتی یا برہمہ کا برہتی والا شخص  
سب انتہا میں فیوضی۔ دلیل صیح چون و چرا کئے والوں اور بندہ و مالک سمجھنے والوں سے فضل رہے۔

**منتر نمبر ۱۱**۔ یا نا جھوٹ کے چھوڑنے اور پچھولنے۔ اور محسوسات اور دل کو ضبط کرنے یا آتما کی بچاؤ  
(کداون کا نام تب ہی خود شناسی سے پانیکے لائق ہے۔ اس کے پانیکو اور کوئی فعل موثر نہیں کہ دیگر فعال  
دیوی سے دیوی نیکنامی وغیرہ اور ان مراتب راست گوئی تب۔ خود شناسی سے۔ آتما حاصل ہوتا۔ جاتا  
ہر جسم کے اندر نور اور پاک حواف سب جسموں سے لایچ عیب ہی۔ بی عیب شخص ہے اس کو دیکھتا ہے۔

**منتر نمبر ۱۲**۔ ایک سچ۔ راست گفتاری۔ راست روی سے یہ ہم فتح ہوتی جھوٹ سے مطلق نہیں  
فرشتوں کا رستہ (دیو جان نام) سچ سے ہی بنتا ہے۔ پس جہاں سچ ہے وہیں حق ہی اور اس طرح سچ ہو  
دیکھنے والے اصل حق ہوتے ہیں۔ (جگادو نیا کی کسی شے کی خواہش نہیں) +

**منتر نمبر ۱۳**۔ وہ برہما تھا۔ بڑوں سے بڑا اپنے فہم میں پشور قیاس گمان۔ وہم۔ و خیال میں برہم  
باریک سے زیادہ باریک اور جسم میں نئے رنگ سے ظاہر ہوتا ہے اور وہ دور سے زیادہ دور اور نزدیک سے  
زیادہ نزدیک ہی یعنی اگر بہشت وغیرہ میں جا کر دیکھو یا مانو تو وہاں نہیں اس لئے دور سے زیادہ دور اور اپنی قلب  
کے اور شاہد کرو تو نزدیک سے زیادہ نزدیک ہی کہ قلب کی گویا میں جیسے کی طرح بٹھایا ہے۔

**منتر نمبر ۱۴**۔ اس جڑ سے لے کر وہ دیکھا نہیں ظاہر مراقبہ میں صاف مشاہد ہوتا ہے۔ بطن کر کے  
کیا نہیں جاتا۔ کیونکہ فطرت کے آنکھ نہیں اسوجہ سے وہ چشم دید اس کی ہیت محال کہ نہیں کہتے اور آنکھ کے  
زبان نہیں جو جھنہ کھڑی۔ اسی طرح دوسرے دنیاؤں یعنی۔ نالک ہاتھ وغیرہ محسوسات کے مومکوں کی باطن  
زبان سے باہر کہ نہ بھو اجاتا نہ سونگھا جاتا نہ سنا جاسکتا ہے نہ ریاضت نہ جنگ وغیرہ کرموں سے قابو نہیں



کیونکہ وہ بے عضو و بے جسم - بزرگن مزاکارہی - صرف برہمہ دیا کے گیان دینی علم الہی کے علم سے کسی فعل کے فاعل نہ ہوئے و لے اصر صاف باطن و لیکے مشاہدہ اور سمجھنے میں آتا ہے۔

منتر نمبر ۹ - اس کے پانچکا پتیرہ ہے کہ اصلیت میں وہ اتنا باریک سی زیادہ باریک ہی کر جس طرح ایک پران (دم پران - اپان - بھان - ادان - بیان - پانچ قسم کا ہر کر مد رجہ مساوی اند جسم کو داخل ہوا ہے اس میں چت (تصور) کو قائم کرے تب اس کو جان سکتا ہے۔

منتر نمبر ۱۰ - ایسا صاف باطن (اگر سر کیا چاہے) تو وہ جس جس لوگ کو دیکھتا اور جس جس عکس مشابہا ہر سہ عالم کا سرور بننا چاہے وہ اوی اوی لوگ کو دیکھتا اور اوی سرور کو برت سکتا ہی چنانچہ ایسے ہی مہاتماؤں نے سب کائنات کو دیکھا اور سب کے سرور کو برت کر سب پرستہا معج کے ہیں۔

تیسرے مندرجہ کا دوسرا کھنڈ شروع ہوا ہے

منتر نمبر ۱۱ - برہمہ کا برہمہ ہی مقام سکھن ہے اور جو صاف باطن (شدہ انہہ کرن والا) ہی وہ اس پر دم (عمرہ سے زیادہ عمرہ مقام برہمہ کے سکھن کو جانتا ہے کہ اس نے دیکھا ہی جو تمام دنیا کا وہ مقام ملجا واد ہے۔ اس پرش کو وہی عقلمند شخص پیش کرتے جو بلا تمار حصول کسی مراتب مراد دنیوی کے راستہ وی سے افعال دنیوی کرتے ہیں اور تب وہ لطف کے اثر کو جس سے دنیا بڑھتی۔ اور وہ لطف سبب بلکہ تخم افزائش دنیا کا ہے) پہنچ جاتے۔ یعنی پوری جسم میں کسی باپ کی پشت لطف اور ماں کے پیٹ سے نہیں نکلتے۔

منتر نمبر ۱۲ - خلاصہ یہ کہ جو دنیوی عیش عشرت بیانا ماتی - بادشاہت دولت وغیرہ میں دلچسپی رکھ کر ان کے حصول کی خواہش سے افعال دنیوی کرتا وہ مطابق اپنی خواہش کے بار بار پیدا ہو کر انہیں مقامات پر پہنچتا جہاں اس کی حسب الخواہ مرادیں پوری ہوں۔ اور جس صاف باطن نے اس کی اصلیت جانا اور اپنے کو سچا کسی فعل کا فاعل اور کسی ثمرہ کا پانیا والا نہیں ہوں اس کی سنجہ ایش نیست نابود ہو جاتی۔ اس سلسلہ وہ نہ کسی مرتب کی خواہش کرتا نہ کہیں جنم لیکر آتا جاتا۔

منتر نمبر ۱۳ - یہ آتا بہت دنیوی علوم کے پڑھنے اور عقلی دلائل سے پانچکے لائق نہیں نہ



حکایات سننے سے پایا جاتا۔ جو صاف باطن خالص برہم دیا سے آئے ہوئے جاننے کا شاہین ہوتا اور اس پر وہ اتنا اپنا نور ظاہر کرتا جس سے وہ جان بٹا رہا ہے۔

**منتر نمبر ۴۔** یہ آنا جسم کو بے طاقت کرنے۔ غرور و غیرت سے تپ سی اچھٹا لایا بق نہیں۔ جو کوئی برہم دیا میں حبسا طریقہ بیان کیا اور اس طریقہ کو برتنا۔ جس کو یہ آتا۔ اپنے پریم دھام میں (جو طرح اور ہر سمت وغیرہ سے مساوی ہے) پہنچا دیتا ہے۔

**منتر نمبر ۵۔** پہلے شی لوگ اس کو جانکر (علم سے قائم رہ کر) درجہ علی الوہیت پہنچا۔ آنا کارہی والے ہو۔ رنج۔ راحت کو یکساں سمجھ اور برداشت کر۔ الفت نفرت کی بری محسوسات کو ضبط کر مٹا لے ہو کر۔ اخیر درجہ کے تیزوار منتقل مزاج۔ سب میں محیط گنبد۔ ایک ادویت برہم (وحدہ لاشریک) کو سب میں بیاپک ہر جگہ حاضر ناظر جانتے ہوئے۔ سب کے یکساں بلے کیلئے میمنسا دیں رہتے۔

**منتر نمبر ۶۔** تیسرا۔ ابتدا اپنے کسند کے چوتھے منتر میں جو کہا کہ۔ چاروں دیا اور چاروں دیکھ ایک تو اپرا دیا۔ علم دنیوی۔ اور برہم دیا۔ پرا دیا (علم الہی) کہ ادھی کا نام ویدانت شاستر ہے اور اس کی خبر اس منتر میں نکالتے ہیں کہ۔ بیا شک جو برہم دیا۔ ویدانت کا بیان ہوا۔ جو کوئی اس ویدانت کی ذریعہ جو علم اسرار الہی سے عظیم ہوا۔ اور بنیاس کر دھ پر پونچا۔ اوکل نام ابھی سمجھ والا۔ ابھی سوچنے والا ہے وہ سرنے وقت کہ۔ اور اس کا وہیہ موجودہ کسی مقام اور کسی حالت پر چھوٹے (وہ ہر اطراف و جوانب نیاسے باہر) مکت ہوتا۔ (دنیاسے نجات پاتا)۔

**منتر نمبر ۷۔** چونکہ ہر جسم میں ۱۶ کلا (حصہ) ہیں انیس سے ۱۵ کلا متعلق استہول سوکشم اور کا دن تینوں منبروں کے اور سولہویں کلا۔ پرانا کا جلوہ آنا نام والی ہے سو ایسے گیانی کی وہ پندہ کلا۔ سب کے نیست و نابود ہو جاتے مگر اصل اصلی دیوتا جو دسوں محسوسات اور غیرہ چارانتہ کرن۔ اور پانچوں پان کے موقع پر اپنے انس سے موجود و موکل ہو رہی ہیں اور انیس دیوتاؤں کا انس تہرہ پاپے اپنی اصلی دیوتا میں جالنا (جیسے ٹھیک) دہر کو وقت ہر وقت غمہ کا سایہ اپنے اصل میں مل ہو جاتا کیونکہ سوہرج اور اس وقت ٹھیک نصف النہار ہر کسی کی چوٹی پر ہوتا سوہرے سے سایہ کسی کا اور اس وقت فراموش



نہیں پڑتا۔ تھے ایسے گیانی کی صرف ایک لکڑیاں۔ پرانا تاکہ جلوہ کی باقی اور دی سرفرو میں اوس کے ہر طرف ہوتی۔ اوس کے سب افعال بنی و دنیوی۔ نیست نابود ہو۔ خالص عین علم دانائی رکھ کر بی عضو بے جسم بے صورت اتم روپ برہم کو پاتا یعنی وہی خالص اتم روپ اچھاتا۔

**منتر نمبر ۸۔** جیسے ابتدا میں سمندر سے بادل پانی بجا کر رہتے۔ اور وہ پانی بٹتا ہوا۔ ہندی کہی جاتی مگر اخیر کو جب ہندی برہم کر سمندر میں جالمتی تب اس کا نام ہندی و صورت وغیرہ کچھ نہیں رہتے بلکہ ابتدا جو اپنے مر جاد پر پر پورن سمندر ہی بجھتا رہتا کہ بادلوں کو پانی لے جانے سے سمندر کچھ نہیں گھٹ جاتا۔ اور جب ہندی اگر کہیں تب سمندر بڑھ نہیں جاتا۔ اور اس طرح ہندی و سمندر میں ابھی تا ہے جیسے ابتدا میں بادل کی طرح کی برہم کی پر کرتی کے ذریعہ سے جو سچا تندر روپ برہم سے۔ جگت بتا سو جگت کے پڑا ہتھ میں دو قسم کی اشیاء ہیں ایک شکل اوس پانی کے جو ہندی کی طرح نہیں بتتا بلکہ جہاں برسا وہیں یا کچھ سب کر شکل ہو کر وغیرہ کے غاروں میں بر جاتا اور جذب ہو جاتا جس سے سب بناتا پیدا ہوتی سو اس قسم کے وہ لوگ ہیں جو صرف دیدار گ پر چلتے اس لئے یہ لوگ دید و کرم کر کے۔ سنار میں ہی۔ بہت قسم کے جہوں کے اندر رہنے رہتے کہی مکت نہیں ہوتے اور اندر میں صورت اون کا حال کیا کیا جاوے جو دیدار کے خلاف عمل کرتے اون کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسے کسی پانی کی کچھ بچا دے باقی رہی دوسری قسم ہندی روپ ہما تا ہیں جن کا برہم دیدار و دیانت پر عمل ہی وہ ضرور ہندی کی طرح بڑے زور سے سمندر روپ برہم میں جاتے اور پرواں ابھید کو پارت ہوتے۔ کہ جو ابتدائی اصلی برہم تھا اسی روپ سی خالص برہم اپنے مر جاد پرستقل اچھاتے ہیں۔ اس میں کئی شرتی پران ہیں جو اگلے منتر میں کہتی ہیں۔

**منتر نمبر ۹۔** پہلی شرتی یہ ہے کہ جو کوئی اوس پر برہم کو جان لیتا وہ برہم ہی ہو جاتا ہے۔ دوسری شرتی۔ اور اوس کے کل خاندان میں سب برہم کے جاننے والے ہی پیدا ہوتے ایسا پیدا نہیں ہوتا جو برہم کو نہ جانتا ہو۔

**تیسری شرتی۔** وہی برہم اکار برتی والا تمام رنج و غلبہ نیوی سے پار ہو کر اندرون میں جو بے علی وجہالت کی گرد اوس گروہ سے چوٹ دینا۔ سے رہا ہوا۔ زندہ جاوید برہم روپ ہو جاتا ہے۔



منتر نمبر ۱۰۔ جو شخص برہمہ دیا کے مطابق عمل کرے تو والا۔ اور اس کی نسبت برہمہ نہ ہو نیکی اور نہ سائے  
اعتقاد و صحیح طریقہ سے جس سے (ایکیش نام والی آگنی میں) برہم کیا ہے۔ وہ منسکار والا ہے۔ منسکار  
والا۔ لائق کہنے برہمہ دیا کے جو اسلئے۔ ایسے لائق شخص کہ برہمہ دیا کہنی چاہتے۔

منتر نمبر ۱۱۔ اگر آدمی کہے کہ مطابق آگنی میں برہم ہوں تو اس برہمہ دیا کو۔ سو گت مٹی سے کہا  
اوسی طرح برہمہ گیانی کو چاہئے کہ اگر بزرگ جہ بالا لائق شخص سے اس برہمہ دیا کو کہے۔ تو برہمہ شری  
منسکار۔ اور تو برہمہ شری کو بار بار منسکار ہے۔





جسمیں اونکار (نچی) کا فصل بیان اور جو برہمہ کے ایک ہونیکا ثبوت اور گم۔ اودیت تا وغیرہ کا  
اچھی طرح بابت اون کی اصلیت وغیرہ کے بخوبی بیان ہے۔

یہ اُنپشہ۔ اترب ویدی میں نمبر۔ تر کبر مرتبہ شانزادہ داراشکوہ میں نمبر۔ اور الکہ پرکاش مؤلفشی کنسیا  
الکند ماری میں نمبر۔ مندرج۔ مگر جو زر صہ زائد از دو ہزار برس کے اس اُنپشہ کا ابتدائی ٹیکا باشن  
سنسکرت کے شری مت پر مبنی براجکا چاریہ سوامی شنکر اچارج ہاراج نے تالیف فرمایا اس کی بموجب  
اس ترجمہ میں اشرا تہ لکھا گیا

تمہیں

گوڈ پاد نام آچاریہ کے کہے ہوئے کار کا کاہر پر کر ن پڑ  
سب سے پہلے (شری گوڈ پاد نام آچاریہ) نے مانڈوک اُنپشہ کو پڑھ کر ابتدائی ابتدائی چھ منٹوں  
اصلی مانڈوک اُنپشہ کے مطلب کو۔ نو۔ اشلوکوں میں بیان فرمایا اور انہیں نو۔ اشلوکوں سے شری  
سوامی شنکر آچاریہ (جنہوں نے دن اُنپشہ کا ٹیکا باس (معنی مطلب) تالیف کیا۔ اس نے بڑا  
تالیف دو نو آچار جوں موصوف (یعنی شری گوڈ پاد۔ و شری شنکر آچاریہ) کے یہ سنگ ہی اسی سلسلہ  
شروع کی جاتی ہے اور واضح رہے کہ اصلی منٹوں مانڈوک کی نمبر لفظ اصلی اور اصلی منٹر کی شرح میں گوڈ پاد  
جی نے منٹر تالیف کئی اون کے نمبروں پر لفظ ذیلی درج کر دیا ہے \*



## کوڈ پاد جی کے کئے ہو ابتدائی نو شاہک

تمہید۔ اس تمام سنسار میں قسم کی شیا ہیں ایک جو ظاہر اور آنکھوں سے نظر آویں۔  
دوسرے وہ جو نظر نہ آویں بذریعہ دل و عقل کے دریافت کیجائیں۔ اس لئے پہلی قسم والوں کو شیا ظاہری  
دوسری قسم والوں کو شیا باطنی کہتے ہیں چونکہ سب شیا ظاہری و باطنی کا جاننے والا۔ گت گت باسی  
دھڑکل و ایکے قلب میں ایک آتا پرش ہے۔ اسی کی شرح کہتے ہیں۔

پہلا منتر۔ یژنی اشیا ظاہری کو جاگرت اوستما (عالم بیداری) میں جب جانے تب تو اس  
موقع پر اس آتا پرش کا نام (بیو۔ بیو) اور سپن اوستما (عالم خواب) غیرہ جب اندرونی شیا باطنی کو معلوم کرے  
تب اس موقع پر اس آتا کا نام (سپن) ہے۔ اور جس وقت سکتی اوستما (خواب غفلت) ہو اور ظاہری شیا  
کے کچھ معلوم نہ ہو۔ اس وقت وہ آتا ایسا ہے (جیسا لوہے کا گن) اگر گن میں سوراخ وغیرہ کچھ نہیں اور اس پر  
چاہے جس قدر چوٹ پڑیں اس پر کچھ اثر نہیں کرتی پس ایسی حالت میں اس آتا کا نام (پرگ) ہی پرگ  
کو ہی جیو کہتے۔ کیونکہ جو ایسی صفت کا ہے جو ہر امر سے بے علم محض اور دیا روپ کما جاتا۔ اس طرح ہر سہ  
موقع جات مفرجہ بالاسے ایک آتا کے۔ بیو تچیں۔ پرگ تین نام ہو کر اصلی آتا نام اون کے اندر مفقود و مہو  
ہو رہا ہے بشج سکتی اوستما کی اس اوستما میں آتا کا پرکاس اچھی طرح مقوم ہوتا کہ غور کرو خواب غفلت میں  
سونے والا بہترین ازہم بے خبر ہے مگر جب حالت تاب کستا۔ آج ہم عین سرور (بڑے آندے سے سوئے) کہ ہم کچھ بھی  
معلوم نہ ہو پس سمجھنا چاہئے کہ اس وقت ہی قاب کر اندر ضرورتیں کا جلوہ تھا جس نے سب فہات ظاہری  
و باطنی سے ہٹ کر صرف اپنے میں لکھ دیکھا اور اس وجہ سے کچھ معلوم نہوا۔ سو یقین کرو کہ اس وقت ہی تین  
آتا پرش۔ جاگتی جوت نور تھا جس نے اُنکو وہ بیوستما کی کتا ج خوب آندے سے سوئے اور کچھ نہ جانا اور  
وہی آتا جاگرت و سپن میں ہے۔

منتر ششم۔ پہلا بتو نام والا ہر ایک کی دائیں آنکھ میں اور وہی سورج منڈل میں ہے کہ اس قسم  
متعلقہ آنکھ اور سورج میں اس کو پرش کہتے سو وہ پرش اس مقام پر عقل قیام کر کے بحالت بیداری کے ظاہری  
اشیا پر دنی کو دیکھتا ہے۔



دوسرے تئیس نام والے کا مقام ہر ایک کی دلیں ہے چنانچہ بحالت خواب سب محسوسات کی موکل دل کے جابلے بدنیہ سب محسوسات اپنے اپنے کام سے معطل رہتے اور اُس وقت صرف دل جاگتا رہتا جس سے وہ اپنے خاصہ دلی کے مطابق سنگھل بکھل نام والے کے پچھل دیکھے جیسے۔ سچے۔ برے ہوئے امور کے مسند کار سے ویسے ہی امور قلب کے اندر دیکھتا رہتا اور دل اُس وقت گلے کی ناڑی میں رہتا۔ اس کے ظاہر کہ اُس وقت خواب میں ہی وہی حقیقت ہے جو بحالت بیداری کے تھا اور جس نے بحالت بیداری دیکھا وغیرہ اسی نے اس حالت میں دیکھا۔

تیسرے۔ پراگ نام والا کا مقام خاص قلب کی خلا یعنی ہر دے اکاس میں ہے۔ چنانچہ جس وقت بکھتی اوستہا (عالم خواب غفلت) کا ہوتا اُس وقت دوسرے نمبر کا کہا ہوا دل مع تمام موکلوں محسوسات کے درجہ عالم بیداری میں اپنا اپنا فعل کرتے اسی مقام پر ہم ہو کر اپنے اصل آتم روپ پر آتا ہے وصل ہو جاتا شاستر میں اس ہر دے اکاس کو کہا ہی کہ دل کا بچا بچ والا سوراخ ہے۔ بدنیہ جو دل کا خاصہ سنگھل بکھل کا بی معطل اور شاہدہ جمال خاص میں مستقل رہتا اس لئے کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اس سے صاف ظاہر کہ جو دونوں حالت بیداری و خواب میں حقیقتیں تھیں اسی تیسری حالت میں حقیقتیں موجود ہیں۔ چنانچہ وہی پراگ کہ کتنا کہ بڑے انداز سے سوئے کچھ نہ دیکھا۔

اس طرح وہ تینوں تین جگہ یعنی ۱۔ بیوا نکہ میں ۲۰ تئیس دلیں ۳۔ پراگ خاص قلب کی خلا۔ (دل کے سوراخ) میں مقیم رہتا۔ اور واقعی ایک آتما چلتی سرور ہی۔ جو تین طرح موسومہ بالا سے جسم میں مقیم و تصرف ہوا ہے۔

ذیلی۔ منتر نمبر ۳۷۔ پہلا بیوا نام والا۔ ظاہری اشیا کے سرور کو اور دوسرا تئیس نام والا۔ باطنی اشیا کے سرور اور ایکانت (سب محسوسات کی تعلقات و لا تعلق)۔ تیسرا پراگ نام والا میں سرور لیتا اس طرح وہ اپنے اپنے سرور و صرح بالا سے تربت (سیرا رہتے کہ ہر طرح کا سرور دونوں کی خوراک ہے۔

ذیلی۔ منتر نمبر ۵۔ جو اون تین مقام آنکھ۔ دل۔ قلب میں۔ بہو جن (سامان خوش آتما اور اُس تین قسم کی خوراک کا کما نیوالا آتما کو جاتا وہ اون کے جاننے سے باوجود دیکھ تینوں قسم کے بہو







**ذیلی - منتر نمبر ۸۔** بعضے کہتے ہیں کہ ایشر کی اچھا خواہش سے اور اوس کی خواہش سے یہ دنیا ہوئی اور رہے گی۔ بعضے کہتے ہیں کہ کال (وقت) سے عناصر اور عناصر سے دنیا پیدا ہوئی اور ان کا عقیدہ ہے کہ جب وقت آیا تب دنیا پیدا ہوئی۔ اور جب تک اوس کے قیام کا وقت ہی تب تک دنیا قائم رہیگی اور جب اوس کے فنا کا وقت آوے گا تب نیت نابود ہو جاوے گی یہ نجوم کے علم والے ہیں۔

**ذیلی - منتر نمبر ۹۔** بعضے کہتے ہیں کہ دنیا صرف ہوگ (یعنی بیگنے) کے لئے ہی۔ بعضے کہتے ہیں کہ دنیا واسطے عیش و عشرت کر ہے۔ ایسوں کے عقیدہ میں صرف تن سانی۔ مقدم رہتی۔ اب گوڑا پاؤ آچار یہ پاسد مانتے عقیدہ اور لے فرماتے ہیں کہ جو لوگ ایشر کی اچھا سے (یعنی شیت ازوی) مانتے وہ غلط ہیں۔ کیونکہ وہ پرانا مانیزو مطلق پورن کام والا ہے اُس کو کسی امر کسی شے کی خواہش نہیں جس خواہش (اچھا) سے وہ دنیا کو پیدا کرے اور پورن کام ہونا (کسی امر کا خواہش والا ہونا) اوس کی عادت حاصل ہو چکی ہے۔

(یادداشت) منجملہ چند مت کے ایک مت کا جواب منتر نمبر ۱۰ میں اور ایک کا اس منتر میں آیا ہے یہ لوگ زیادہ گفتگو کرتے ہیں باقی مت انہیں کی زبان سے غلط ظاہر ہیں۔

نواشلوک کر کے گوڑا پاؤ آچار یہ نے بیان کیا کہ اب اصل اپنشد کے اگلے متروں کو منتر نمبر ۱۱ اور کئی ہیں۔  
**اصلی - منتر نمبر ۱۱۔** ماندوک گامانت یہ ہو کہ وہ آتم چھتیں منورپ۔ بجاالت پری۔ باہر کی اشیاء کا جانے والا۔ بنوام۔ یا بجاالت خواب اند کی اشیاء جاننے والا۔ تچس نام۔ یا پرگیان گن یعنی۔ خواب غفلت میں گن کی طرح محض لاعلم۔ براگ نام۔ جو اوپر کہے اور ان میں سے کسی حالت اور کسی نام والا نہیں۔ بلکہ اوس آتما کی اوصاف حمید یہ ہیں ۱۔ دیکھنے میں نہیں آتا۔ ۲۔ بے عضو ہے کسی شکل کا نہیں۔ وہ کسی شے پر اثر نہیں جاسکتا۔ ۳۔ وہ خیال۔ اندیشہ فکر گمان۔ قیاس میں نہیں آسکتا۔ ۵۔ اور اک کی حد سے باہر ہے۔ ۶۔ وہ بے مکان ہے۔ ۷۔ وحدانیت کے علم کا نتیجہ حاصل مقصد ہے۔ ۸۔ پر پنج (دنیا اور) دنیوی کار و بار کی بری علیحدہ ہے۔ ۹۔ شانت (لاجنب)۔ ۱۰۔ شب (محض گلیان روپ) بہتر سے زیادہ بہتر عمدہ سے زیادہ عمدہ۔ ۱۱۔ اور دیت (وحدہ لائشریک) ہے اور چوتھے درجہ والا ہے یعنی جاگرت سچن۔ سکتی (مباری) خواب غفلت۔ ناسوت۔ مگوت۔ جبریت نام والے تین حالت تینوں درجوں والوں سے برتر چوتھی درجہ



تربا (عین سرور) لاہوت نام والا ہے۔

ذیلی۔ سوال نمبر ۱۔ اس اصل ٹڈوک کے ساتویں نمبر مندرجہ بالا کی شرح میں گٹو پادی  
آچار یہ (۱۸) شلوک علیحدہ کہتے ہیں اس لئے بسلسلہ اشوکوں مصنفہ گٹو پادی کے شلوک نمبر ۹  
مندرجہ بالا کے سلسلہ سے نمبر ۱ تک پر کسے جاتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ۱ کے معنی یہ ہیں۔

۴۔ پہلا اس سے جو۔ بیداری۔ خواب۔ غفلت تین حالت بیان کیں وہ تینوں حالت کہہ رو  
(ربخ و دردا گیز) اور اودن سب کہوں سے بری ہو چکا افسر بالاتر آتا ہے۔ اور دنیا کی ہر حالت ہر عالم  
کو محض شے کو لگو ہوئی ہے وہ ایک اھد تر یا نام والا۔ سب میں بسیط کہا جاتا ہے۔

ذیلی نمبر ۱۱۔ ۱۱۔ سدھاتی اچاریج۔ بیو تھیں کو کابج و کارن و پ قبول کرتے ہیں بلکہ  
نتیجہ نتیجہ کا یہ کہتے کہ پراگ نوکی قدر کارن و پ ہی نکل بیج کے ہی کہ بت کا بیج (جو علم میں نہ آسکے)  
ایسی صفت بیج روپ کا ہوا۔ پراگ پینے میں مفہوم ہوتا ہی ہے باقی۔ دونوں۔ بیو۔ تھیں۔ تر یا میں ظاہر  
ہی نہیں ہوتے۔ اور اودن کو بولے نام کابج روپ کہا جاتا ا طرح صرف ایک پراگ ہی ہے مگر اس  
کی اصلیت آگے کہتے ہیں۔

ذیلی نمبر ۱۲۔ یعنی ۱۲۔ پراگ (جو) وہ ہے جو اپنے آپے۔ یاد دہرے کو۔ اور ت و جہو  
وغیرہ کسی کو کچھ نہیں جانتا۔ بیو تھیں کو پچا تا کیونکہ پراگ کابج صرف اودیا محض۔ بے علی، اس جہو  
جب تک جس میں بے علی ہے تب تک ایسے کا لقب بے علم۔ یا پراگ جو جانا و سو کہ لود جب گیان  
(علم) ہو گیا تب اس کو کچھ نہیں کہہ سکتے اس بنا پر پراگ کوئی شے نہیں بلکہ تر یا ہمیشہ ہی کیاں  
حالت میں سب پر کاش کر نوا اور دیکھنے والا ہے جس میں بے علی برلے نام انہیں ہمہ تن عین علم۔  
عالم ہمہ تن عین نور۔ ہمہ تن عین سرور ہے۔

ذیلی نمبر ۱۳۔ ۱۳۔ نتیجہ یہ کہ پراگ اور تر یا کو سمجھنا چاہے کہ دوشے نہیں کیونکہ محض بے علی  
اور خواب غفلت کا نام۔ اس میں کابجالت باعلی تر یا نام کے مطلق نام و نشان نہیں ہوتا۔  
ذیلی نمبر ۱۴۔ ۱۴۔ جس میں نیند اور سپنا دیکھنا و امیر پراگ میں سپنا نہیں صرف نیند ہی



تریاوہ جی ہمیں نیندا اور پنا دو دوتیں۔ وہ ہر حالت میں محض عالم روپ جیتن خبردار ہے۔ اور چونکہ اوس  
یقین سے بچہ لیا ہے کہ جو دنیا اور دنیا کی شیا راو میرا یا ایک شے ہے۔ کوئی دوسری شے نہیں۔  
بہلا دست۔ یا بہ نم۔ اوس کا عقیدہ ہی۔

ذیلی نمبر نمبر ۱۵۔ یعنی ۱۵۔ جس نے سنسار اور سنساری پدارتہ کو شل رسی اور سانپ کی محض۔  
برائی روپ نہیں سمجھائی اور کو اور سمجھا ہے (جیسے اندھیرے وغیرہ میں جورتی۔ اوس کو سانپ سمجھا۔ تیسے  
واقعی جو ایک سچا سنسار نامبر نام روپ (اوس کو ایک عمدہ شے سنسار نام والا سمجھا ہے ایسے اور کی اور سمجھو  
والیکو سپین (غواب) دیکھتا۔ اور جس نے کسی کو جانا ہی نہیں کہ آٹا کیا شے اور سنسار کیا شے ہی۔ اور اسکی  
لئے تین ہے۔ اس طرح اور کا اور سمجھنا یا کسی کی صلیت کو مطلق نہ سمجھا۔ ان دونوں کو پر یہ عیب (محض  
غلط فہمی) کہتے ہیں سو جب یہ غلط فہمی نیست نابوہ ہو تب تریا کے درجہ کو پاتا ہے۔

ذیلی نمبر نمبر ۱۶۔ یعنی ۱۶۔ انا دایا ازلی بنا رتا شے جگت نام اسے جو۔ سویا ہے۔ سو جب اوس کو  
اپنی صلیت کا علم ہوتا تب وہ یقینی طور پر اپنے کو لصفات ذیل موصوف سمجھتا کہ یہی صفت آٹا۔ برہمہ کی  
۱۔ میں آج ہوں یعنی میرا کہی ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ جس جیونام کر کے میں کہا جاتا۔ سو جو کوئی شے  
نہیں ہے۔

۲۔ میں دو یا روپ عقلت یا غافل نہیں ہوں۔ اندر ہوں۔ پتہ نہ لگتا۔  
۳۔ میں کسی سپن کو نہیں دیکھتا۔ کیونکہ جاگرت یا سپن کی شیا راو میں جب کوئی جدا گانہ ہو  
تو کہا جادو کہ جدا گانہ شے جاگتے میں نہیں دن کو جدا گانہ طور پر کسی خلاں دوسری شخص نے دیکھا۔ اور  
جب آتا برہمہ سے سوار کوئی شے کوئی حالت ہی نہیں تو سپن اور سپن کا دیکھنا۔ اور سپن کا دیکھنے والا  
کہنا غلط ہی۔

۴۔ میں ادویت (وحدہ لاشرک) ہوں۔ ایکو برہمہ دوتیہ ناسی (برہمہ سے سوا کچھ نہیں)  
ذیلی نمبر نمبر ۱۷۔ یعنی ۱۷۔ جس نے سمجھا ہے کہ آٹا برہمہ سے جدا اگر پر پنج جگت کوئی خاص عمدہ شے ہو  
اور نظر آتی ہو۔ تو دوبرہی ہو سکے۔ یعنی اگر کوئی شے کسی وقت میں ہی تو کسی دوسرے وقت میں اُس کا نہونا







د ظاہری روپ اپادام والے بتو۔ سے یہ سوکشم (چوٹے روپ اپادوالا) تجس ہے جو پہلے سے اچھا اور بڑا لگتا تھا جو اس دوسرے کو ایسا جانتا وہ گیان (علم) کو بڑھاتا پہلے سے درجہ میں بڑا۔ اور تیسرے سے چوٹا اس لئے سمان درجہ مساوی والا ہوتا۔ اور اس کے خاندان میں سب گیانی۔ برہمتیا۔ (با علم۔ با خدا) پیدا ہوتے۔

**اصلی۔ منتر نمبر ۱۱۔** اسی طرح سکستی اوستہ والا۔ پراگ۔ اوم کی تیسری ماترا (م) ہے اور اوم کی کتے کے شروع اور ختم ہونے پر ہی سر ہے یعنی اول و آخر میں ہی ہے اسلئے بسو کے شروع اور ختم کے ختم میں ہی (م) ہے اور اسی طرح ان سب کا ایک وپ ہے جو اوس کو اس طرح جانتا وہ سب کا جانتے والا اور حرکت کا کارن (علت فاعلی والا) ہوتا۔

**ذیلی منتر نمبر ۱۹۔** یعنی ۱۱۰۔ یہاں سے اس اصلی اپنشد کے منتر نمبر کی شرح میں بسلسلہ پچھلے ذیلی نمبر کا نمبر ۱۹ سے نمبر ۱۲ تک پانچ ذیلی منتر ہیں۔

حب موحہ والا۔ جب پہلے نمبر سو نام۔ او نکال کی پہلی ماترا (د) کی مساویت کسے کا موقع ہو تب اسی ترتیب دیکھنا عمدہ ہے کہ جیسا پہلے نمبر کا۔ بتو پہلے نمبر کا (د) اسی طرح اگر ماز کی ایک لکھنی ہو تو یوں لکھنا چاہیے کہ جیسو (د) اوم کی پہلی ماترا تیسے پہلے نمبر کا بسو ہی یا یوں سمجھو کہ جو اکا رسو بتو یا بسو وہ اکا رہے۔

**ذیلی منتر نمبر ۲۰۔** یعنی ۱۱۱۔ اسی طرح تجس (د) کی برابر ہونے میں دوسری نمبر کی ترتیب کو دیکھنا عمدہ ہے۔ کہ جیسا۔ دوسرے نمبر کا تجس تیسوا دوسرے نمبر کا (د)۔ اور پھر جیسے اوم کی دوسری ماترا (د) تیسے دوسرے نمبر کا تجس ہے یا یوں سمجھو کہ جو (د) سو تجس یا جو تجس وہ (د) ہے۔

**ذیلی منتر نمبر ۲۱۔** یعنی ۱۱۲۔ تیسے ہی پراگ (م) کی مساویت ہے کہ جیسا تیسرے نمبر (پراگ) کو لکھنا اوم کی تیسری ماترا (م) اور پھر جیسے اوم کی تیسری ماترا (م) تیسے تیسرے نمبر کا پراگ ہے یا دونوں کو اس طرح ایک سمجھو کہ جو (م) سو پراگ اور جو پراگ سو (م) ہے۔

**ذیلی منتر نمبر ۲۲۔** (س) طرح جو۔ بسو۔ تجس۔ پراگ ان تینوں کو ایک وپ جانے جیسے۔ ۱۔ دیم تینوں ماترا کا مجموعی (اوم) ایک وپ ہے ایسا جاننے والا۔ سب سناریوں کیلئے پوجنے کے لائق۔ بندنا کر نیلے لائق۔ اور لقب میں بہا منی۔ ہوتا ہے۔



ذیلی منتر نمبر ۲۳۔ یعنی ॥ ॥ اکار سو روپ کو (اُکار) تجس کو۔ (بکار)۔ پرگ کے درج پر پہچانا اور اس طرح پورے (اوم) کی کیفیت حقیقت جاننے کے بعد اخیر پر جو اوم۔ آواز کی دھن میں نوں غن کیسی آواز جیسی اودہ مازا سے۔ نقط کی آواز مثل ابیکرت (برہم) کے ہے تیا اوس اوم کی پوری حقیقت جاننے والا۔ تریا اوسنیا میں ابیکرت برہم روپ ہو جاتا (خلاصہ یہ کہ مستول پر پنج۔ جاگرت اوسنیا اور اودا نکا ابھانی سیتو۔ اور اوم کی پہلی مازا ॐ یسب چاروں بدرج مساوی بلکہ ایک ہیں۔ اور سوکشم پر پنج سپن اوسنیا۔ اور اودا نکا ابھانی تجس اور اوم کی دوسری مازا (ج) یسب چاروں بدرج مساوی بلکہ ایک ہیں۔ اور مستول و سوکشم دونوں پر پنجوں کا کارٹن اور سکتی اوسنیا۔ اور اون کا ابھانی پرگرت اور اوم کی تیسری مازا (۴) یہ چاروں بدرج مساوی بلکہ ایک ہیں۔ اور یکے بعد دیگرے ایک کا دوسرا کارن دکا ج روپ ہونے سے یسب ایک تریا اور پورے۔ اوم۔ روپ ہیں۔ جو اس طرح دہیا کرتا وہ خالص برہم روپ ہو جاتا۔

اصلی منتر نمبر ۲۴۔ آتما۔ زنجن ہے زمازا۔ بلکہ (مازا) ہے۔ زبسو تجس نہ پرگ بلکہ چوتھے درج والا تریا ہی۔ اوس کا یو مار کچھ نہیں بہانک کہ جگت کا اتیت غیرہ پیدا کرنا۔ پالنا۔ نابود ہونا۔ یہ کام ہی اوس کا نہیں۔ کرتا۔ لشکر یہ ہے۔ جہانک پر پنج جگت کما جاتا تھاں تک وہ نہیں بلکہ جگت کا انجام نتیجہ خلاصہ ہے۔ شب کلیان روپ (۵) حصہ لاشریک ہے۔ اوس کا نکش روپ (اوم آتی) ہے کہ اسی اوصاف والا (اوم) ہے۔

ایسا جو آتما اور اودا نکا کو جانتا وہ جاننے والا۔ اپنے آتما چھتین روپ سی اپنے پرارتمہ روپ آتما ہے جو پر آتما تیس پر آتما میں اچی طرح۔ وصل ہوتا ہے۔

اس منتر کے اخیر چو (ایم ویدا۔ ایم ویدا) دو جگہ لکھا اون کا مطلب یہی کہ۔  
مانڈوک اپنیش کے اصلی منستروں کا پہلا انگ حتم ہوا

گوڈپادی اشلوک شروع ہوئے



سلسلہ اشلوک گوڈ پادی میں منتر نمبر ۲۴ - پاد اور اونکار - ایک ہیں - یعنی بسو - تجس - پیرگ  
اون کا جو پاد نام اور - اوم میں - ۱ - و - م - ا - دن کا نام مائرا ہے تنکو سچو کہ پاد ہی وہی - اتر اور جو مائرا وہی  
پاد ہے - اتر کے پادوں کا انجام یا مجموعی روپ تریا - اور مائراؤں کا انجام یا مجموعی روپ آئی کو جس نے  
جانا اُس کے جاننے کے لئے اور کوئی امر باقی نہیں رہتا وہ ہمدان ہو جاتا ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۵ - اوم کار کو (پرنو gma) ہی کہتے ہیں - سو پرنو اونکار - برہمے روپ برہما  
کہ جس برہم کے جاننے سے کسی امر کا خوف نہیں تھا اس لئے یہاں تک جو اون کا بیان ہوا اوس اونکار  
میں جت کو لگانا چاہئے کہ پراوس کو مطلق خوف کئی قسم کا نہ رہیگا -

ذیلی منتر نمبر ۲۶ - پرنو (اوم) سی - ابر برہم (سو پاد یک برہم چیتن - آفریدگار - پروردگار - قہار)  
اور پرنو (اوم) ہی پر برہم (جگت کے پیدا کرنے - پالنے - فنا کرنے کے کام سے علیحدہ) ہے - یہی پوپا  
(قدیم) ہے کہ جس سے پہلے کا کوئی نہیں بلکہ سب اوس سے پیچھے کے ہیں - یہی سب کا اندر منور ہے - اس  
باہر کوئی شے نہیں - یعنی کوئی شے یا ہر شے کا عضو عضو کوئی ایسا نہیں کہ جس میں وہ نہو یا یوں کہو کہ  
وہی ہے اور اس لئے اوس سے باہر کچھ نہیں اور خود وہ سب سے باہر علیحدہ ہے - یعنی جہاں تک جگت اور  
جگت کی ہتھیار جن جن نام اور صورت سے کہے جاتے وہ نام اور صورت کچھ نہیں اس لئے دنیا کے معرو  
ف نام اور صورتوں سے وہ باہر ہے - وہ کسی کا کایج (سباب) نہیں سب کا کارن (سبب) ہے - اور  
لازوال ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۷ - سب کا اتیدار - درمیان - انجام - برہم ہے اسی صفت والا - پرنو - اونکار  
کو جانکر اوس میں وصل ہو جاتا ہے -

ذیلی منتر نمبر ۲۸ - سب کے قلب میں اونکار برہم - ایشر روپ ہے (یعنی پیدا کرنا - پالنا - نابود  
کرنا جگت کا - یہ صفت - ایشر نام کی اور ان تعلقات سے بھی دیر تر - یہ صفت برہم کی ہے) سو اس موقع  
پر سب کے ہر وہ میں وہ ایشر روپ ہے باوصاف - آفریدگار - پروردگار - قہار (جلوہ افرور ہے  
اوس کو سب میں بسیط - و محیط جانا چاہئے -



مستقل مزاجی شخص (جن کو دہریش کہا جاتا) وہ - ایسا جانکر کسی امر کا (سچ) فکر نہیں کرتے یہ سب  
ستغنی بے فکر ہو جاتے ہیں -

ذیلی نمبر نمبر ۲۹ - اس نمبر میں ہی ادھار برہمہ کے وہی اوصاف مفرح بالا کہتے ہیں کہ (امارت)  
انت مارتا ہی ہے - اپنم روپ - اور شب روپ ہے - جس کو اس اوصاف ہی ظاہر ہوا - وہ نئی یقہ والا  
اس سے سوار - نئی - یقہ کے درجہ والا کوئی نہیں -

اصلی مانڈوک اپنشد کے پہلے انگ کے کار کا میں - کوڈ پاد کار کا

کا پہلا پرکرن ختم ہوا

دوسرا پرکرن شروع ہوا

نمبر نمبر ۱ - عقلندہ عالم لوگ سب اشیا، ذنیوی کو کہتے ہیں چھپنے کی طرح جو ٹی ہیں کیونکہ جیسے پن  
کی حالت میں بڑی بڑی اشیا - ہاتی پریت وغیرہ جو جسم کے اندر نہیں سما سکتے مگر اس وقت جسم کے اندر  
معلوم ہوتے ہیں اس لئے وہ سب جو ٹے ہیں اسی طرح دنیا اور دنیا کے ہر جسم کے اندر جو ہر شیا معلوم ہوتی  
اون کا بذاتہ - باوجود ہونا غیر ممکن ہے -

نمبر نمبر ۲ - سپن کے وقت ذرا دیر میں سپن کا دیکھنے والا - ہزار ہا کوں جانا لوٹ آنا اور ہزاروں کوں  
کی اشیا کو ذرا دیر میں دیکھنا - برتنا - حالانکہ اصلیت وہ اسی جگہ پڑا رہتا جہاں سویا اور شہنا دیکھ رہا ہے چنانچہ  
سوئے سے جب جاگتا تب اسی طرح ثابت ہوتا کہ سپن میں جہاں جہاں گیا آیا داماں واماں واقعی نگینہ آیا  
اور جو ہر شیا سپن میں دیکھی جاگ کر اون کا نام و نشان ہی نہیں ہے -

نمبر نمبر ۳ - جبکہ سپن میں جو رہتا ہاتی پریت آدمی وغیرہ اور ان کے ساتھ سپن میں جیسا برتاؤ  
دیکھا وہ محض بے اصل بلکہ محض نیت و ناوہی اس لئے سپن ہی ہمہ تن غلط ہے عقلندہ ایسا کہتے ہیں -  
نمبر نمبر ۴ - عقلندہ کہتے اور سمجھتے ہیں کہ جیسا سپن اور سپن میں جو برتاؤ دیکھتے برتے جاتے  
وہ غلط ہیں اسی طرح - حالت بیداری میں جو ہر شیا جس نام جس صورت کی مانے جاتے وہی غلط ہیں -



**مفسر نمبر ۵۔** جن عاقل عالم لوگوں کو اون کا بیدار (صلیت) معلوم ہے وہ سپن اور جاگرت۔ دونوں یکساں جھوٹا کہتے ہیں۔

**مفسر نمبر ۶۔** اس موقع میں دید شرتی کا ثبوت کہتے ہیں۔ شرتی کہتی ہے۔ کہ جو شے ابتدا میں نہیں اور آخر میں نہیں رہتی۔ درمیان میں ہی وہ دیسی ہے (ندار و روپ صلیت میں ہی) مگر بے علم لوگ بے علمی سے جھکو اول آخر کی خبر نہیں وہ درمیانی حالت والی کو سچ مانتے ہیں۔

**مفسر نمبر ۷۔** مثلاً سپن میں اچھی طرح عمدہ عمدہ غذا و پانی وغیرہ کھا کر شکم سیر ہوا۔ مگر جب صبح کو جاگتا تو بھوکا پیاسا ہوتا۔ تیسے حالت بیداری میں غذا اور پانی کھا پی کر شکم سیر ہوتا مگر سپن میں دیکھتا ہی کہ میں کھانے پینے سے محتاج اور بہت بھوکا پیاسا ہوں۔ اس طرح جاگرت و سپن کی حالت الٹی (متخلف) ہوتی ہے۔ پس یہ سب اشیاء را بیدار و انجام والی ہیں اور اون کا ابدار و انجام ہونا یا معلوم ہونا غلط بطور نذر دے کہ ہے اس لئے سپن والی درمیانی حالت میں جو معلوم ہوئے وہ اُس وقت بھی غلط ہیں۔ جھکو یہ بیدار معلوم ہے وہ اون کو جھوٹا۔ اور جن کو صلیت معلوم نہیں اون کو سچے ظاہر ہوتے ہیں۔

**مفسر نمبر ۸۔** اصلیت یہ ہے کہ جو جس وقت جس میں ہوتا اسی دیں کے مطابق اوس کے دہرم ہوتے۔ جیسے جب تک جو شخص دنیا میں ہے تب تک اس کا جسم شل و نیوی کے رہیگا اور جب سرگ میں پہنچے گا تب ہاں الوں کا سارو پ ہوگا۔ اسی طرح۔ حالت بیداری کے دہرم مطابق حالت بیداری کے اور اوس کا ابھیما نی بسوا تا اور حالت خواب کے دہرم مطابق حالت خواب اور اُس کا ابھیما نی تجسس کما جاتا ہے۔ مثلاً دنیا کے آدمیوں کے دو ہاتھ دو آنکھ ہوتے۔ سرگ میں عموماً سب یوناؤں کے چار ہاتھ اور اند۔ بادشاہ فرشتگان کے ایک ہزار آنکھ ہیں۔

**مفسر نمبر ۹۔** سرگ وغیرہ کی اشیاء کو دنیا میں کوئی جیسے جی جسم موجود ہے دیکھ اور بت نہیں سکتا۔ مگر دنیا میں جیسا سرگ وغیرہ کو لکھا اور اوس کی تعلیم پائی اوس مطابق جبہ دماغ پہنچتا ہے تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔

**مفسر نمبر ۱۰۔** سپن کے پارتہ خاص سپن کی حالت اور جاگرت دونوں وقت میں جھوٹے ہی ہیں۔

**مفسر نمبر ۱۱۔** قلب کی اندر ہی اندر بحالت بیداری بذریعہ چت کی جن جن اشیاء کو خیال کیا جاتا ہے



وہ سب اشیا خیالی بالکل غلط فہمیت میں نابود و نہوتی یعنی جھوٹی ہیں۔ اور چیت سے باہر۔ جو نذر یہ آنکھوں وغیرہ کے بحالت بیداری دیکھے وغیرہ جانتے دہیچ کئے جاتے ہیں۔ ان دونوں قسم جھوٹ اور سچ کا یہ عالم لوگ جانتے ہیں۔ اور اس موقع پر اس کا یہ مطلب ہے کہ صرف چیت کے ذریعہ سے بلا محسوسات کے جو امر بحالت بیداری خیال کئے جاتے وہ ہی غلط ہوتے اور سپین کی وقت سو سب اندریہ اپنے اپنے افعال سے معطل ہوتیں صرف چیت کا ہی خیال کرنا ہوتا ہے جس کو سپنا کہتے ہیں وہ چیت کی متین شدہ اشیا رھلیت واقعات سے غلط ہیں۔

منتر نمبر ۱۱۔ ششکا۔ جبکہ کہتے ہو کہ چیت کی خیالی اشیا دونوں حالت میں غلط ہیں تو پھر ان کے بیدوں کا جاننے والا اور نشے کرنا والا کون ہے۔

منتر نمبر ۱۲۔ جواب دفع اعتراض۔ دیانت شاستر کا یہ نتیجہ ہے کہ آما۔ اپنے میں اپنی مایا سے آپ ہی اپنے کو اپنے نفع و نفع سے کلپنا (فرض) کرتا اور وہی اپنے بیدوں کو آپ جانتا اور نشے کرتا ہے جیسا بازیکر۔

منتر نمبر ۱۳۔ وہی برہو آما ہے جو چیت میں مقیم ہو کر خیال کرتا اور وہی طبع کا مایاں ہوتا جو دنیوی اشیا رکھی جاتی ہیں۔ جبکہ خیال کرتا۔ یعنی اشیا۔ اور خیال۔ اور خیال کرنا والا سب وہی ایک آما ہے

منتر نمبر ۱۴۔ خلاصہ یہ کہ قلب کے اندر جو چیت سے خیال کی ہوئی اشیا دونوں عالم بیداری و خواب والے جبکہ ابتداء و انجام کچھ نہیں۔ اور باہر کی اشیا جو ابتداء و انجام دونوں قسم والی سب فرضی ہیں پہلی اور کسی خاص زیادہ سبب والی اور میں سے کوئی ہی نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۵۔ اندرونی و بیرونی اشیا مفرحہ بالاسب فرضی (کلپت) محسوسات کی تفسیر بتی کئے ہوئے ہیں۔

منتر نمبر ۱۶۔ جیسا جو واقعی کوئی شے نہیں بلکہ آما کا نام جو اس حالت میں فرضی ہے جس حالت میں آناستوگن کو مغلوب کر کے رجوگن ہوگن کو غالب بنالینا کہ اسی حالت کا نام بے علی



(اودیا) ہے۔ میں جیسا جو فرضی۔ اوسی مطابق۔ مطابق اپنی صہلیت کے یہ بے علم جو فرضی۔ اندر اور باہر شیار کو فرضی قائم کر لیتا۔ اس میں تشبیل کہتے۔ کہ۔ ایک شخص با علم اور اپنے علم کو اچھی طرح یاد رکھنے والا ہے۔ تو وہ اپنی یاد سے اپنے علم کے مطابق بہت شیار بنالیتا ہے جیسے بازگیر۔ منتر نمبر ۱۸۔ جیسے اندھیرے میں سی پڑی ہے مگر۔ بہرے سے رسی کو فرضی سانپ قرار کر لیتا، تیسے آتا۔ فرضی شیار قرار دے لیتا ہے۔

منتر نمبر ۱۸۔ پر جیسے روشنی سے اندھیرے کو دور کر کے جب دیکھا جاتا تو جو چلی رسی ہے وہی رسی یقینی ثابت ہو جاتی اور ہر فرضی سانپ اور اوس کی دہشت سی جو دلیں خوف ہی وہ سب دور ہو جاتے۔ تیسے برہمنہ دیا کی روشنی سے بے علمی کے اندھیرے کو دور کر کے جب دیکھا جاتا تو سب مفروضہ دنیا اور دنیا کی شیار اور اوس کا خوف وغیرہ جو بے کرم۔ رنج و راحت۔ دوزخ بہشت وغیرہ مفروضہ شیار پر کچھ نہیں باقی رہتی۔ خالص آتما چیتن جیسے کاتیا یقین مشاہدہ میں آ جاتا ہے۔ منتر نمبر ۱۹۔ وہ آتما۔ پران وغیرہ بیشا شکلوں سے خود فرضی نہ کال و شیار نام والا نایاں ہوا۔ یہ اوس کی مایا (جگت ظاہر کر نیکا علم۔ شل بازگیر کے علم) کے ہے۔ اور مایا سے ہی وہ سوہ الفیت محبت فرضی شیار میں فرضی ہنس رہا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۔ بیشا شاستر مت والے پران کو (جس کا نام سوتر آتما و ہرن گربہ کہا جاتا) چار باک مت بادی۔ باد آتش۔ آب۔ خاک چار عنصر کو۔ سانکد شاستر والے۔ ست راج۔ تم۔ تینوں گنوں کو اور شمیوی مت والے آتما۔ دویا۔ اور شپ۔ ان تینوں کو۔ جگت کا کرتا کہتے مگر سب کا کٹنا خدا ویدا اور غلط ہے۔ اونیس سے کسی کا فاعل ہونا ممکن نہیں ہے۔

منتر نمبر ۲۱۔ اسی طرح پادمت والے جو۔ آتما کو۔ بوجس۔ پرانے الامانتے۔ اور کاتیا شاستر والے جو بیشیوں (دنیوی شیار کی خوشی) کو مانتے۔ اور پوران و طے۔ لوک بادی میں کہ ۵۵۔ پور۔ بھوہ۔ سوہ۔ یعنی ۱۔ پرتوی لوک۔ ۲۔ اتر کش کے پیر لوک۔ ۳۔ اور دیو لوک۔ سرگ یعنی ان تینوں لوک کو مانتے۔ اور اسی بنا پر برہمنہ گائتری کی جو بھوہ۔ بھوہ۔ سوہ۔ تین یا پرتی کو تینوں لوک



مذکور سے فرضی نسبت دیتے۔ تیسے بعض دیو بادی میں یعنی وہ کہتے کہ۔ الگنی۔ والو۔ اندر۔ یہ تین دیوتا جلی اور سی جگت کی کرتا۔ یہی جگ کے ہوگتا یہی پیل کے دینے والے ہیں انسے سوار اور کوئی الیشتر نہیں۔ ان سب کا بیان اور عقیدہ فرضی۔ اور غلط ہے مطلق صحیح نہیں۔

متر نمبر ۲۲۔ اسی طرح بعض دیکو مکہ لکروید بادی بننے میں سو یہی غلط ہے کیونکہ وید میں تاہتر ستر و نجن۔ (حرف اور عواب) ہیں جبکہ ایک دوسرے سی فرضی مناسبت دیکر پدر (لفظ) اور لفظوں فقرہ (واک) فرضی قائم کیا ہے واقعی صلیت میں آواز ہے۔ آواز کو نوع نوع بول اور ہر نوع کیلئے۔ ہر آواز اور حرف فرضی قائم کر لئے ہیں۔

بعض جگ کہہ کتے سو جگ خود اور جگ کا نام سامان جڑہ پارتہ ہے۔ اور سا نکہ شاستروالے جو ماننے کہ آتما۔ فاعل نہیں مگر فعال کے ثمرہ کو پانیو والا ہے۔ اور جو رسوئی کے سامان بنانیو لے۔ یعنی خدا کے بنانیو لے اور کمانیو لے وہ صرف خدا کو ہی کہہ کتے ان سب کا کنا اور ماننا غلط ہی۔

متر نمبر ۲۳۔ بعض سو کشم کے ماننے والے وہ جو ایسا کہتے اور مانتے ہیں کہ آتما۔ پرمان والا سو کشم شے ہی۔ بعض استہول بادی میں کہ وہ جسم کو ہی آتما مانتے۔ بعض مورت بادی میں یعنی الیشتر کو صورت والا مانتے جیسے کہ بشن کو۔ ایک مکہ چار مانتہ والا اور مانتوں میں سنگہ چکر۔ گلدیلم۔ اور گڈر کی سواری۔ چہر ساگر میں نقم۔ یا برہا۔ چار منہ۔ آٹھ مانتہ والا۔ مانتہ میں دید اور کنڈل وغیرہ۔ ہنس کی سواری برہم لوک رہنے والا۔ تیسے روزر کو۔ پانچ منہ دس مانتہ۔ مانتوں میں ترسول اور دورو وغیرہ سواری میں یل کیلپاش پر بننے والا کہتے۔ بعض امورت بادی میں وہ کہتے ہیں کہ آفریدگار الیشتر ضرور ہے مگر قسمی قسم کی شکل اور جسم نہیں اور یہ۔ سون بادی میں ان کا عقیدہ ہی غلط ہے۔

متر نمبر ۲۴۔ جوتشی (نجنی) کال بادی بسرودھا والے۔ پورب وغیرہ وساؤں کو۔ دھات کی بنانیو لے۔ رسائن کو۔ متر باد والے اپنی ساگری کو۔

متر نمبر ۲۵۔ کوئی دل کو کوئی چیت (اندیشہ) کو۔ کوئی عقل کو۔ کوئی دہم ادھرم کو۔

متر نمبر ۲۶۔ پر کرن کی تہہ کوئی بقدر پچیس۔ کوئی چھپیل۔ کوئی میں اور بعض لا تعداد کہتے ہیں



منتر نمبر ۲۶۔ کوئی لوگوں کو خوش کرتا (یعنی دل پرست آدمی کو) کوئی ایشیوں کو۔ کوئی مرد عورت محنت کو۔

منتر نمبر ۲۷۔ کوئی شرٹ کی پیدائش کو۔ کوئی شرٹ کے نابود ہونے کو۔ کوئی شرٹ کی قیام کو۔ کوئی ان تینوں کو۔

منتر نمبر ۲۸۔ غرض اپنے اپنے عقیدہ میں نوع بنوع کے لوگ کلنا کرتے اور جو جس کے عقیدہ میں جو اچھا ہے اوس کو اوس کے عقیدہ کے مطابق اسی طرح نظر آتا ہے۔ اور جو جس امر پر جیسا اصرار کرتا۔ وہ اپنے عقیدہ کے مطابق اسی کی گت کو مکر پاتا۔

منتر نمبر ۲۹۔ یہاں تک جو جہاں کا عقیدہ سترہ دیا بیان کئے۔ ان میں سے آتما کوئی نہیں۔ آتما ان سے جدا ہے۔ اور جو اس طرح جانا وہ شک و شبہ تقاریرت منات سے بری رہتا ہے۔

منتر نمبر ۳۰۔ صلیت یہ کہ جیسے اندر جال والے بازگیر کے دکھلائے ہوئے کیل کی اشیاء غلط تھے سپن کی دیکھی ہوئی اشیاء غلط ہیں۔ مگر بے علموں کو۔ اندر جال اور سپن کی اشیاء اوس وقت اور پہر ہی سچ۔ اور با علم شخص کو اوس وقت ہی اور بعد میں جھوٹے طبعی متین رہتے ہیں اسی طرح یہ بھوسنار۔ دنیا ہی با علم و یداتیوں کے عقیدہ میں اندر جال اور سپن کی طرح جھوٹ ہے اور وید کی شرعی مفصل ذیل ان با علموں کا ثبوت ہی جس سے ایک آتما کے سوار اور کسی کا نہونا ثابت ہے۔

یعنی۔ یہاں نوع بنوع کچھ ہی نہیں ہے ॥ १ ॥ नेह नानसि किंचन ॥

۲۔ ॥ इन्द्रो माया मि ॥ معنی۔ پرانا اپنی مایا کر کے خود نوع بنوع کا نمایاں ہوا اور خود ہی

اور خود ہی اپنے کو نوع بنوع کا دیکھتا ہے۔

۳۔ ॥ आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥ اگے یعنی ازل میں ہی ایک آتما تھا جو نوع بنوع کا معلوم ہوتا ہے

۴۔ ॥ ब्रह्मैवेदमग्र आसीत् ॥ ابتدا ازل میں ہی بھرتا جیکو آتما نام سے کہا۔

۵۔ ॥ सत्त्वेवसौम्येदमग्र आसीत् ॥ معنی۔ ابتدا میں ہی ایک ست ہی تھا۔

۶ ॥ द्विनि याद्वै भयं भवति ॥ معنی۔ دوسرے ضرور خوف و آفت پہلے ہوتا ہے۔



(انقولہ) اسلامت فی الوجدت والآفات میں الاثمین۔

۶۔ "ननु तद्विनिवसति॥" معنی سو ایک آتا برہمہ (احدہ لاشریک) کی سوا، دوسرے کوئی نہیں۔  
 "एको ब्रह्मविनिवसति॥" ایک برہمہ ہی دوسرے کوئی نہیں۔

۹۔ "यत्र तस्य सर्वो मानो वा भूदियादिसृजति॥" یہاں سب ایک آتا ہی ہے۔  
 ایسی بہت شرتی ہیں اور بہت آتم بتیا پرشوں با علم نے جیسا ان شرتوں میں کہا اچھی طرح دیکھا اور نہ پتہ کیا ہے  
 منتر نمبر ۳۲۔ عالم۔ ہم درشی۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ کوئی شے پیدا نہیں ہوئی نہ کوئی ناپید ہی نہ ہوتا  
 نیست و نابود ہونے کے لیے لائق کوئی شے نہیں۔ پرستش کرتے والا۔ خادم بندہ کوئی نہیں۔ جس کی پرستش کجا و  
 مخدوم۔ مالک کوئی نہیں۔ ملک کا جانتے والا۔ اور کئی کوئی شے نہیں۔ پرہارتہ۔ غیر ہرارتہ۔ دنیا عاقبت کچھ  
 شے نہیں۔ خلاصہ یہ کہ وہ اور رسوم و دیوی کے مطابق جس قدر بوجہ کہا جاتا کوئی نہیں۔ جب تک برہمہ دیا کوئی  
 جانتا اس سے بڑی کچھ حالت تک سچ معلوم ہوتے اور کسے جاتے۔ اور جب علم ہوا تب آتا کے سوا کچھ نہیں معلوم ہوتا  
 اس کے ثبوت میں بہت شرتی شرتیں لگی ہیں۔

منتر نمبر ۳۳۔ واقعی ایک آتا سب پرہارتہ ہے۔ نوع بنوع کی جہوٹی بہاؤنا سے نوع بنوع کا بیضا صورت  
 والا۔ بحالت بے علمی برہمہ دیا (علم الہی) کے معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ نوع بنوع کے جہوٹے بہاؤ۔ (خیالات) ہی  
 اوی ایک حدہ لاشریک سے نکلے ہیں اس لئے ہر حالت میں وحدت سچ اور واحد سے زیادہ جو قہر اور دنام  
 و صورت وغیرہ وہ سب غلط ہے۔

منتر نمبر ۳۴۔ یہ آتا بہاؤ سے آتا نوع بنوع یا جد اگانہ شے کی طرح نہیں ہے۔ جدا اور مثال کوئی  
 حقیقت شناس ایسا کہتے۔ مانتے۔ یقین کر سکتے ہیں۔

منتر نمبر ۳۵۔ جو بہاؤنا۔ (عالم و حامل علم الہی کے ہوئی) اور جن میں رغبت۔ نفرت۔ خوف۔ غصہ کچھ  
 نہیں ایسے بڑی۔ لقب ولے۔ جنہوں نے وید کے انت پیچہ کو پالیا۔ انہوں نے تحقیق کر لیا اور شاہدہ کیا  
 کہ یہ نام پر پنج جگت (جو فرضی کہا اور مانا جاتا) وہ واقعی کسی چمکا کے لائق نہیں کیونکہ ایک آتا برہمہ کے سوا  
 کوئی نہ کہی تہا نہ اب ہی نہ آئندہ ہوگا۔



منتر نمبر ۲۶۔ اس لئے واجب ہے کہ اس ادویت (دھرتی) کے جاننے میں چت کو لگانا چاہئے اور سب فضول ہے اور جب احانت کے درجہ پر پہنچ جاوے تب چاہئے کہ جڑہ کی طرح دنیا میں پرے۔ (جیسے زمین درخت وغیرہ جڑہ پر اترتے گئے جاتے اور انکے خیال میں دنیا کوئی شے نہیں ایسے تمام تر دنیا ہونی چاہیے ہی خیال سے جانا رہے ایک آتم ہواؤ میں پرے اور پرانہ میں ہے۔

منتر نمبر ۲۷۔ اس حالت میں۔ تعریف۔ جو بسلام۔ بندگی۔ نیکار۔ ڈنڈت رسوم دنیوی۔ سوانا۔ سدا۔ جو جگ کے سباب۔ ان سب سے بری ہے چل۔ اچل۔ منقول۔ غیر منقول۔ مکان والا کیساں حالت میں۔ سب کو ایک لیکتا۔ ایسا دنیا میں گذر کرے۔

منتر نمبر ۲۸۔ سب ہشیار اندرونی۔ بیرونی۔ ظاہری و باطنی کو یقینی طور پر ایک آتم روپ جانے۔ اور دیکھئے! اور خود آتم بت روپ والا۔ اور آتم رام میں رہ کر نوالا۔ رہی ت سے جدا اور گرے نہیں۔

کوڈ پادی کارکا۔ کادوسر پر کرن ختم  
اور تیسرا پر کرن شروع ہوا

نوٹ۔ ابتداء سے یہاں تک کل (۷۹) منتر ہوئے اس لئے آئندہ سے ایک ہر منتر سلسلہ کا

اور دو منتر نمبر۔ منتر پر کرن وار کا لکھا جاتا ہے۔

ادویت آکھیاں ۲ احانت کا بیان  
تیسرا پر کرن

منتر نمبر ۲۹۔ پیدا ہونے پہلے سبنا پیدا (اجنا) تھا جسم کے اطلاق سے جو برہم میں رغبت کرنا اور اس میں اپنا یہ مطلب سمجھتا ہے کہ برہم کی پرستش کر نیے میری نجات ہوگی اس لئے ایسے موقع پر جوگی صفت میں لفظ بخیل کا موزوں ہوا کہ بخیل کی طرح جو کو اپنی آئندہ بھلائی کا فکر ہے پس جسے بخیل روپ کو تیسے جو برہم کہ عزیز رکھتا ہے۔

منتر نمبر ۳۰۔ اب اس برہم کو کہتے۔ جس کی پرستش کو جو کرتا ہے۔ کہ سو برہم۔ اجانت ہی۔ اس کے



اس کے دو معنی ہیں۔ کہ سنسکرت میں جات کے معنی پیدا ہونیکے ہیں۔ اور الف کے معنی نفی کے ہیں مجموعی احبات لفظ کے معنی یہ ہوں گے کہ وہ برہم کسی پیدا نہیں ہوا ابتدائی وحدہ لاشریک ہے۔ دوسری معنی جات۔ قوم کے ہیں۔ جیسے برہمن۔ چترتری وغیرہ کے افعال کے مطابق جسم کی ذوات کی جاتی۔ سو برہم نہ پیدا ہوا نہ اس کا کوئی جسم اور کسی جسم کے مطابق برہم کے افعال نہیں اس لئے برہم کے برہمن وغیرہ نام سے کوئی جات (ذات) نہیں۔ دوسری صفت برہم کی یہ کہ کم گت درجہ مساویت پر ہے کہ جس میں کسی بیشی کسی قسم کی کسی وقت کسی حالت میں یکساں نہیں ہے۔ تیسری صفت جو کی طرح نخل نہیں کہ حیوانی بھلائی آئینہ کے لئے پرستش کرتا برہم کو کسی بھلائی کی نہ خواہش ہے نہ کسی کی پرستش کرتا نہ اس کوئی بڑے درجہ والا جس کی برہم پرستش کرے۔

چوتھی صفت جیسے ایک برہم دیوی بچی پیدائش کہ ہر شے صحیح پیدا ہوتی اور دوسری جو بی پیدائش۔ جیسے اندھیرے میں برہم سے۔ جو میں سر پیدا ہوتا۔ سو برہم کی پیدائش کسی قسم بھی یا جو بی نوع کی نہیں بلکہ غیریدہ ہر زمان۔ مکان۔ اشیاء میں وحدانیت کی سیٹھا ہے۔

منتر نمبر ۸۲۔ پرمانندہ۔ مہا اکاس کی طرح۔ ایک صورت والا سب میں بسیط۔ سب کی اندر ہر

ہے۔ اور جیسے اشیاء کے لحاظ سے اکاس کی مجموعی ایک صورت بہت اقسام کی فرضی معلوم ہوتی اور اس لئے اس کے۔ گناکاس۔ پٹاکاس۔ جلاکاس۔ میگہاکاس۔ بناوچہن اکاس وغیرہ بہت نام کے جاتی یعنی جس قدر بیشیا اشیاء دیوی اوسی قدر بیشیا صورت اور نام اکاس کے معلوم ہوتے اور کہے جاتے۔

تیسے۔ پرپورن۔ ایک برہم۔ دنیا کی اشیاء کی مختلف صورتوں سے بیشیا صورت اور نام والا کہا جاتا جیسے کافر کے درج میں۔ پشش آنا۔ البثر۔ ہرن گربہ۔ ویراٹ وغیرہ۔ اور مانجھنے کے درج میں۔ پرکٹ۔ بسو۔ نجس۔ جو وغیرہ۔ اور دیوی بول۔ چال میں ہر شے ہر جسم کے جس قدر نام ذاتی۔ وصفاتی۔ وہ سب نام اور صورت مجموعی۔ و منفردی سب اوسی برہم کی ہیں۔

منتر نمبر ۸۳۔ جیسے جب جو شے دیوی مکان وغیرہ سار ہو کر نابود ہو جادی۔ تو فوراً اوسی موقع پر پورن اکاس ہوتا ہے اور اس موقع پر کجالت۔ وجود کی اس شے کے اکاس جو اوسی قسم کا شل گٹ اکاس وغیرہ کہا جاتا ہوا وہ پرچہن صورت اور نام اکاس کا معدوم ہو جاتا کہ وہ خود اپنی اصل میں وصل



ہو جانا لکھ یوں کہ کوہ جزو۔ ایک فرضی تہاوہ جاتا رہتا اصل بخشنہ رنجاتا۔ ایسے آتما میں جو۔ اور اُس کے سبب نام۔ صورت فرضی۔ معدوم ہو جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۸۶ (خلا) کا نام اکاس ہے۔ اور خلا میں خاک درہواں گینا شس پایا جاتا ہی۔ ادس کی نسبت اس منتر میں کہتے ہیں کہ۔ سب ہشیار کے اندر جو خلا ہے۔ زانجلہ کسی ایک شے والے خلا کی اندر اتفاقہ خاک یا درہواں ہو گیا ہو تو یہ نہیں ہوتا کہ سب ہشیار کے خلا میں اُس کے ساتھ خاک یا درہواں ہو جاوے۔ اسی طرح ہر جسم کے اندر۔ جو کو جو سکھ کہ جس کی اتفاق وقت سی جس قسم کا ہے وہ ممکن نہیں کہ بجائے اسی قسم کا اور اسی وقت بجائے ویسا ہی نام حیوں سے سکھ کہہ ہو دے۔

منتر نمبر ۸۷ ہر ایک شے اپنی صورت اور نام سے جدا گانہ ہے مگر ان ہشیار کی وجہ سے اکاس کسی چند قسم کا نوع بنوے نہیں ہر حالت میں اکاس یکساں ہے اور اکاس میں ہیشگی کسی قسم کا نسبت اسی طرح ہر جسم جو ابھی ہیں۔

منتر نمبر ۸۸ جیسے استول شے۔ بکاروان ہوتی۔ جسمیں سے بہت سی بنجاتی۔ مثلاً مٹی جس سے بہت برتن اور سونا چاندی وغیرہ جن سے بہت زیور بنتے اور اس طرح مٹی کا بکار برتن اور سونے چاندی کے بکار زیور کئے جاتے مگر سوکھ شے بکاروان نہیں ہوتی جیسے اکاس کہ اس سے مٹھا کا س وغیرہ بننے نہیں۔ تیسے آنا کا بکار۔ جیو بنیل ہے آتا۔ اکاس سے زیادہ درجہ کا سوکھ اور ابکاری ہی۔

منتر نمبر ۸۹ جیسے اکاس ہر حالت میں صاف بنے غدود ہی۔ مگر جب کبھی۔ آندھی وغیرہ سے اکاس میں خاک یا بادل چھایا ہو تو نادان لوگ اکاس کو مٹیں (با غدود) کہتے اور مانتے۔ تیسے۔ ہر حالت میں آتا پورا صاف شفاف ہی مگر بوجہ بے علمی ہر جسم دیا کے جن کی عقل سلی ہے یہ کو رہا بنے ظم نادانوں کو آتا نہیں معلوم ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۹۰ جیسے مہا اکاس کے اندر۔ مکان وغیرہ بڑے یا چھوٹے ہشیار کے بنجانے یا آجائیسے اکاس گٹ نہیں جاتا۔ (یعنی نابود نہیں ہو جاتا۔ اور جب یہ اپاہی دور ہو جاوے تو مہا اکاس تیار پیدا نہیں ہوتا۔) گیا ہو اکیس سے نہیں آتا۔ یعنی اکاس کا آنا جانا گھٹنا بڑھنا۔ پیدا ہونا ناپید ہونا



کسی وقت کسی طرح کسی حالت میں نہیں۔ وہ ہمیشہ جیسے کاتیا پر پورن رہتا۔ اسی طرح آتما کو یقین کرنا چاہیے کہ دیوں کے پیدا ہونے میں وہ پیدا اور دیوں کے مرنے نابود ہونے میں آتما نابود دیوں کے مرنے کے لئے نہیں میں گستاخ رہتا نہیں۔ دیوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لانے والے میں آتما کہیں آتما جاتا نہیں آتما جیسے کاتیا بجسہ پر پورن رہتا ہے۔

**منتر نمبر ۸۰**۔ یہ سب جلا جس کا نام دنیا ہے۔ سپن کی طرح فرضی طور پر جیسے سپن کی اشیاء ہیں تیسے دنیا کی اشیاء ہیں واقعی درجہ کی کمی بیشی مساویت کچھ نہیں ہے۔

**منتر نمبر ۸۱**۔ مجھ کو یہ تیرہ اپنڈ میں بمقابلہ ایک کے دوسرے کی بہتری بیان کر کر جو۔  
۱۔ ان کے ۲۰۔ پران کے ۳۰۔ منو کے ۴۰۔ بگیان کے ۵۰۔ آندے پانچ ٹوس جسم کے متعلق تھے اور تین سے پانچویں اخیر درجہ والے آندے کو سب سے افضل ترکما۔ مگر ان سب کا ادھار (ملجا وادا) آتما ہے کہ جب تک جس جسم میں آتما کا نور منور ہے تب تک وہ جسم زندہ اور جسم میں سب کوش نمایاں ہیں اور جیسا آتما کا پرکاش نہ ہو تب ہی تمام جسم معدوم ہوں گے مردہ نیست فنا ہو جاتا پس سب کا باعث حیات آتما اور باہم پانچوں کوشوں کے ایک کو دوسرے فضل کتنا فرضی واقعی فضل تر آتما ہے۔

**منتر نمبر ۸۲**۔ بردارن اپنڈ میں دوسرے ادھیار کے اخیر پر۔ دھو برمن کے بیان میں پر برہم کو اچھی طرح ظاہر کیا ہے کہ جیسے زمین اور سیٹ کے اندر اکاس (خلا) اور جیسے لوک اور زمین کے اندر اکاس ہے کا سامان ہے تیسے۔ دھو برہمن ہیں پر برہم کو پرتی وغیرہ میں وہ دیو روپ اور دیوں میں ادھیاتم روپ پر کا سامان بیان کیا ہے۔ اور وہ دونوں روپ ایک پر برہم کے ہیں

**منتر نمبر ۸۳**۔ بیاس وغیرہ مہارشیوں نے برہمہ سوتر اور مہا بکیوں کو کہے جو۔ جیو آتما اور پرما کا ایک اور ابید روپ ہے جسکی بڑی تعریف لکھی اور واقعی وہ ایک اور ابید روپ ہیں۔ اور ابید بادے جیو برہم کو جدا کتنا ایسے کہنے کی نذر اچھیاں کی وہ سہی چین۔ ٹھیک اور صحیح ہے۔

**منتر نمبر ۸۴**۔ اور کہیں کہیں جو جیو پرما کا جدا جدا ہونا کیا وہ بطور پورب کس (تمہید) کر ہے سدھانت اور نتیجے کے نہیں بلکہ سدھانت ہی ہے کہ جیو برہم ایک ابید ہے۔



جیسے کہ کوئی شخص نہایت صاف شفاف تھا۔ گرد و غبار پڑ جانے سے میلہ معلوم ہونے لگتا ہے  
 اوس کو کہا جاتا کہ گرد و غبار صاف کرو۔ اور جب گرد و غبار صاف کر دیا جاتا ہے وہی شخص جیسے  
 تھا صاف شفاف ہوتا۔ ایسے۔ آتا۔ مجمع ست پرچ تم۔ تین گنتوں کا نہایت شفاف و منور ہے۔ گنتوں  
 کی کمی بیشی سے۔ یعنی جب ستو گن کم اور جو گن بھو گن زیادہ اوس حالت میں وہ اودیا ہی بے علم میں  
 میلا۔ اور جو نام والا۔ اور جب ستو گن زیادہ اور جو گن بھو گن کم۔ اوس حالت میں وہ مایا وہی با علم  
 روشن۔ منور۔ البتہ نام والا گردانا گیا ہے۔ قویٰ شخص کو مثال میں کہا کہ پانی وغیرہ سے گرد و غبار صاف  
 کر دیتے شاستروں نے جو کہ کما کہ کرم واپاسنا (افعال نیک) و عبادت سے قلب صاف کر دے۔ چنانچہ جیسے  
 مثال شخص گرد و غبار صاف کر کے جیسے کا تیس صاف شفاف ہو جاتا۔ تیسے بذریعہ نیک افعال و عبادت  
 کے جو کی بے علی کامل دور ہو کر جیسے کا تیس مجمع ہر گن بدرجہ مساوی والا ہوتا ہے اپنی طبع غور اور  
 انصاف سے دیکھو اور سمجھو کہ یہ جو کسی حالت میں کوئی دوسری خاص شے نہیں بلکہ ایک درمیانی حالت  
 چند وزہ فرصتی تا وقت دور ہونے سے علی کے ہے کیونکہ ابتداء میں آنا صاف شفاف تھا و مایا ہی اخیر  
 میں رہ جاتا اور مایا ہی ایک حالت خاص اتفاقاً قائم ہوئی ہے۔ ایک صاف اور دوسرا میلانہ وہ شخص دو ہوا  
 جن کی مثال ہی نہ جو اور آتا دھوئے۔ یہ بھی بے علموں کی کچھ فہمی ہے کہ شاستروں میں اختلاف اور  
 جو برعکس کو جدا جدا مانتے۔ اس کی وہی وجہ ہے کہ انہوں نے شاستر کا نتیجہ نہیں سمجھا اور اسی اونکا  
 قلب میلانہ صاف شفاف نہیں ہوا تو گن سے مغلوب ہیں۔

(نوٹ) صرف ایک نیک افعالی سے لگنا وہ بطور صابن کم ہی۔ عبادت ہی ضروری ہے کہ جو  
 مثل پانی سے ہونے اور کلیپ اترتی کرنے کے ہی لہذا نیک افعالی و عبادت دونوں کی تمیل لازمی ہے۔  
 منتر نمبر ۹۲ - شری پرکار دیان پیدایش عالم میں بطور تمیز یا تمیل کے جو ٹی۔ لوما۔  
 آگ کی چنگاری وغیرہ سے پیدایش کی جو کہ شری ہے۔ यथा सौम्यैकेन प्रपिठेन सर्वं भि  
 اس شری میں مٹی سے پیدایش کی۔ रण्यं यं विज्ञानं स्यात् ॥ श्रुति ॥  
 دوسری شری यथा सौम्यैकेन नखनिकननेन सर्वं कारणा य



اس شرتی میں لوہے سے پیدائش کی۔  
सविज्ञानं तस्यात् ॥ अति ॥

تیسری شرتی۔۔۔:- सहस्रशः = ॥ यथा सुदि प्राप्त पावकादि स्फुल्लिगः ॥

اس شرتی میں آگ کی پہلجڑی سے پیدائش کی  
प्रभनेस्वरूपाः ॥ अति ॥

اداری طرح شرتی پر کار میں ادربہی تمیلات کی جیسے۔ سونا چاندی وغیرہ سے زیور وغیرہ کا بننا وغیرہ سو یہ سب تنیلاً طریقہ پیدائش کا بیان۔ اسی امر کے ثبوت میں ہے کہ جو آتما دہرما تا ایک ہی جہت کیونکہ تیشل والی شے سے جو برتن بنے اون کی ہر حالت میں ٹٹی ہے کوئی دوسری شے نہیں اور برتنوں کے نام و صورت فرضی ہیں۔ لوہا۔ سونا۔ چاندی وغیرہ جس بات سے جو برتن زیور بنے اون کی ہر حالت میں وہی بات ہی۔ جسے وہ برتن وزیور بنے۔ اسی طرح۔ آگ پہلجڑی سے جو آگ روشن کی چراغ وغیرہ جلایا اوس تمام آگ کی ڈھیر اور چراغ شعل وغیرہ میں ہی تمام آگ ہی کوئی دوسری شے نہیں۔ تیسے ہی آتما سے جو سب شرتی نمایاں ہوئی اوس میں اور ہر حالت میں آتما سے سوا کوئی اور دوسری شے نہیں (مہدوست) ہے۔ اور جس قدر صورت نام میں وہ سب فرضی اوی آتما کے ہیں۔

(یادداشت) شرتی پر کار میں جو لوگ۔ ایشر۔ جیو۔ پر کرتی۔ تیج۔ ت کو نادادی ازلی ماننے وہ اون کی بے علمی اور نادانی کا بیان۔ اصلی مطلب اور ابتدائی ازلی شے آتما کو اونہوں نے مطلق نہیں سمجھا کہ اسی ایک ازلی (وحدہ لاشریک) آتما میں۔ ایشر۔ جیو۔ پر کرتی۔ تیج۔ ت۔ نمایاں ہوئے ہیں لہذا یہ نادادی ازلی نہیں بلکہ۔ آدی۔ پیدائش میں اسی بنا پر کہ جس کی ابتدا ہے اوس کی انتہا اور جو پیدا ہے اوس کی ناپید ضروری ہے۔ ایشر۔ جیو۔ پر کرتی۔ تیج۔ ت کہ آدی اور پیدائش ہیں۔ اون کی انتہا ہے۔ اور ناپید ہوتے ہیں۔ آتما نادادی اور غیر پیدائشہ ہے۔ اس وجہ سے آتما کی انتہا اور ناپید نہیں۔ لازم ال ہے۔ اور بالفرض جیسا وہ ایشر وغیرہ کو نادادی ماننے سو صاف ظاہر کہ وہ وحدانیت سے منکر اور اون کے عقیدہ میں چار بلکہ آٹھ۔ ایشر میں۔ نہ سہ ماننے کو ایسے مسائل پر ہرگز توجہ نہ کرنا چاہئے اور اسی قدر سمجھنا چاہئے۔ کہ نعت اُپادان کارن ایک ہوتا



منتر نمبر ۹۵ - چونکہ دنیا میں تین قسم کی عقل اور عقل سے سمجھنے والے ہیں۔

ایک وہ جو کالج روپ کو برہم سمجھتے۔ وہ ادنیٰ درجہ کے۔

دوسرے وہ جو کارن روپ کو برہم سمجھتے۔ وہ اوسط درجہ کے۔

تیسرے وہ جو شدہ ادویت۔ نراکار کو برہم سمجھتے وہ اعلیٰ درجہ کے ہیں۔

پس آچار یہ کہتے ہیں کہ اس تیسرے پر کرن میں جو برہم کا شدہ ادویت روپ بیان کیا اسوا  
لہذا اس شدہ ادویت برہم کی آپاستنا (عبادت) کرنا چاہیے۔

منتر نمبر ۹۶ اس منتر میں چارج بڑے افسوس سے کہتے کہ۔ دویت بادی۔ یعنی وہ لوگ

جو برہم اور جیو کو جدا جدا دہشتے کہتے۔ وہ فضول اور جھوٹا اپنے جگتی و تھیلاٹ کو سدھانت بیان کرتے  
اور ایک دوسرے مت ستانت میں تاقی خلاف تعصب کرتے ہیں اور اس ابرودہ (غیر مخالف) تعصب  
اصلی بیوستہ کو وہ کبھی نہیں پاتے برودہ میں ہی پڑے رہتے ہیں۔

منتر نمبر ۹۷ ادویت (دوہریت) ہی پر بارہ روپ سچا اور واقعی ہے اور دویت بادی

جو جس کا بید کہتے اون کو بیو بار اور پر بار تہ دونوں طرح سے دویت ہی رہتا لیکن اون کے دویت  
طے سے وہ ادویت برخلاف نہیں ہو سکتا۔

منتر نمبر ۹۸ بہا جنما آتا برہم کسی طرح۔ جو نادریت بید والا نہیں ہو سکتا مایا سے بیدار

رضی معلوم ہوتا ہے۔ پس جس نے اس رت (نتیجہ) کو سمجھا وہ جسم موجودہ کی نابود ہونے پر۔ امرت۔  
(لا زوال) پر دنیوی اجسام و احرام میں برابر پیدا و مرنیے بری۔ آتم روپ۔ برہم روپ زندہ جاوید  
لا زوال ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۹۹ برہم بادی آتا لوانی غیر پیدا شدہ اور لا زوال سمجھتے کہ آتا نہ پیدا ہوا۔ نہ کسی ناپید

ہوگا۔ اور سب آتا سے سب اشیا پیدا شدہ ہیں اسی وجہ سے سب ناپید ہو جاتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۰۰ امرت مرانا نہیں نہ مر کے لائق امرت ہوتا۔ وایا صرف ایک آتا امرت لا زوال

کیونکہ جس کا جیسا خاص طبی اوس کا ہمیشہ ویسا ہی رہتا تبدیل بدل نیست نابود ہونیں سکتا۔



منتر نمبر ۱۰۱ شنکا۔ بادی لوگ جو آنا کو پیدا ہوا اور ہر کسیت اسی کا موش ہو کر امت ہونا  
کتے کہ مکت ہونے پر وہ پرنس مرگیا زندہ جاوید رہیگا یہ غلط ہے۔ کیونکہ جو پیدا ہوا وہ ناپید ضرور  
ہوگا۔ اور پر وہ مکت ہو کر زندہ جاوید ہو نہیں سکتا۔

منتر نمبر ۱۰۲ چونکہ ترک نیارشا ستروالے پر نام بادیوں کے ہیں کہ جسے دودھ کا دی  
پر نام انجام ہے ویسے آنا کا جگت پر نام ہے اور ویدانت شاستر کا (جس کے اخیر اچارج سہری وید  
بیس جی ہوئے) برت باد ہے۔ اندریں صورت سرشٹی پر کا کی شرٹی کے منے سے جگت کا پیدا ہونا  
ہوت پر مارتہ) سے یا ابھوت (مایا سے جو وہ بدون مایا کے) کو دونوں حالت میں شدتی کے معنی  
ایک میں پر نام بادی سے تبدیل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جھیم جگتی اور سوہنہ پر نام وید سے جو برت باد  
نتیجہ ہوا ہے وہی رہیگا دوسرا کوئی قسم کا بادی تبدیل نہیں ہوگا۔

منتر نمبر ۱۰۳ نتیجہ یہ کہ دویت بادی جو بہت قسم سے جگت کی پیدائش کتے وہ سب غلط  
اور صحیح ہی ہے کہ صرف ادویت (وحدانیت) ہے اور اس میں ایک سی زیادہ دو یا چند قسم  
مطلق نہیں۔ یہی شرٹی کا مہاواک ہی۔ قابل غور ہے کہ جیسا بادی۔ جیو۔ ایش۔ پر کرتی۔ اور عناصر کو  
انہی (اور ست) ماننے اگر ان سے کوئی شے ہی ازلی اور صحیح ہوتی تو ترکیب پیدائش عالم میں تمام اُپشند  
جو ایک ادویت بادی کو شرٹیوں کے ثبوت سے کہا اور صاف کہا ہے کہ۔

{ ایک سی زیادہ مطلق کچھ نہیں ہے اور جگت سپن کی طرح جو ٹا۔ اور ایک برہم ہے جگت کا  
انت اُپادان کارن ہے۔ برہم ہی باز گیر کی طبع جگت سوپ جلوہ گر ہو رہا ہے }

ایسا سب اُپشندوں کا اتفاق ہوتا ہے منقولی تمام اُپشندوں کے خلاف بے علم بادیوں کی  
عقلی تقریب غلط ہے۔ اور یہی صحیح ہے کہ وہ ایک آتا برہم امت و پچہم بہت والا (جیسے سپن تیسے  
اوس کی مایا۔ سرشٹ پر کا کی) و دیا تمس اپنی مایا کے بہت صورت والا نمایاں ہو رہا ہے۔ یہی اوس کا  
مست مت ابتدائی سنگلاب (ارادہ) تھا کہ۔ ایک ہم ہو سیما ہی معنی (میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں  
(یادداشت) معلوم کہ بادی لوگ اس شرٹی سے کیوں منکر ہو کر کافر بنے ہیں۔



مفسر نمبر ۱۰۴  $\frac{104}{25}$  بید بادی - سبوت (یعنی اودیا بر کرتی) کی تذکر کے سبب (یعنی کارج) کا پیدا  
 نہونا کتنے اوس کو کون پیدا کر گیا۔ کیونکہ اودیا کے پیدا کر نیسے کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے بی علمی کی  
 حالت میں گوری کا سانپ معلوم ہو گیا مگر دراصل انجام میں رستی ہی رہتی اور بے علمی کا پیدا ہوا سانپ  
 معدوم رہتا ہے۔

مفسر نمبر ۱۰۵  $\frac{105}{29}$  چاٹلے پوریکیش تہید کے ویدواک فی پر پنج جگت کو اور جگت کی ایشیا کو  
 جگت اور جگت کی ایشیا کے نام سے کہا مگر اخیر پر بدانت (نتیجہ) میں مہاباک سے شرتی نفیت  
 نیت کدیا کہ یہ نہیں ہے یہ نہیں ہے۔ پس ثابت ہو کہ جگت اور جگت کی ایشیا واقعی کوئی شے  
 نہیں۔ نہ اون کی کچھ اصلیت ہی۔ بید بادی بے علم جگت کو سچا مانتے ہیں اور جن کا سرب گرد ہواؤ۔  
 (مہارست) کا عقیدہ ہے اونکو بلا کسی دلیل کے ادویت پر مانتا ہے کہ اسکا ظاہر ہوتا ہے۔

مفسر نمبر ۱۰۶  $\frac{106}{26}$  ست کی پیدائش (ماید برم) سے برم کے ہرن تک ہوتی (جیسے برم کی وجہ سے  
 رستی کو سچا (ست) سانپ سمجھا۔ مگر ت (یعنی حالت) میں وہ جو ٹا پیدا ہوا۔ سانپ جو ٹا۔ اور سچی اسی  
 رستی رہتی۔ اسی طرح جب تک بادی لوگ بی علمی میں ہیں تب تک اون کو جگت سچا معلوم ہوتا کہ ست  
 کو ست مانتے والے ہیں۔ ت بادی با علم ہیں اس وجہ سے با علموں کو جگت جو ٹا اور ادویت برہمہ سچا  
 یقینی ظاہر رہتا ہے۔ پس جس کا جیسا عقیدہ اخیر اپنے عقیدہ کے مطابق گت پاتا ہے یعنی جو ست جگت کو  
 ست مانتے وہ ہمیشہ جگت کے تنازع میں پھنستے۔ اور جو ادویت ت روپ سمجھتے وہ جگت سے  
 بری مکت رہیں گے۔

مفسر نمبر ۱۰۷  $\frac{107}{28}$  صحیح امر یہ کہ جو ٹا کسی سچ نہیں ہو سکتا۔ جیسے بانجھ عورت کے بٹیا پیدا ہونا۔  
 سچ نہیں اور بانجھ کے بٹیا ہونا۔ ست یا ت کسی دلیل سے کو ہر طرح جو ٹا۔ اسی طرح جگت کا  
 پیدا ہونا۔ ست یا ت کسی دلیل سے کو ہر طرح جو ٹا ہے۔

مفسر نمبر ۱۰۸  $\frac{108}{29}$  صلیت یہ ہے کہ دل کی خاصیت۔ ہر حالت میں متزلزل ادویت ہواؤ۔  
 (دونی ماننے کی ہے) اس وجہ سے دل جیسا سپن میں۔ تیا جاگرت (بیداری) میں ادویت ہواؤ۔



دیکھتا رہتا۔ تجربہ یہ کہ بید بادی دل کے قابو میں اور عقل سے بی برہ متزلزل نزع ہیں اس وجہ سے اونکو دوست بہاؤ ہی معلوم ہوتا۔ اور ادویت بادی کے قابو میں دل ہے اس وجہ سے اون پر دلی ہیچیت شیرفت نہیں جاتی بذریعہ مستقل عقل کے سچی وحدانیت مستقل ہے۔

**منتر نمبر ۱۰۹** دل کی خاصیت سکپتی (خواب غفلت) میں اچھی طرح پہچانی جاتی ہے کہ بیداری و خواب ان دونوں حالتوں میں تو دل جاگتا رہتا اور اپنی خاصہ طبعی کے مطابق سنکلیپ بکلیپ و ہواؤ کو استعمال کرتا رہتا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ اسی کا نام ادویت بہاؤ ہے۔ کہ کسی سنکلیپ اور کسی سنکلیپ کی خلاف بکلیپ میں رہتا۔ مگر خواب غفلت کے وقت جب دل سو جاتا تب وہ دونوں حالت سنکلیپ بکلیپ ادویت و بپ والی میں سے کسی ایک حالت کو استعمال نہیں کرتا بلکہ ایک ادویت بہاؤ میں پڑا رہتا اس میں کچھ شک نہیں۔ بید بادی کو دل کی خاصیت کا علم نہیں اور وہ دیکھتے ہیں۔ بدینوجہ ہمیشہ خواب اور بیداری دونوں حالت میں ادویت بہاؤ میں رہتے۔

ت کے جاننے والے دل کی عادت کو جانتے اور دلو اپنے تابع رکھتے۔ بدینوجہ تینوں حالت بیداری خواب۔ خواب غفلت میں ایک ادویت بہاؤ پر رہتے ہیں۔

**منتر نمبر ۱۱۰** پس ثابت ہے کہ چراچر جگت جہاں تک ہی وہ صرف دل ہی ہے۔ کہ متزلزل نزع دل سے جگت بچا اور معلوم ہوتا ہے اور جب دل نہیں تو اتنا سے سوار کوئی جگت نہ ہی نہ معلوم ہوتا۔

**منتر نمبر ۱۱۱** چنانچہ جب دست و پا کا گایان ہو جاتا تب دل اپنی متزلزل عادت سے تاتر باز رہتا ہے اور دلی کے دیکھنے کی ادس کو طاقت نہیں ہتی جیسے سکپتی۔ حالت خواب غفلت میں تب ادس کو بجز وحدانیت کے کچھ نظر نہیں آتا۔ پس مہاتما مہاشی وہ ہے کہ دل کو حالت بیداری میں ادوی درجہ کار کے کہ جیسا حالت غفلت میں ہوتا۔ ایسی حالت کا کہ حالت بیداری مثل حالت خواب غفلت کے ہی (برہمہ دیا میں) اپنی نام ہے اور ادی کو۔ ان کہتے کہ (دل ندارد)۔

**منتر نمبر ۱۱۲** دیکھ کے بیوا میں جو۔ ۱۔ گیانا (جاننے والا) ۲۔ گیان (جس سے جانا جاوے) ۳۔ گیتھ جس کو جانا جاوے سوہرہ۔ شمار ادی وقت تک ہی کہ جب تک دل کی عملداری ہے اور



اور جب دل - غیر متزلزل مستقل ہو تا تب - گیان - گینہ سو گیا تا کے ایک ہو جاتے دو یا تین کی تعداد کچھ نہیں رہتی ایسا مہاتا کہتے ہیں - سو گیا روپ برہمہ - جہم رہت - غیر پیدا شدہ ولا زوال ہے - اوس برہمہ کے دہن سے جاننے والا - اجنا - اناسی ہو جاتا ہے -

منتر نمبر ۱۱۳  
اس میں اس قدر اور تمیز درکار ہے کہ حالت خواب غفلت میں تو دل بالکل غافل (شل مدہوش کے) رہتا اس لئے محض غفلت کی حالت - حالت غیر - لائق استعمال کے نہیں - البتہ بحالت بیداری کے کہ دل جاگتا ہو اور اس حالت میں دل غیر متزلزل مستقل ہے اور اسکو بجز الیکادویت آتما کے اور کچھ تحقیق نہ نہ نظر آوے یہ قابل استعمال و تعریف کی ہے -

منتر نمبر ۱۱۴  
دل حالت خواب غفلت سکتی ہیں - اور دیا (بے علی نادانی) میں ہیں - (غافل ہوتا) اور لین ہونا کچھ نہیں - جب حالت بیداری میں - گیان پاکر - لین ہو جس کو سادہ کہتے تھے بے خوف ہی - برہمہ ہے - پورے گیان والا - اور سب طرف سے وہی پر پورن ہے - زیادہ تعریف اگلے منتر میں کہتے ہیں -

منتر نمبر ۱۱۵  
وہی - اج - (غیر پیدا شدہ) بے سویا ہوا - بیدار ہوشیار - خواب نہ دیکھتا ہوا - بے غرور - بے صورت - بے عضو - سب طرف سب طرح پر کاش روپ چلتی - نور آگیاں - سب کا جاننے والا ہے - اور کسی فعل کا فاعل نہیں نہ کوئی فعل اس کے کرنے کے لائق ہے ایسا خاص برہمہ روپ ہے -

منتر نمبر ۱۱۶  
ایسا مہاتا کہنے کے لائق کوئی شے نہیں کہ وہ پوری عقل کے سمجھنے سے اس درجہ مستقل مقیم ہوا ہے - اس لئے وہ - شانت (ساکن مستقل مزاج) - ہمہ تن نور - سادہ روپ مستقل - لاجنب بے خوف ہی -

منتر نمبر ۱۱۷  
ایسے مہاتا کے یہاں نہ کسی شے کا لینا استعمال کرنا - نہ کسی کا ترک کرنا - اور اس دل میں کسی قسم کی فکر نہیں - آتما میں مستقل مقیم ہوا - موت سے چوٹا ہوا - یکساں حالت کو پاتا اور استعمال کرتا ہوا - عین علم دانانی والا ہے -



**مشرقیہ نمبر ۱۱۸** - ایسے سناٹا کو - دکھ سناٹا پاپ خیرہ کوئی چھوٹے ہی نہیں اور ان سے  
 بری بالاتر ہے۔ اور ایسے درجہ کو - کرم جوگی کی طرح پائیں سکتے - کیونکہ یہ مقام (جیو برہمہ) کی واحد ہونیکا  
 بخونی کا ہے اور یہیں خوف ہی کہ جس خوف سے بہید بادی اپنے کو بندہ اور الیزکو مانک سمجھ کر - قسم  
 کے کرم کرتے ہیں - اس درجہ سے وہ اس درجہ کو نہیں پاسکتے یہاں وہ موقع ہے کہ جب جیو برہمہ  
 کی لیتا ہے تو ہر خوف کس کا اور کس کو خوف - کہ خوف اور خوف کرنے والا - اور جس کا خوف ہو -  
 وہ کوئی جدا گانہ نہیں -

**مشرقیہ نمبر ۱۱۹** بخونی اسی حالت میں ہے - کہ جب دل قابو میں ہو - چنانچہ اب تک جس قدر  
 جوگیوں کو بخونی ہوئی وہ دل کے قابو کرنے سے ہی ہوئی بلکہ دکھ کا عائد ہوا - آتا کا گیان مستقل  
 رہنا - اور لاجب مستقل مزاجی - اسی دل کے قابو کرنے حاصل ہوتا ہے -

**مشرقیہ نمبر ۱۲۰** - مگر اس میں ہر شمارتہ رطل کی ضرورت ہی - کہ سمندر کو پانی سے خالی کرنا  
 غیر ممکن ہے دیکھا قابو کرنا مشکل ہے - مگر جب ارادہ دل مستقل کیا جاوے تو جیسے سمند میں سے ہر وقت  
 ہڈیہ - تنکے کے ایک ایک ہڈیا ہر کوہینگی جادے تو ضرور کسی وقت سمندر بالکل بے آب ہو جاوے گا  
 تیسے آہستہ آہستہ دلو قابو کرے ضرور قابو میں آجادیگا - بہت دیر کا ہے - ضرور کامیابی ہوگی +

**مشرقیہ نمبر ۱۲۱** - مختصر بقول دل کے قابو کرنا کہتے ہیں کہ - دنیا میں بجاالت بی علی جسم کو  
 اپنا اور دنیا کو سچا جان کر جس قدر شہار دیوی کا استعمال کیا اور ان سے سکھانا - اسی سے دل نیا  
 سے زیادہ متزلزل ہوتا گیا - جیسے سانپ اول تو خود زہری ہے اور دودھ پلانے اوس کا زیادہ زہر  
 بڑھتا چلا جاتا ہے - پس اس زہر سے دل کو قابو کرے کہ دل کی خاص دو خاصیتیں ہیں - ایک لیے  
 دوسرے کشش - پہلی حالت لئے اوس کو کہتے کہ - دل کو جب کشش نہیں ہوتا تو تین میں آجاتا -  
 یاد دوسری کشش ہے یہی ہے کہ جب جن طرف دل متوجہ ہوتا تب اوس طرف اور اوس کے  
 جو میں توجہ کرتا چلا جاتا - اور یک کشش اوس کو کہتے کہ ابی ایک بات خیال کر رہے اور اسکا  
 خیال پیدا ہونا - سو پہلی حالت لئے - کو تو ابی اس سے قابو کرے کہ جب اسی ہوتے



نہنکی طرف راغب ہو تب ہوشیار ہو کر سونے نزدیکی یا جب کسی طرف زیادہ توجہ ہو تو اُس طرف سے ہٹائے۔ اور دوسری یکشپ گئی کو سیراگ سے قابو کرے۔ یعنی بظاہر دنیا کی جقد ہوشیار وہ سب فانی شدنی ہیں اور جتنے سکھانا جاتا اُس کے اول یا درمیان یا آخر میں ضرور دکھ نکلتا ہے گو باجے علی سے۔ دکھ کو سکھان رہے ہیں اس لئے دل جب جس طرف چلے اس کو وہاں سے ہٹا دے اور بھجا دے کہ جس طرف جلتے ہو وہ شے اسباب فانی۔ ریخ و ہندہ ہے۔ اس لئے وہاں مت جا تو یہ امر آزمودہ ہے کہ دل میں یہ بھی انہی خاصیت ہی کہ جب جس طرف سے ہٹا پر اُس طرف نہیں سو اسی حالت میں دل ہٹتا اور پھٹتا ہے جب اُس کے خلاف بلع امر ریخ و ہندہ ہو چونکہ دنیا کی ہوشیار بعض فانی ریخ و ہندہ ہیں ایسا سمجھ کر اُس طرف کبھی راغب نہ ہوگا۔ اُسی کا نام سیراگ ہے اور اس سیراگ سے یکشپ گئی کا عیب دور ہو جاتا۔ اور جب ایساں سے (لئے) اور سیراگ سے یکشپ، یہ دونوں عیب ل کے دور ہو گئے تو وہی نیش ہے۔

**منتر ۱۲۲**

منتر نمبر ۱۲۲ پر خلاصہ کر کے کہتے کہ یہ جگت تمام دکھ و پ ہی ایسا ہر وقت یاد رکھ کر کاٹ ست ہوگ کو دور کرے یعنی کتنی امر کی خواہش نہ کرے۔ تقدیر سے جیسا پیش آدے اسی پر صابر و شاکر ہے اور یہ سب جگت کی ہوشیار خاص اتم روپ غیر پیدا شدہ ہیں یہ بھی ہر دم یاد میں رکھے ان دونوں قسم کی ہر دم یاد رہنے سے پر دل کو نہیں چاہتا نہ کسی طرف راغب ہوتا ہے۔

منتر نمبر ۱۲۳ خلاصہ یہ کہ سیراگ کے وقت چت کو ہوشیار کرے۔ یکشپ کے وقت چت کو ثابت کرے۔

منتر نمبر ۱۲۴ اس چت نزدیک و دالے جوگ کا اخیر تر بکلیپ مادہ ہے کہ (جیتے ہی برہم روپ ہوا برہم نہ نہیں گس رہے) مگر وہاں میں سنکلیپ مادہ رہتی۔ یعنی مادہ کلی رہتی اور نہ مادہ سے۔ سوار دو سری قسم کے آئندہ ہوئے رہتے۔ جیگانام شاستر میں لکھا آسوا دن یاد و مرنام۔ رسالہ ہی ہے۔ اور یہ موقع سنکلیپ مادہ کے نہ اور نہ بکلیپ مادہ کے پہلے ہیں آتا ہے۔ اس کا بیان ہے کہ رسالہ میں دل راغب ہو جاویں نہ نہ بکلیپ مادہ ہوگی اور سب قابو کیا ہو دل پیر و قابو



ہو جاوے گا۔

منتر نمبر ۱۲۵۔ نتیجہ کہ چت لئے نہو۔ نیکشہ پ۔ چل (مستقل) ہو اور اوس کو جگت یا جگت کا کوئی پدارتہ۔ معلوم تو۔ جب چت میں برہم چت ہوں وہ چت برہم سم پن ہوتا ہے۔  
 منتر نمبر ۱۲۶۔ اوس برہم پن میں جو پراگند ہے اوس پرمانند کو از ہمہ بہتر لینے مشاہدہ میں  
 آپ مستقل متفرق بالکلین۔ اعلیٰ درجہ والا کہتے بلکہ کہتے ہیں کہ وہ سکھ کھنے میں نہیں آسکتا۔

منتر نمبر ۱۲۷۔ جب ایسے اخیر درجہ بر فاعل المرام ہوتا اوس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ کوئی جو کسی قسم کا پیدا نہیں ہوتا نہ اوس کا پیدا کرنے والا یا مادہ وغیرہ کوئی شے ہی۔ بلکہ جس اس تدبیر سے وہ اس درجہ پر پہنچا اوس کو ہی ٹیک نہیں جاتا کیونکہ جب آتے سوار کوئی شے نہیں تو دل اور دل کا قابو کرنا اور قابو کرنے کی تدبیرات۔ بندہ۔ مکت کوئی شے نہیں ہی۔ پس از ہمہ بہتر اخیر درجہ کا یہ ست ہی کہ جس میں کسی شے کی پیدائش نہیں۔

مانڈوک اینڈ کی کوڈیاو آچار یہ کی کا زکا۔ کا اویت کے پیا نہیں  
 تیسرا پر کر ختم ہوا

الات شنانت کی نام سے چوتھا پر کر شروع ہوا

(یادداشت) کسی لکڑی کو ارد گرد کر کے گھمانا یعنی لکڑی کو آدھا جلا کر نیچے کی۔ آدھی لکڑی جو جلی نہیں اوس کو ماتہ سے پکا کر۔ اوپر کی آدھی لکڑی جلی ہوئی کو گھمانا اوس کا نام الات شنانت چنانچہ اسی شکل سے اس پر کر ہیں برہمہ اور جگت کی کیفیت بیان کرتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۲۸۔ شروع میں کوڈیاو جی آچار یہ۔ اس برہمہ دیا کے آدھا چار یہ کو لبطو منگلا چرن کے منسکار کرتے ہیں کہ گپانا (جلنے والا) گیان (جس سے جانا جاوی) گبیہ (جو جاننے کے لائق) یہ جو تریپ (تین شے) ہیں ان میں سے ہر ایک کو گبیہ روپ مہبود۔ کہ وہی ناکارنر یا دھک اور وہی اپنی مایا سی ساکار سو پادک جیتین ہوا۔ گویا نر پادک سو پادک اوس کے دواؤں میں اور وہ دونوں صورت میں



اکاس کی طرح سب میں بیاپک ہی۔ اور اگرچہ اکاس جڑ و وہ چیتین ہے لیکن صرف بیاپک (سبیطا) ہی نہیں اکاس کو اس سے تشیل دیجاتی۔ تن سو پادک چیتین گیروپ انیک وپوں والوں سے دو پاؤں والے (جو برہمہ دیا کے اچارج) تھو نینا نمسکار ہی۔

شرح۔ اس لفظ دو پاؤں والے کی اصلاح۔ اس منتر کے بہاش شرح کرنیوالوں نے ہاگو تک اوتا رکھ کر۔ ناراین جی سے لکھی ہے جو برہمہ دیا کے اچارج اور برہمہ دیا کے جاننے کا وینر خاتمہ ہی اور انہوں نے بزرگ اشرم معروف بدری ناراین۔ میں بقاعدہ برہمہ دیا کے درجہ اعلیٰ کا تپ کیا جن کا مٹھ ایتک بمقام موصوف متبرک نے یارت گادہ معتقدان تبرگامو جو رہے۔

بعضے شارح کا خیال ہے کہ اصل گیروپ سو پادک چیتین، پیش۔ اور الیثر و سپ میں۔ جہاں اون کی مرضی صورت بیان کی تانیشن کو چار پنچا مگرد پاؤں والا قائم کیا اس لئے کہ اس موقع پر اون الیثر بشن وپ کو نمسکار کی ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اخیر اچارج برہمہ دیا کے ہاگو تک اوتا ریشی ویر بیاس جی دو پاؤں والے ہیں اور ان کا عموماً۔ دوئے پاس ہے۔ اس بنا پر۔ بیاس جی کو نمسکار کی ہے بر حال کوڈ پادی کے قلب کی وہ جانبیں مگر جبکہ انہوں نے صرف دو پاؤں والے لکھ کر گئے۔ وپ۔ کاتھہ لکشن کیا۔ توشیح میں ہر شارح کا خیال ٹھیک ہی اور اصل گیروپ جو معبود اس کے بار بار سکھائے

منتر نمبر ۱۲۹۔ سپریش جوگ شہور نام ہے (برہمن میں داخل ہونیکو اس موقع پر پیش لفظ استعمال کیا ہے۔ سو کہتے ہیں کہ۔ برہمہ جوگ سپریش ہے۔ تمام تر مت ٹکھ (برہمانند) کا ہوتا ہے جس کے مقابلہ میں مرگ تاک سکھ کی حقیقت ہی۔ بلکہ دینیوی مرگ تاک کے سکھ ہوئی ہیں کہ جانے رہے۔ یہ برہمانند چاہے سکھ ہی کہ جس کبھی زوال نہیں ہوتا اس لئے درج آخر کا تمکاری ہے۔ جنہیں ہی مت مذہب کا بادیار و دوقح نہیں۔ ست کا اس میں اتفاق ہے۔ سب ہمت شاستر اور مہاتماؤں نے ادسی کو اپدیش کیا ہے شرک نمسکار ہے۔

منتر نمبر ۱۳۰۔ یتر بطور تمہید اس چوتھے پر کرن کا ہے کہ بعض ہسیدادی مثل سالکہ یادی تو ظاہری ہتیار پر کرتی سے دنیا کی اُپت (سپدیش کو) اور بعضے ہسیدادی مثل بششکہ و نیارادی



غیر ظاہر۔ پرمان وپ تینوں سے دیوئی امشیار کی پیدائش کہ اگر آپس میں تقریر باد بباد کرتے ہیں۔

منتر نمبر ۱۳۱  $\frac{131}{1}$  مکر وہ دونوں قسم کے بید بادی جھوٹا کہتے ہیں کیونکہ جھوٹ۔ مظاہر ہی امشیار پر کرتی، یا ابھوت غیر ظاہر پرمان اور وپ تینوں سے کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ اور جادو و سیت بادی وہ یہ تصنیف اون کی تقریر کا یوں کرتے ہیں کہ کوئی کہتا ہے کہ ظاہر ہی (بدمان) لستو کی پیدائش ہے۔ کوئی کہتے ہیں کہ (بدمان) غیر ظاہر لستو کی پیدائش ہے۔

منتر نمبر ۱۳۲  $\frac{132}{1}$  سوہم۔ اس چوتھے نکران کر کے اس کی جو صلیبت ہی اوس کو ظاہر کرتے ہیں باد بباد نہیں کرتے۔

منتر نمبر ۱۳۳  $\frac{133}{1}$  ظاہر ہے کہ وہ باد بباد کر نیوالے۔ ظاہر۔ یا غیر ظاہر شے سے جو اُپت ہوتا کہتے وہ دونوں قسم والے ازلی نہیں۔ پیدا شدہ ہیں۔ اور جب پیدا شدہ سے اُپت کسی تو گویا جنم بہت دھرم جو اجنا بر ہمہ کا۔ وہ دہرم اونہوں نے۔ جنم بہت لستو میں مانا۔ یعنی جو پیدا شدہ ہے اوس کو آفریدہ کا کہتے اور یہی ظاہر ہے کہ جنم والی شے کو وہ آفریدہ کا کہتے اون کا مرنا ہی ہوتا ہی پس جو اجنا اور امرت ہے وہ کیسے ناپید ہوگا۔

منتر نمبر ۱۳۴  $\frac{134}{1}$  یعنی جو پیدا نہیں ہوا انہی اور امرت ہی وہ کہی ناپید نہ ہوگا زندہ جادویدہ ہوگا اور جو پیدا ہوا ہے وہ ضرور کہی ناپید ہوگا۔ کہ پیدا ہونا ناپید ہونیکے لئے ہی ہے۔ اور یہ اُن کا ذاتی خاصہ ہے وہ کسی طرح جھوٹا ہو نہیں سکتا کہ خاصہ طبعی بدلتا نہیں۔

منتر نمبر ۱۳۵  $\frac{135}{1}$  قبل ازیں تیسرے پر کرن کے تین منتر نمبر لغایت نمبر میں جو اوس موقع پر اوس پر سنگ کی بیان کیا وہی اس موقع پر اس پر سنگ میں کہتے ہیں۔ کہ جس کا خاصہ طبعی ہے نہ مر نہ کا دھرم مر نیکیہ درجہ پر آتا ہے یعنی جیسا پر نام بادی کہتے کہ سو بہاؤ سے ہی۔ مرن رہت دہرم پر آتا نامی۔ کاج بہاؤ کی بہاؤ سے مر نیکیہ درجہ پر آتا ہے۔ اور پھر یہی کہتے کہ موکش ہی ہو جاتا ہے۔ جس کو مرن رہت ہرم کہتے۔ پس یہ نیکیہ باد ایک کو دونوں طرح کا کہنا کیسے ٹیک ہو سکتا ہے کیونکہ اگر کہتے ہو کہ مرنا ہے تو پھر وہ امرت موکش نہیں ہوگا۔ اور چونکہ کہ موکش ہوتا تو وہ کسی حالت میں مر نیکیہ لائق نہیں



پس صلیت یہی کہ ایسا اجنا پر جمی ہے جو نہ کبھی پیدا ہوا نہ کبھی وہ مرنا ہے ہمیشہ امت و پ رہتا۔  
 مقرر نمبر ۱۳۹ پر کرتی نقطہ کے معنی قسم و اچار قسم کے ہیں خلیقا تجزیہ کہ سو بہاؤ پر کرتی خاصہ  
 طبعی بہاؤ کے خود تمام رہتا بلکہ یا نابود نہیں ہوتا۔

پہلا۔ سن سہلی۔ جیسے جوگ کریا میں آتما وغیرہ۔ اٹھ سہلی کا جوگی کو ملنا ضروری لازمی ہے۔ کہ گو  
 حالت موجودہ میں جب تک جوگ سہ نہ ہو تب تک وہ نظر نہ آویں مگر زمانہ ماضی و مستقبل میں وہ ہمیشہ قائم  
 رہتے ہیں کہ وقت پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

دوسرے سہاؤ کی۔ وہ کہ ہر حالت میں موجود رہے جیسے آگنی کا سہاؤ۔ گرم اور روشنی دینا۔ وہ  
 سو بہاؤ آگنی کا کسی حالت میں معدوم نہیں ہوتا۔

تیسرے۔ سہاؤ۔ پرند جانوروں کا سہاؤ۔ اکاس میں اڑنیکا ہے اور کو کوئی اڑنا سکنا نہیں  
 اور جو پرند جانور سے نہیں اڑن کیا ہی سکنا وہ اڑن نہیں سکتے۔

چوتھے۔ اکرت۔ صورتی با سہی سہاؤ۔ کہ ہمیشہ وہیں ٹھہرے گا جہاں نیچا لگا ہوا ہے۔ اور جیسے آگ کی  
 لوکہ ہمیشہ اوپر ہی کو جا دے گی۔ اور جیسے جو شے جس شکل کی۔ اس کی وہی اکرت ہوتی۔  
 خلاصہ یہ کہ سہاؤ خاصہ طبعی جس کا تبدیل یا نابود نہ ہو سکے اس کا نام پر کرتی ہے۔

مقرر نمبر ۱۴۰ اور باریک بات کہتے کہ پر کرتی سہاؤ۔ واقعی آتم روپ ہی اور آتما کبھی جنتا مرنے  
 نہیں تھے سہاؤ ہی نیست نابود نہیں ہوتا نہ کسی وقت نیا پیدا ہوتا بلکہ جس کا جیسا ابتدائی سہاؤ  
 وہ ہمیشہ ویسا ہی ہر حالت میں رہتا۔ پس اس کی بابت کہ جہاں نہ ہو۔ جو فکر کرتی وہ اس فکر سے برٹ ہو جاتا  
 ہیں۔ اس موقع پر اس کے دو معنی ہیں کہ سہاؤ کے بدلنے یا نیست نابود کرنے کی جو فکر کریں۔ یا یہ فکر کریں کہ  
 ہمارے جسم کو جہاں نہ ہو۔ دونوں طرح کی فکر سے فکر کرنے والا برٹ ہو جاتا ہے کیونکہ سہاؤ کا بدل جانا  
 یا جسم کو جہاں نہ ہو۔ دونوں امر غیر ممکن ہیں۔

مقرر نمبر ۱۴۱ جس کے مت (عقیدہ) میں یہ کہ کارن ہی کا برج ذہنی سبب ہی سبب ہوتا۔  
 اس کے مت کے مطابق سمجھو کہ گویا کارن ہی جسم ایسا ہی جیسے پر نام جادی سا کہ مت دل کے کہ کارن



اور پادان (یعنی فاعلی علت اور مادہ) والی جوڑی وہی اخیر کو گسٹ برتن روپ ہو جاتی۔ اس طرح اونکے  
 مت سے ظاہر کہ کارن ہی کارج کی صورت کی انجام پذیر ہوتا ہے۔ تو اوان کے مت سے جنم رہت ہی کارن  
 مت سے غیر کارج روپ سی ہی جنم لیتا ہے اور جب مت سے غیر کارج کی صورت سی پیدا ہونے والا ہوتا ہے  
 ہے تو اوس کو اجنا اور مت کسنا غلط ہے۔ یعنی یہ کہنا کہ جنم لیتا ہے اور یہی کہنا کہ اجنا اور مت ہی۔ غرض دونوں  
 طرح کا کہنا غلط ہے۔ کیونکہ جو پیدا ہوتا اوس کی اجنا صفت اور جو نابود ہوتا اوس کی لازوالی صفت ہونی سکتی۔  
 منتر نمبر ۱۳۹ اور کارن کو جنم رہت اور کارج کو جنم رہت کہا تو یہی غیر ممکن ہے۔ بلکہ جیسا جنم رہت  
 کارن دیا ہی جنم رہت کارج ہونا چاہئے۔ اور جب اوسی عقیدہ کی ظاہر کہ۔ پیدا ہوتا والا کارج بخیر  
 مطابق کارن کے ہو تو وہ لازوال ولا جب کیسے ہو سکتا ہے ہرگز نہ ہوگا۔

منتر نمبر ۱۴۰ پردمان بادی سائکد لے جو کہتے کہ اجنا سے جنم ہوتا اس میں کوئی ہی مثال نہیں  
 اور جو کہ پیدا ہوے سے پیدا ہوتا اوس میں کوئی بیستہا نہیں۔

منتر نمبر ۱۴۱ اور جن کے مت۔ (عقیدہ) میں۔ آدکا ہتھیل۔ یا پیل کا آدھتو ہے یعنی بعضی  
 کہتے کہ ہتھو روپ جو کرم تس سے پیل روپ جنم پیدا ہوتا۔ یا بعضے ایسا کہتے کہ جسم ابتدائی اور افعال آخری  
 ہیں کہ جب جسم ہو تب جسم دلے سی افعال ہو سکتے بلا جسم کے افعال کون کرے گا۔ غرض بعضے تو افعال کو  
 پہلا اور جسم کو پیچھے۔ اور بعضے جسم کی تقدیر اور افعال کی تاخیر کہتے جس کی مثال یہ کہ بیج پلے اور درخت  
 پیچھے یا درخت پلے اور بیج پیچھے ہے۔ دونوں باتوں کی ٹیک بیستہا نہیں ہے۔ کیونکہ دہم بیج کو کارن  
 اور جسم و درخت کو کارج کہو یا جسم و درخت کو کارن اور دہم بیج کو کارج کہو تو ابتدائی بیستہا۔  
 دونوں میں سے ایک کی بی ٹیک نہیں ہے کہ دونوں میں سے کسی کا ابتدائی ہونا اور دوسرے کا بعد  
 میں ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

منتر نمبر ۱۴۲ چونکہ دونوں کارن اور دونوں کارج روپ پائے جاتے ہیں دونوں میں سے  
 کسی کو پہلے کسی کو پیچھے کہو وہ کہنا ایسا ہوگا جیسا کوئی کہیے کہ بیٹے سے باپ پیدا ہوا۔ خلاصہ یہ کہ اگر کہو کہ  
 دہم سے جنم ہوتا تو یہ کہنا ٹیک نہیں کیونکہ جب جسم ہی نہ تھا تو دہم کس نے کیا۔ جس سے جسم ہوا



اور اگر کیونکہ جسم سے دہرم ہوا اور بلا دہرم کے جسم پیدا نہیں ہو سکتا تو بدون دہرم کے جسم کیاں سے نمایا ہو گیا (اس موقع پر دہرم اور کرم کے ایک مجموعی معنی ہیں)۔

منتر نمبر ۱۴۳۔ اس طرح دونوں قسم کے بادلوں سے انکا تصفیہ ممکن ہی نہیں اور بالفرض ایسا کہیں کہ کرم و جسم۔ یا بیج و درخت۔ خواہ باپ بیٹا (جیسے گنوا و گاؤ کے دونوں سنگ) ایک وقت پیدا ہوتے۔ تیسے وہ سب ایک وقت پیدا ہوئے آگے پیچھے ان میں سے کوئی پیدا نہیں ہوا۔ تو یہ بیوستہا ہوگی کہ جیسے دونوں سنگ ایک درجہ و لے میں کہ دایاں سنگ بائیں سنگ کا یا بایاں سنگ دائیں سنگ کا کارن یا کارج نہیں۔ تیسے کرم جسم بیج و درخت میں کوئی کسی کا کارن یا کوئی کسی کا کارج نہیں ہے سو ایسا کتا سی ٹھیک نہیں۔ اس طرح بید باگیہ یا دی کوئی بیوستہا ٹھیک نہیں ہر طرح غلط ہے۔

منتر نمبر ۱۴۴۔ کیونکہ پہلے روپ جسم سے پیدا ہوتا ہے اور کرم رہت روپ۔ یا ہت روپ کرم پیدا ہوتا ہے اور جسم پہلے روپ دونوں میں کوئی ثابت نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۴۵۔ جبکہ ہت روپ کرم سے پہلے روپ جسم کا پیدا ہونا ثابت اور پہلے روپ جسم ہی ہت روپ کرم کا ہونا ثابت ہو تو ان میں سے کون پہلا کون پچھلا قرار پا سکتا ہے۔

منتر نمبر ۱۴۶۔ اندریں صورت جبکہ اُس کی صلیت جاننے کے لائق نہیں کہ کرم پہلے یا جسم پہلے تو کچھ ہی نہیں سکتے۔ تو ہما تا کی تیتق نتیجہ کی یہ ہے کہ ست ہت سی یا ست ست سی اسی طرح ابتداء میں جسم فعل سے یا فعل جسم سے پیدا نہیں ہوا۔ یعنی کوئی کسی سے پیدا نہیں ہوا بلکہ ایک برہمہ جیتن خود ہی ان سب صورتوں سے نمایاں ہوا ہے اور وہی ازلی ہے اور کوئی ازلی نہیں۔

منتر نمبر ۱۴۷۔ اور جس طرح بیج و درخت والی تیشل اس کے مطابق اور قابل قبول ہے منتر نمبر ۱۴۸۔ اسی طرح کارن اور کارج کا پیدا ہونا قابل قبول ہے۔

منتر نمبر ۱۴۹۔ اور اخیر نتیجہ وہی ہے کہ سوتہ یا پرتہ خواہ دونوں سے ثابت ہو کہ کوئی شے پیدا ہی نہیں ہوئی۔ اس لئے ست۔ ہت وغیرہ کی یا ست سے ہت کی خواہ ہت سے پیدائش



غلط ہے۔ شرح۔ لفظ سوتہ کے دو معنی ہیں۔ اپنے آپ یا سوتہ پرمان نام وید کا ہی۔ اسی طرح تپ کے دو معنی ہیں۔ دوسری کسی قسم سے یا پرتہ پرمان نام سمرتی وغیرہ دیگر پرمانوں کا ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۰۔ غرضیکہ جسم فعل بیج۔ دخت۔ ست۔ بہت۔ انیس سے کسی سے کسی کی پیدائش نہیں اس لیے کہ ان میں سے کسی کی ابتدائی موجودگی ظاہر ثابت نہیں ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۱۔ دنیا کے سب اسباب سبب سے معلوم ہوتے (سوار اس موقع پر سبب و قیمت گیان ہے کہ برہم سے سوار کسی دوسری شے۔ پر کرتی یا تبت وغیرہ کو۔ نعت یا اپادان کارن ماننا) اور جب وہ نعت گیان یعنی سبب ہی کوئی شے نہیں تو نہ کوئی اسباب ہی نہ با علم کو سوار ایک برہم کے دینا یا دنیا کا کوئی اسباب ثابت ہوتا ہے نہ واقعی کوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے مہاتماؤں نے دیکھ کر معلوم ہونا۔ دوسرے کا تاج ہونے سے بانی ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۲۔ یہ امر صحیح ہے کہ سبب۔ اسباب ہوتا سو جگت کے معاملہ میں کوئی سبب ہی نہیں اس کے برہم سے سوار جگت کو ماننا غلط ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۳۔ اور جب کسی شے کا وجود ہونا خیال میں نہیں آتا یعنی کوئی شے ہی نہیں تو شے معلوم ہونا ہی غلط ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۴۔ سبب کا ہونا تینوں زمانے۔ ماضی۔ قبل۔ حال میں ثابت نہیں۔ نہ ظاہر ہوتا ہے تو ایسے بے وجود کا وجود ظاہر ہونا کب ثابت ظاہر ہو سکتا ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۵۔ مزید براں چت (اندیشہ خیال کرنا) ہی کوئی شے نہیں تو ایسی معدوم شے خیال کرنا ہی غلط ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۶۔ جسم نہ ہونا یہ پر کرتی (سوتہ سہا و طبعی عادت) اجنا برہم کی ہے اس وجہ سے وہ سہا و معدوم نہیں ہوتا یعنی وہ برہم جو غیر پیدائشہ انلی ہے۔ کسی وقت زمینانی میں پیر پیدائش ہو تا نہ مرنے کا قیاس غیر پیدائشہ اور زندہ جاوید (اجنا امرت) رہتا ہے۔

مفسر نمبر ۱۵۷۔ اور اگر ایسا نہ ہو گے تو پھر یہ نہ کہہ سکتے کہ خدا کا انجام ہوتا ہے ورنہ



ہوتی ہے بلکہ موکش معدوم ہو جاوے گی۔

**منتر نمبر ۱۵۸** اس لئے وہی سدا منت صحیح ہے کہ جو ابتداء و انتہا دونوں میں نہیں ہے درمیان میں ہی نہیں ہے اور اس مطابق ہے کہ جو نوٹ کو سچ ماننا۔ جیسے۔ واقعی۔ رسی تھی اور اخیر رسی رسی ثابت ہوتی تو درمیان میں رسی کو سانپ مانا وہ درمیانی بہرہ (نادانستگی اور شبہ) کی حالت میں سانپ ماننا غلط ہے کیونکہ اس پہلی رسی کے ابتداء میں سانپ نہ تھا نہ اخیر چوب و شنی وغیرہ سے پہچانا تو سانپ نکلا۔ اس کے نتیجہ کے لئے علموں کو سنسار بچا اور پیدا ہوا (رسی اور سانپ) کی طرح معلوم ہے واقعی نہ جگت ہی نہ پیدا ہوا اور اسی اخیر عقیدہ کا نام سوکش (نجات) از دنیا ہے کہ سنسار کو جو بچا تا وہ کوئی شے نہیں ہی گویا دنیا کے لئے سے نجات ہوئی۔

**منتر نمبر ۱۵۹** اور جیسے سپن کی ہشیار اوسی سپن کے وقت میں صحیح سی معلوم ہوتی حالت بیداری میں اوں مطلق وجود نہیں تھے جب تک ہر دیا کا علم نہیں اور وہ بے علی کی حالت مثل حالت خواب کے ہی اس لئے حالت بی علی میں (جب تک بے علی ہے) سنسار بچا معلوم ہوتا۔ اور جب جاگنی برہمہ دیا سے چلتی ہو تب سنسار کا وجود مطلق ظاہر نہیں ہوتا اس طرح عالم لوگوں نے اس سنسار کی ابتداء و انتہا۔ دونوں نہاد و تفتیح کر کے موجودہ حالت سنسار نام کو ہی نہاد۔ بچانا ہے۔

**منتر نمبر ۱۶۰** جیسے ہر ایک جسم کو جبراً جدا نہاد تہتہ لکڑی امر سلہ واقعی ہے کہ ہر جسم کے اندر جو حالت خواب۔ اوس خواب کی حالت کی سب ہشیار غیر واقعی۔ کا عدم۔ جو نوٹ ہوتی تھے پر برہمہ کے براٹ روپ کے مقابلہ میں تمام کائنات کو پر برہمہ براٹ کا ایک جسم سمجھو اوس وقت اچھی طرح ثابت ہے کہ جگت اور جگت کی متعدد ہشیار سب اس ایک مجموعی براٹ نامی جسم مثل خواب کے غیر واقعی کا عدم اور جو نوٹ ہیں یعنی سمجھو کہ مجموعی ایک جسم براٹ روپ کی پر برہمہ سپنہ دیکھ رہے ہیں سپن میں کچھ کا کچھ نظر آتا ہے اور جیسے فی نفسہ جدا گانہ جسم (جس میں ہشیار ناٹھی رگ ہیں) صرف ایک گ کی اندر رہنا معلوم ہوتا۔ تیسرا براٹ کی ایک رگ کی اندر تمام جگت روپ سپنہ دیکھ رہا ہے اور جیسے سپن کی وقت سپن کی رسی ہوتی ہشیاروں کا کوئی مقام قیام نہیں تھے سمجھو کہ وہ براٹ جو سنسار کو سپن کی طرح دیکھ رہا ہے



ان سنساری اشیاء کا یہی مقام قیام کچھ نہیں۔ اول سے اخیر تک تاتر۔ غلطی۔

منتر نمبر ۱۶۱۔ کیونکہ سپن کے وقت بہت ذرا سی دیر میں بڑے بڑے دور تک کے مقام تک پہنچتا۔ حالانکہ سپن دیکھنے میں نہ اس قدر دیر لگی جس عرصہ میں اُن بڑے بڑے دور والے مقام تک پہنچ کر لوٹ سکے نہ کہیں واقعی گیا بلکہ اسی مقام پر پڑا ہے جہاں سپن دیکھ رہا ہے۔ پس ظاہر کہ سپن کی اشیاء کا۔ زمان و مکان (کال و دیس) کچھ نہیں اس لئے اُن کا کوئی شے (بستو) ہونا ہی کچھ نہیں یہی حالت بجز سنسار سپن و ت کی ہے کہ سنسار کا۔ کال۔ دیس۔ بستو سب اردہ۔

منتر نمبر ۱۶۲۔ پہلی طرح سمجھو کہ سپن کے وقت جس کسی دوست عزیز یا بڑے درجہ والے سے جو کچھ سمجھایا اور سپن میں جو کچھ سونا چاندی بیٹا استری وغیرہ پائے یا ایک مقام موجودہ سے سپن کے وقت بہت دیر میں گویا وغیرہ وغیرہ جب جاگتے یقین ہوتا کہ واقعی نہ کسی نے سمجھایا نہ کوئی چیز ملی نہ کہیں گیانا آیا۔ جو دیکھا وہ سب جو ٹ تھا یہی حالت جگت کی ہے۔

منتر نمبر ۱۶۳۔ جیسے سپن کی حالت والی سب اشیاء۔ کوئی شے نہیں تھے چت کا دیکھنا یہی کوئی شے نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۶۴۔ حالت بیداری کے مقابلے سے کہ حالت بیداری کی اشیاء کا وجود ہوتا تھا حالت خواب کی اشیاء کو بے وجود سمجھ کر کہا جاتا ہے

منتر نمبر ۱۶۵۔ بیداری کہتے ہیں کہ جیسے حالت بیداری کی اشیاء جو سچی اور سچی اشیاء کے سنسار سے خواب میں جوٹی اشیاء پیدا اور معلوم ہوتی یعنی اُن کا عقیدہ ہے کہ ست سی ست پیدا ہوا۔ یہ کنسا ہی غلط ہے کیونکہ قبل ازیں ثابت کر چکے ہیں کہ جیسے آتما کی ایک جسم کے اندر سپن کی متعدد اشیاء تھیں اُس آتما بڑا ٹوپ کے اندر سپن کی طرح جگت کی بیٹا اشیاء معلوم ہو رہی ہیں جبکہ نتیجہ کہ سنساری حالت بیداری کو جو تم کہتے اور اُس کے تعلقات سے جو جو ٹا سپن ہوتے سو خود وہ سنساری است سپن کی طرح ہے تو یہ کہنا کہ ست سی ست پیدا ہوا غلط ہے بلکہ یوں سمجھنا ہے کہ جیسے سپن میں نہیں دیکھا تو تھے بڑا آتما سپن میں سنسار سپن کو دیکھ رہا ہے اور اس لئے



نست سے است نہ است سے ست پیدا ہوا بلکہ ایک آتما ہے جمیں ویت بہاؤ ست یا ست کا کچھ نہیں  
 منتر نمبر ۱۶۶ - چونکہ سنساری جاگرت حالت بیداری کو سپن (خواب) کا سبب کتنی مگر  
 مگر پراتہ میں سنساری کوئی شے نہیں۔ اس لئے سنسار کا قائم کیا ہوا سبب یہاں سبب  
 سبب بے وجود ہوتا ہے۔ اور یہی نتیجہ ہے کہ سنسار نہ کوئی شے ہی نہ کسی نے پیدا کیا نہ اس کی  
 پیدا کر سکا کوئی سبب ہی۔

منتر نمبر ۱۶۷ - غرض است سی پیدا ہونا کتنا غلط ہی اور ست آتما میں کوئی سبب جبہ نہیں  
 جو پیدا کرے اس لئے ست سے پیدا ہونا کتنا ہی ٹھیک نہیں بلکہ اسی قدر ہے کہ جس قدر پیدا ہونا  
 ماننے وہ پیدا لیش ہی نہیں ہے۔

منتر نمبر ۱۶۸ - سمجھو کہ جیسے حالت بیداری میں ہی بحالت بے علی کے۔ جھوٹ کو سچ۔ یا سچ کو  
 جھوٹ ماننا۔ جیسے سچی رسی کو جھوٹا سانپ ماننا۔ اور اس رسی دے جھوٹے سانپ کو سچا سانپ  
 جاننا۔ بلکہ اس جھوٹے سانپ سے سچی دہشت کمانا اور دہشت سی سچے کی طرح گرنا چوٹ لگنا یہ سب  
 مراتب حالت بیداری میں گزرتے تھے حالت خواب میں تمام بے علی ہے اس وجہ سے سپن میں  
 نوع نوع کی اشیاء دل ہی دل میں قرار دے لیتا۔ اس لئے بے علی کی حالت میں جو مانا اور سمجھا  
 وہ سب غلط ہے۔

منتر نمبر ۱۶۹ - اگر کہو کہ بیاس غیرہ آچار جوں نے جگت کی اُتیت (پیدا لیش) کو اور کرم کرنگو  
 کہا ہے اس لئے جگت اور کرم ست ہے ایسا سمجھنا ہی غلط ہے۔ بیاس غیرہ آچار جوں برعہ  
 اکا برتی ویدانت جاسنے والوں نے جو جگت اور کرم کو کہا اس سے مدہم ادہکاری۔ کم علم لوگ  
 جگت اور کرم کے سچے ہونیکو اخذ کرتے ورنہ اونہوں نے جو ترکیب یعنی حالت نمایاں ہونے آتما کی  
 جگت و پ کی فرمائی اس سے ادیم ادہکاری با علم لوگ جو برہمہ دیا کے عالم و عامل ہیں اون کو  
 یہی ثابت ہوتا ہے کہ پیدا کوئی نہیں ہوا ایک آتما ہی باز لیکر طبع ہست صورتوں سے نمایاں ہوا ہے۔ اور  
 کرم کو سچا نہیں کہا بلکہ صاف کہا ہے کہ کرم کا پس جو مگر غیرہ کہا جاتا ہے وہ صحیح نہیں ہے اس لئے



سپن کے پارتمہ سچے تھے بیداری میں بیداری کے پارتمہ سچے بے غلوں کو معلوم ہوتے واقعی  
 سپن اور جاگرت دونوں وقت کے پارتمہ جوئے ہیں نہ پہلے کہی سے نہ اب ہیں آئندہ رہیں گے۔  
 منتر نمبر ۱۸۹  $\frac{189}{44}$  باطنی کیمالت میں دل واقعی وحدانیت کی درجہ میں ہے بائیمہ جب تک دل میں  
 بے علی رہتی تب تک دل خواب بیداری دونوں حالت میں دلی میں مشغول ہوتا اس میں شک نہیں ہے  
 کیونکہ جب باطنی ہوتی تب ہی تو وہی دل ہے جس میں دلی کو مطلق گنجائش نہیں ہوتی وحدانیت مقول ہوتا ہے۔  
 منتر نمبر ۱۹۰  $\frac{190}{44}$  لغایت منتر نمبر ۱۹۳  $\frac{193}{44}$  اور تیشل ہے کہ جیسے سپن میں سپن کا دیکھنا والا اور  
 بحالت بیداری کے بیداری کا دیکھنے والا۔ سیج۔ انٹج۔ اویج۔ جبرلج۔ چاروں قسم کے اجسام۔  
 والوں کو دیکھتا تو وہ جملہ اقلام دے جو سپن یا جاگرت دیکھنے والیکے جو سے باہر نہیں بلکہ اسی  
 جاگرت یا سپن دیکھنے والیکے اندر ہیں۔ تیسے سپن و جاگرت میں جو کہا جاتا کہ دل دیکھتا ہے وہ دل ہی  
 اسی سپن و جاگرت دیکھنے والیکے اندر ہے لیکن باہر نہیں بلکہ وہ دل ہی کوئی شے نہیں مطلب یہ کہ  
 سپن کو دیکھا جس نے دیکھا جس کے دیکھا۔ ان تینوں میں سے کوئی شے جدا گانہ نہیں ایک آتما ہی  
 ہے وہ بحالت او دیا کے سپن و جاگرت میں سب بہتار بڑا آتما ہوتا اور دو یا میں سب بہتار کو شمیٹ لیتا ہے  
 منتر نمبر ۱۹۴  $\frac{194}{44}$  اصلیت یہ کہ آتما اور چت کہنے کو دو اور واقعی ایک پارتمہ آتما ہی ہے وہی چت  
 روپ ہو یا اور اس حالت میں اپنے چت سے آتما اپنے آتما کو اور آتما اپنے آتما سے اپنے چت کو دیکھتا  
 اس طرح وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کے اپنے میں آپ کو دیکھنے والے ہیں مگر واقعی یہ دونوں لکشن  
 (سپن۔ سفر۔ نقطہ۔ ندارد) ہیں کیونکہ جب چت کوئی دوسری شے ہو تب ایک دوسرے کو دیکھنے والا  
 کہا جاوے۔ دویت باوی چت اور آتما کو دو دانتے اسبوج سے اون کو دویت باو پر تیت ہوتا  
 جیسے کوئی شخص آئینہ میں اپنی صورت دیکھے اور اپنی خاص صورت کو شے جدا گانہ اور آئینہ کے اندر  
 کی شے کو۔ کوئی جدی شے مانے۔ یہی حالت ہید بادیوں کی ہے۔ سو کسی طرح ٹھیک نہیں۔

منتر نمبر ۱۹۵  $\frac{195}{44}$  جیسے سپن میں جیو پیدا ہوتے اور مرتے اور واقعی ان میں سے جس کو پیدا  
 ہوا کہا وہ پیدا نہیں ہوا۔ اور جس کو مرا ہوا کہا وہ مرا نہیں اسی طرح حالت بیداری میں جیو نکلا



مرنا اور جیو ناکھا جانا اور واقعی نہ کوئی پیدا ہوتا نہ مرنا کہ آتما سے سوار کوئی شے نہیں اور آتما موت حیات  
میرا کہ نہ ختم لیتا نہ مرتا ہے۔

**منتر نمبر ۱۹۶** سپن کی طرح دوسری تھیل مایا۔ اندر جال بدیا کی ہے کہ اندر جال کے کھیل میں  
جیو پیدا ہوتے اور مرتے معلوم ہوتے واقعی نہ کسی کا ختم ہوا نہ کوئی مرا۔

**منتر نمبر ۱۹۷** جیسے اندر جال لے متروں اور اکھروں سے۔ اندر جال کے کھیل والے  
جیوں کا جیو ٹا پیدا ہونا اور مرنا۔ تیسے بے علمی کی سچ اور جیو ٹے عناصر سے جاگرتے ہیں جنم لینا اور  
مرنا۔ اور واقعی نہ کسی کا ختم ہے نہ مرنا ہے۔

**منتر نمبر ۱۹۸** پہلے اس سے تیسرے پرکرن کے اخیر چھیا کہا دیا ہی پہر اس موقع پر پر  
سے مدانت کہتے ہیں کہ جگت کا کوئی کارن (سبب و سبب) نہیں اس لئے واقعی کوئی جیو  
ہی نہیں ہوتا۔ اور جب پیدا ہی نہیں ہوتا تو مرنا کتنا کب ہو سکتا ہے کیونکہ جب پیدا ہوتا صحیح ہوتا ہے  
اُس کا مرنا۔ ناپید ہونا کہا جادوی پس جبکہ یہ بیستہا واقعی ہے کہ کوئی پیدا نہیں ہوتا تو وہ ست آتما اور ہی  
ست سب میں بڑے درجہ والا ہے۔

**منتر نمبر ۱۹۹** چت ایک ہی مگر جب تک بے علمی تب تک تعلقات سے یا تعلق اور تب تک  
اوس کو سب کچھ معلوم ہوتا اور دیکھا ہوا سچ مانا جاتا۔ اور جب چت با علم ہوا تو خالص سب سے بے تعلق  
اوس کی صہیت ہی اس لئے بحالت بی تعلقی کے اپنی اصلی حالت اتم روپ میں پہر کچھ بھی اپنے  
سوار نہیں دیکھتا۔ اس لئے شاتر نے چت کی صہیت میں دو صفیتیں کی ہیں۔ ایک یہ کہ چت۔  
(بے تعلق والا) دوسرے یہ کہ نت (ہمیشہ کا اور لازوال) ہے۔

**منتر نمبر ۲۰۰** سناری یو ماریں ہی جو جس قدر کلپنا ہے وہ سناری یو ماریں کے نہری  
پر مارتے سے واقعی کچھ ہی نہیں ہے۔ اور سناری یو ماریں سے علیحدہ اگر کوئی عقلی دلائل کی کچھ اور  
کلپنا کرے وہ تو بالکل ہی بے اصل ہے۔

**منتر نمبر ۲۰۱** انا تم شاتروں۔ ویشیشک نہ ترک غیرہ سے پیدا ہونا۔ مرنا۔ سب یو ماریں



وصفاتی یکساں ہے۔

**منتر نمبر ۱۶۸** - نتیجہ کہ آتما جیتن یگیان گہن ہے۔ اُس سے سوار جگت کی پیدائش اور فوج منح کی نموداری کسی دوسری شے۔ پرکرتی یا۔ عناصر وغیرہ سے ہرگز نہیں ہی نہ پرکرتی وغیرہ بذاتہ کوئی شے ہے اس لئے آتما جیتن میں کسی دوسری شے کا ابھاس عکس نہیں آتا تاکہ کسی میں عکس ہے کیونکہ آتما سے سوار کوئی جگت یا جگت کی اشیا میں ہی نہیں۔

**منتر نمبر ۱۶۹** - غرض جیتن آتما میں کسی کا ابھاس آتا ہے نہ آتما کا اور کسی میں ابھاس جاتا آتما جیت اور بذات واحد ہے۔ اس لئے وہ نہ کنگی کارن (سبب) ہے نہ کسی کا کارج (سبب) یا اسباب ہی اور یہ معاملہ ایسا باریک سی زیادہ باریک ہو کہ خیال میں آنا مشکل ہی ہے۔

**منتر نمبر ۱۷۰** - جگت نا واقعی نہ کارن ہے نہ کارج۔ اس لئے آتما کا کسی سے کسی قسم کا برتاؤ کوئی بھی درجہ وغیرہ کے نہیں کہ آتما نہ کوئی شے ہی نہ اُس میں کوئی دہرم ہے۔

**منتر نمبر ۱۷۱** - آتما بذاتہ بچہ (جیتن) ہے اُس میں کسی سے کوئی دہرم پیدا نہیں ہوتا نہ اوس سے کسی میں کوئی دہرم گیا۔ اس لئے عقل با علم لوگ سبب اور سباب کی پیدائش نہ ہونا یقین کرتے ہیں۔

**منتر نمبر ۱۷۲** - جب تک ہیئت و پکرم۔ اور پل و پجہم ہیں۔ میں۔ میری۔ تیں۔ تیری کا عقیدہ تب تک دونوں اثر پذیر رہے اور جب یہ عقیدہ نہیں رہتا تب ہی دونوں مقصود ہو جاتے یعنی جب تک جو شخص خود غافل ہو کر افعال کرتا اور اُن کے ثمرہ کا پانی والا اپنے کو سمجھتا تب تک اوس کو بیٹے جیسے کا ثمرہ ضرور ملتا اور جو غافل ہو کر مرے اُس کا پرچم تھامتا تو تسخ ضرور ہوتا۔ اور جس کا یہ عقیدہ نہیں اور اپنے کو غافل و ثمرہ پانی والا نہیں سمجھتا۔ اگر نہ۔ ابوگتا جو آتما کا دہرم وہی اپنا سمجھتا۔ وہ دنیا سے نہات پاتا۔ اس میں کسی تقریر و رد و بدل کو گنجائش نہیں۔ صرف تجھ سے بندہ۔ تجھ سے موکش ہے۔

**منتر نمبر ۱۷۳** - جب تک ہت اور پل کو اپنی نسبت علم کر نہکا عقیدہ تمام تر معدوم نہیں ہوتا تب تک سنار بڑھا چلا جاتا ہے۔ کیسی تیج روپ ہی اور جس کا یہ عقیدہ معدوم ہو جاتا وہ پر سنار کر نہیں آتا۔

**منتر نمبر ۱۷۴** - ہر اتھ اور سنساری ہر ارنی دونوں طرح سے۔ دویا (علم) اور اویا (علم علی)



ہیں متفاد اتفاق ہے۔ یعنی علم کی نیست و نابود نہیں ہوتا۔ اور بے علمی وہ شے ہے کہ علم حاصل ہونے سے  
بے علمی نیست نابود ہو جاتی ہے۔ اس بنا پر جو جو بے علمی پر پڑ دیا کے اپنے کو فاعل مقررہ پائیو الاسبحۃ  
سوجب تک یہ سمجھ رہی تھیں کہ اسکا سنار بنا رہتا اور بڑھتا چلا جاتا۔ اور جب وہ بے علمی نہیں رہتی  
تو یہی سب سنار ہو کر نیست نابود ہو جاتا۔ اس لئے بے علموں کیلئے دنیا پیدا و فنا ہونیوالی شے ہے  
بالوں کے عقیدہ میں دنیا کوئی شے نہیں۔ اس لئے یہاں نہ دنیا کہی تھی نہ اب ہی آئندہ ریگی ایک  
آتما۔ ازلی لا ازال ہے کہ وہی ایک استیلائی تھا وہی ایک اب موجود ہے وہی ایک آئندہ ہمیشہ لا ازال  
رہیگا۔ نتیجہ یہ کہ ادویا میں سنار ہے اور ادویا کے نابود نہیں سنار نہیں ہے۔

مقرر نمبر ۱۸۵  
۵۸  
یاد دیا ایک پردہ ہے سو جب تک جس عقل پر ادویا کا پردہ پڑا ہے تب تک جیسے۔  
اندھیرے میں کچھ کا کچھ (جیسے رستی کا سانپ) سب دھرم دھرم سے بچے معلوم ہوتے اور جب وہ پردہ نہ  
عقل روشن ہوئی تب وہ دھرم دھرم سب نثار ہو جاتے ہیں۔

اسی طرح ادویا والوں (بے علموں) کا جنم کرم دھرم ہیو مار۔ مرنا سب مایا (بھرم) ہے سو وہ  
بحالت باطنی کے ظاہر نہیں رہتی نیست نابود ہو جاتی ہے۔

مقرر نمبر ۱۸۶  
۵۹  
جیسے مایاوی اندر جاں۔ بہانمتی وغیرہ کے مایاوی بیج سے مایاوی درخت  
اوپنچا۔ کہ نہ وہ بیج سچانہ درخت سچا۔ اور اس کا تھا اولہ و غیر مطلق نہیں اس وجہ سے وہ مثل سچے  
درخت کے۔ سچے درخت کی سی عادت قائم نہیں رہتے۔ کیل میں ہی اپجک نیست نابود ہو گئے۔  
جس نہ ہی حال بے علمی میں آیا اور دنیا کے دھرموں کا ہے۔

مقرر نمبر ۱۸۷  
۶۰  
اس وجہ سے جگت اور جگت کی دھرموں کو۔ نت (ہمیشہ کے اور لا ازال)۔  
کہنا یا انت (بالکل نثار) کہنا یا انت نہیں کہیو کہ مایا میں اُن کا وجود معلوم ہوتا ہے۔ اور واقعی۔  
وہ کوئی شے نہیں۔

مقرر نمبر ۱۸۸  
۶۱  
صرف یہ بات ہی کہ جیسا سپن میں جت (دل) دویت بہاؤ میں رہتا وہی  
جاگرت میں رہتا کہ سنکاپ بکپا دس کا خاصہ طبعی ہے اسی دویت بہاؤ میں جیسا سپن میں



پہل کی چاہنا نہ کرے۔ سبے مطلب جسم کے چال چلن کو برنونا کہ تیرہ درونی دور ہو کر قلب شفاف ہو اور تب جیسے کا دنیا۔ ایکو برہم دو تہہ ناستی۔ دیکھتے اور سمجھتے میں آوے۔

**منتر نمبر ۱۶۱** جو عالم لوگ حسب بندہ جزبہ منتر نمبر ۱۶۰ اصل حقیقت کو سمجھ کر بلا طلب یا بلا امید کی مطلب کے صرف جسمی رو بہ کھانے پینے وغیرہ کا عمل کرتے اور ان سے سناری یو ہمار کی جو حالت یا برن کے افعال وہ ہرگز خلاف ناموزوں سرزد نہوں گے۔ اور بالفرض اگر کوئی عمل اور ناموزوں ہی ہو گا تو بہت تھوڑا ہو گا جس کو وہ سمجھا ہی لیں گے۔ بے علم لوگ جو بھولا اندراج و بدشاستر کے جسمی یا برن آشرم کی فصل کرتے مثل عیش و عشرت دنیوی یا لگن ہو تو وغیرہ وہ سب ناموزوں و خلاف برہم دیہ کے ہی اور ایسے بے علم جس قدر فعل کرتے اور ان سے وہ سنبھالنا نہیں جاتا کہ اور ان کا شمر نہ ملو نہ پزیر ہونے دیں اس وجہ سے وہ ہمیشہ دنیوی ناسخ میں رہتے آتے اور انکی نجات دینا سے کہیں نہیں ہوتی۔

**منتر نمبر ۱۶۲** جیسے جنکو اندر جال کی دو یا معلوم نہیں اس وجہ سے اندر جال سے ظاہر ہوئی مانتی کہ انجان لوگ سچا مانتی وغیرہ مانتا کہ اس میں دستگی کرتے ہیں جیسے سمجھ کر جنکو برہم دیہ انہیں وہ سنسار کو سچا مانتے اور او میں دستگی کرتے ہیں۔

**منتر نمبر ۱۶۳** اصلیت یہ کہ آتما اور جسم دونوں کا انلی سمبندہ (مناسبت) ہے کہ آتما کا نظروں بلا اس کے اور جسم کا استقرار بلا آتما کے نہیں ہوتا مگر جسم مکان اور آتما مکین ہے۔

اس مناسبت سے جب جو جسم مکان روپ نمایاں ہوا۔ اور اس کے اندر جو آتما چھتین مکین روپ۔ اسکا کوئی نام مستودہ دنیوی اور جسمی افعال کے مناسبت ہی اس آتما کو کسی پر ن آشرم والا یعنی پیدا شدہ۔ اور جسمی مشا سے جو چلنا پھرنا تب آتما کو چلتا ہوا۔ اور باوجودیکہ کوئی فاعل نہیں تاہم ہر ایک کو کوئی نہ کوئی شے سی قائم کر لیا جاتا۔ اور جسمی چال چلن سے۔ دیکھنے والا نہ دیکھنے کا۔ گیانی یا لگانی۔ اور ہر ایک جس کے چال چلن سے وہ متحرک اور یہ۔ وہ۔ سو وغیرہ کے بیوا سے متعدد دکھا اور مانا جاتا داقمی۔ آتما۔ اجنا ہے۔ (پیدا نہیں ہوا) اصل (لاجنب ہی) کہ کہیں آتا جاتا چلتا پھرنا نہیں۔ البتہ ہے (یعنی کوئی شے نہیں جسکو انگشت نمائی سے کوئی دکھایا جاسکے) گیانی نہیں۔ (یعنی علم انائی) شانت (باتسکین) اور دے (دودھ لاشریک) ہے



**منتر نمبر ۱۶۴** اس اصلی بیوستہ سے ثابت ہے کہ آتما پیدا نہیں ہوتا اس لئے آتما کو اجا (غیر پیدا شدہ) کہتے ہیں اور جو اس اصلی بیوستہ کو برعہ و دیا سے جانتے وہ جنم مرن اور سنار میں بہنیں پڑتی ہے نجات پا جاتی ہیں

**منتر نمبر ۱۶۵** اب مثیلاً۔ اس آلات کار کو کہتے ہیں نام سے یہ چوتھا ادھیاء ہی جیسے سیدھا اور ٹیڑھا۔ بلکہ نوع بنوع سے۔ آلات کا چلنا ہی۔ یعنی جیسے نیچی رجیں ڈنڈا۔ اور اس کے دونوں کنارہ پر

گوڈر کپڑے کا گٹا۔ آگ سے روشن۔ یا جیسے کوئی لکڑی کا اوپر سے جلی ہوئی اس کو آلات کہتے ہیں۔ اور جیسی کوئی کھلڑی اس بنی یا ادھی جلی لکڑی کو گماوی۔ تو اس بنی یا ادھی جلی لکڑی کی آگ جی طرح گماوی جیسا

اس طرح سیدھی۔ ٹیڑھی۔ نوع۔ بنوع کی معلوم ہوتی۔ تیسے پکڑنا اور پکڑنے والے کا آہاس (جلوہ) بگیان کا جلیا ہے۔ یعنی آتما ایک بگیان روپ اچل (عین علم دانائی) لاجب ہے۔ اور دیا ربے علی ہے آتما کا جی طرح طرح کے

روپ اور چلنے والا معلوم ہوتا ہے اور واقعی جیسے بنی وغیرہ کی آگ تیسے آتما نوع بنوع یا چلنے والا نہیں ہے۔

**منتر نمبر ۱۶۵** جیسے مثی بنی۔ یا ادھی جلی لکڑی۔ واقعی خود نہ پرتی نہ اس کی واقعی ویسی ٹیڑھی سیدھی صورت والی ہے۔ دوسرے کی گمانے سے اس کا پھرنا اور نوع بنوع کی صورت نمایاں ہوتی اور اس طرح وہ جنم۔ اور ابھاس اس میں واقعی نہیں۔ اسی طرح بگیان کا واقعی جنم اور ابھاس کتنی قسم کا نہیں جیسا جگت روپ کر کے بنے علوں کو معلوم ہوتا ہے۔

**منتر نمبر ۱۶۶** اگر ایسا مانو کہ بنی۔ یا ادھی جلی لکڑی آلات نام والے میں ذاتی جنم اور ٹیڑھا۔ اور سیدھا ابھاس نہیں مگر اور کہیں سے یا اور کسی سے اس میں موثر ہوئے ہوں سو بھی نہیں ہے۔ بلکہ صرف گمانے سے

اس کی اس میں یہ بات نمایاں ہوتی ہے اور وہ نمودہی واقعی نہیں۔ تیسے بگیان میں کسی قسم کی منت یا پادان کی شراکت نہیں اور اگر یہ مانو کہ آلات و بگیان کے وہ دونوں گن جنم اور ٹیڑھی و سیدھی صورت والی۔ اور

کسی میں موثر ہوتی ہوں سو بھی نہیں۔

غرض آلات اور بگیان میں جنم ہونا اور بنوع دیگر اشکال ہونا نہ ذاتی ہے نہ اور کسی سے اوٹیں آئے۔ نہ ان سے اور کسی میں جاتے۔ وہ بذات خود۔ بصورت واحد و خبیب ہیں۔

**منتر نمبر ۱۶۷** اس طرح بگیان کی تشبیہ آلات کی تشبیہ طعام ہے کہ دونوں کی حالت ذاتی و



لیکن آتم شاستر برہمہ دیا سے پیدا ہونا۔ مرنا اور سب بیوی باریخص بے اصل اور نذر ہے۔ بلکہ آتما  
سوار جیسا اور کوئی پار تہ ہو اور اس پار تہ کا جنم ہوتا ہو تو اس کے مقابلہ میں آتما کو اجنا  
کہا جاوے اس لئے آتما۔ اجنا کہنا ہی نہیں بنا۔

منتر نمبر ۲۰۲  
بادی لوگ جس قدر کہتے وہ سب جھوٹ ہی۔ گڑھ لوگ جو جھوٹ کو صحیح قائم  
کرتے ہیں ہستاد (ہٹ) کرتے اس ہٹ کی حد تک جھوٹ بچ سکتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۳  
واقعی امر یہ ہے کہ واقعی چٹ کوئی خاص بذاتہ نہیں اور چٹ کسی۔ اعلیٰ  
ادسلے۔ اوسط۔ ہتھو (سبب) کو دیکھتا نہیں تو جب ہتھو نذر تو پہل کہاں سے ہوگا۔ اس لئے چٹ کو  
کوئی شے قائم کر کے اور اس کا دیکھنا۔ خیال کرنا۔ ایک کرم بہت شور و پ مانا۔ اور اس ہتھو پہل  
روپ جسم کا پیدا ہونا۔ ایسا جو بادی لوگوں کا کنا وہ سب غلط ہے۔

منتر نمبر ۲۰۴  
انت چٹ کی جو پیدائش متھن سے ہے وہ صحیح اور درجہ وحدانیت پر ہی ہے  
جس دل میں کوئی تڑپ نہیں دماں کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ عقل دل۔ کتنا کہ کسی کی پیدائش نہیں۔  
ایک یہ آتما سے سوار کوئی شے ہی ایسے مستقل دل کا حق کنا حق ہے تزلزل دل (بادیوں) کا کنا  
سب جھوٹ ہی۔

منتر نمبر ۲۰۵  
جس نے ست کی صلیت کو واقعی طور پر جیسا ہے جان لیا (ہیت ریت)  
ہے سب والا نہیں وہ ہتھو کو ست سے علیحدہ غیر متعلق سمجھ کر۔ سب رنج۔ فکر۔ حسرت اور خواہش  
ہر قسم کو چھوڑ کر خلیف ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۶  
جب تک اگرچہ دو ریت بہاؤ واقعی متھیا (جھوٹ) ہی مگر جب تک ہٹ کر  
دل او میں لیکن رکنا تب تک وہ دو ریت بہاؤ میں ہی دو ریت کی طرح رہتا اور جب برہمہ دیا سے  
ثابت ظاہر ہوتا کہ دو ریت بہاؤ غلط ہے تب سب ہی علیحدہ بے تعلق اور فانی ہو جاتا ہے۔

منتر نمبر ۲۰۷  
جو دو ریت سے بے تعلق ہوا اور دو ریت میں لیکن نہیں رکنا اس کی دو ریت  
برہمہ میں لاجنب متھلی ہوتی ہے اور عقل بہاؤ نکلی ہے نہ پچھ ہی کہ ہم بہاؤ غیر پیدا شدہ۔ واحد ہوتے



**منتر نمبر ۲۰۸** وہ ادویت ست چستین جسم سے بتر ہے کہ کسی ابتداء درمیان میں اور سکا جنم نہیں ہوا۔ اوس کو نیند نہیں ہمیشہ چستین جاگتا رہتا۔ اس لئے وہ کسی سہنے کو نہیں دیکھتا بلکہ ادا دیا۔ اشتمال یا عکس غیر کسی کے وہ خود پر کاش و پ چستین (منور) ہوتا ہے۔ کیونکہ پر کا شمان ہونا۔ اوس کا بہاؤ ذاتی خاصہ طبعی ہے۔

**منتر نمبر ۲۰۹** دویت بہاؤ ایسا ناقص ہے کہ چاہے جس طرح کے کرم کرو اور سکھ کو چاہو کہ کرم کرنا اور سکھ چاہنا دویت بہاؤ میں ہی ہوتا۔ مگر اوس سے سکھ بزرگ نہیں نکلتا ہمیشہ وہ کہہ ہی نکلتا ہے۔

**منتر نمبر ۲۱۰** اس بارہ میں جو ایسے مختلف بیان ہیں ۱۔ ہے۔ ۲۔ نہیں ہے۔ ۳۔ ہے ہی اور نہیں ہی ہے۔ ۴۔ نہیں ہے نہیں ہے۔ یعنی بیش شکہ کہتی کہ آتا۔ دیہوں سے علیحدہ ہے جس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ آتا اور دیہہ دونوں کا ہونا کہتے۔ نمبر ۲ چنگ بادی کہتے کہ آتا دیہوں سے تو علیحدہ ہے مگر عقل ہی علیحدہ نہیں اس عقیدہ سے وہ آتا اور عقل کو ایک شے اور باقی سب اشیاء آتا کو جدا گانہ مانتے ہیں۔ نمبر ۳۔ دوسری قسم کے اردہ چنگ بادی مانتے کہ آتا ہے ہی اور نہیں ہی ہے۔ نمبر ۴۔ ہون بادی کہتے کہ آتا نہیں ہے نہیں ہے اور ایسی مختلف راؤں میں سے کوئی کسی رائے کو کوئی کسی رائے کو متقل کہتے مگر حتم یہ کہ یہ بادی لوگ پرارتہ سے ناواقف مثل انجان بالکوں (بچوں ناقص) کے ہیں اس لئے بی عقلی سے سب اپنی اپنی مختلف رائے کہتے اور واقعی ان سب کا کتنا ٹیک نہیں۔

**منتر نمبر ۲۱۱** اون چاروں قسم کے بادیوں سے آتا جو چار قسم کا کما جاتا۔ سو آتا ان چاروں قسم میں سے کسی قسم کا نہیں اور جس نے ان چاروں قسم سے علیحدہ آتا کو جانا وہی پندت ہمہ ان ہے۔

**منتر نمبر ۲۱۲** جس پندت نے اون چاروں قسم سے علیحدہ آتا کا سو پ جان لیا وہ ہمہ ان و ہمہ بین ہو کر۔ ابتدائی۔ درمیان۔ انتہا سے بری ہوا۔ برہم روپ و چلائی کو پاکر پیر وہ کسی شے کو سوار ایک برہم آتا چستین کے مطلق کسی شے کو نہ دیکھتا نہ سمجھتا کہ اوس کا ہمہ اوست عقیدہ ہے۔

**منتر نمبر ۲۱۳** اس طرح جس نے برہم کو جانا وہی برہم (برہم کا جاننے والا) ہے پس اوس کی جو بہاؤ ہے۔ برہم کار برتی وہی برتی اون کی شمش (انتہہ کرن قلب کی صفائی) اور وہی برتی اوس کی دم



(محمومات کا قلمبکر ہے) اس وجہ سے وہ ہمیشہ سنا (کیاں) حالت پر رہتا اور سب کو جو چیز سہاوی  
جانا اور دیکھتا ہے۔

متر نمبر ۱۲۰۰ واقعی و فوائدی اشیاء کی تنظیم میں کہتے ہیں۔ جو شے اون کے جسم موجود اسے برتنے  
میں آدمی اوس کو شے کہتے جس کا نام شاستر میں سہو کہا جاتا اور جو برتنے میں نہ آئے ان کو شے نہیں کہتے  
بلکہ نذر کہتے کہ کچھ نہیں۔ اوس کو یہ بتواتر ہے۔

ای طرح جو علم برستنی آدسے اس کو شاستر میں خربہ کہتے چنانچہ اسی بخارہ پر دنیوی بیوہ میں است  
بیوہ کی ہشیا کو لیتا اور آپ لیتا اور پس کی ہشیا رہا کہ بیوہ اور زلیہ مافی جاتی۔

منہ پر غرور ۱۱۵ مگر پارتھ میں برہما کا برقی اور برہمہ دو ایسات صرف ایک برہمہ آج بھی ہے اور آپ نے  
اور تمام دنیا صبر و حلال والی پرستیاں بیداری و خواب کی سب سے تیز اور بڑی ہے۔ ایسا گہانہ کیسے  
کیا گیا ہوتا وہ نے نتیجہ کیا ہے۔

مقرر نمبر  $\frac{214}{89}$  گیلان دہلی اور گریڈ پ، جو، ٹوگک - جاگرت بہت سول نام سے تین قسم - الاتن سب  
میں جو - قاعدہ بہت دیا سے ایک کتاب پر مہ کو جانستہ دو پر سے عقل لوگ نمایاں مہہ دان ہوتی ہیں -

۲۱۹ - منتر نمبر ۱۹ - اصولی چار اصول ۱۰ - یہ معنی جوڑنا ترک کرنا - ۲ - گیر (جو جاننے کے لائق ہے) - ۳ - آب (پانی کے لائق) - ۴ - پاک (پکائی کے لائق) سویرہ عینے والوں نے ان چاروں اصول سے ایک برہم کو چچا نام سے برہم سے سوا کوئی شے پائی نہ تھی۔

مشرقیہ ۲۱۸ - سب دہرم والا جو آتما پر سمرہ اکاس کی طرح ایک اور نادی اور وہی جانتے  
کے لائق ہے اوس پر دینی مطلق نہیں۔

مستزید ۲۱۹ سب درہم والا آتمازل سے ہی بیچ دے روپ (غایت عروج کا با علم) ہے جس کو  
۹۲

منہ نمبر ۲۲۰ / ۴۳ سب ہرم والا آتا۔ ازل سے یکساں بائیں (دشانت) اور غیر بدیشہ خاصہ  
 جی سے بائیں مٹی کے درجہ مساوی کا سکڑ والا۔ اور کسی طرح جدا نہیں درصاف پاک ہی بدینو جو بدینہ



موت کش شانتہ کیلئے اس کو کسی فعل تجویز کی ضرورت نہی۔

**مستزیمہ ۲۲۱** **۹۵** نیار شاستر والے دو بیت بادی - انیار (بے اضافی) سے بید کو کہتے کہ برہم جوہ -  
جدا گناہیں اور جوہ کو مقابلہ برہم کے ازلی ایک شے قائم کر دیتے بلکہ قطع نظر جوہ کے وہ پرانا روپ عناصر کو کجا  
انہی - بتائے تو صاف ظاہر ہے کہ اون کے عقیدہ میں تین ملکہ آئندہ الیش ہیں - اور وہ لوگ جو ایک دلیل کہتے  
کہ بلا موجودگی مادہ عناصر کے کوئی شے بن نہیں سکتی اس لئے دنیا کی پیدائش سے پہلے جس وقت ازلی  
الیش اور جوہ تھے اس وقت میں عناصر ہی تھے جس نے الیش نے جگت کو پیدا کیا تو اس دلیل سے ظاہر ہے کہ الیش کی  
وہ صفت نہیں کر سکتے بلکہ فرمت کہتے ہیں کہ گویا الیش کو بلا موجودگی عناصر کے کچھ قدرت ہی جگت پیدا کرنے کی  
نہ تھی - حالانکہ جگت پیدا کرنا جگت کی اشیاء بنا متعلق پرارتہ (یعنی قدرت نامتناہی) کے اور ٹی وغیرہ اشیاء  
دنیوی سے برتن غیر بنانا متعلق سنساری بیومار کے ہی اندر صورت دن کے قیاس اور دلیل پرافوس ہی -  
کہ وہ پرارتہ اور سنساری بیومار اور کھارہ وغیرہ برتن والوں بے اختیار اور قدرت آفریدگار - و آفریدگار نامتناہی کو  
کیاں - بے اختیار قائم کرتے ہیں اس لئے ایسے بید بادیوں کو بخیل سمجھا جاتے کہ جیسے بخیل کو درپیش خزانہ نہایت  
غریزہ بخیل سمجھا کہ کوئی کام بدون دیر کے چل نہیں سکتا چنانچہ اسی بنا پر یہ قول ہے -

اسے زر تو خدا نہیں دیکھنا بخت را ستار عیوب قاضی الحاح جاتے

اسی طرح یہ بادی لوگ بھی سمجھتے کہ بدون خزانہ عناصر کے پیدائش عالم کا ہو نہیں سکتا تھا - سو جب الیش کو وہ  
ازلی خزانہ عناصر مع جوہ - ہو گئے والے عیش عشرت دنیوی کے گویا بطور ذخیرہ اجائی کے ملائب الیش دنیا کو بنا سکا  
ورنہ الیش کو قدرت مطلق نہ تھی - اس لئے بید بادی میں ہر گز پاک و صفائی نہیں نامتناہی پاک ناقص ہے -  
اور ادن کو متکرر کنا بیجا نہیں -

**مستزیمہ ۲۲۲** **۹۵** اور جس کا شل دیانت عقائد والوں اس بیداننے والی کا یہ عقیدہ ہے کہ آتما بچ  
ایک اس کا ثانی یا ہمراہی خواہ ازلی کوئی نہیں - اور وہ خود غیر پیدا شدہ ہی سم بہاؤ والا ہی ہر حالت میں  
ایک حالت ہی - پرارتہ میں جگت کوئی شے نہیں سب ہی جگت وہ کر کے نمایاں ہو رہا ہے اور اگر -  
بیومار میں جگت کی پیدائش مانو تو یہی وہی منت آبادان کارن ہی ایسا عقیدہ والا مہا گیانی و اخیر درجہ کا



غالم ہے اور ادس کو کچھ کر نیکی لائق نہیں۔

مفسر نمبر ۲۲۳  $\frac{۲۲۳}{۹۹}$  - غیر پیدا شدہ آتما برہمن - با علوں کا یہی عقل علم ہے کہ وہ غیر پیدا شدہ ہی اور آتما سوا کسی چیز غاصر - جگت کی اصلیت کچھ نہیں سمجھتے یہ ایسا گیان لاجنب ہی کہ لہنا اور ملتا نہیں۔

مفسر نمبر ۲۲۴  $\frac{۲۲۴}{۹۹}$  - پیدا ہادی تو - انکی برابر ذرا ہی اس کے خلاف آتما کا دہرم اور جگت کی پیدا نہیں کیے ایسے بے علوں کو ہمیشہ لونی کسی دنیا سے نجات نہیں ہو سکتی اور ایسوں کو کنا جاوی کہ یہ با علم ہیں۔ ان کا گیان دور ہو گیا۔ غلط ہی بلکہ ان کو محض بے علم کنا واجب ہے۔

مفسر نمبر ۲۲۵  $\frac{۲۲۵}{۹۸}$  - آتامیں بے علمی مطلق نہیں وہ ذاتی - ہر عیب سی پاک۔ ازی شدہ بدہ (شفاف عقل) - مکت (از ہمنزہ) ہے مگر جاننے والے ادس کو بعضات موصوف موصوف جاتی اور کہتے ہیں۔

مفسر نمبر ۲۲۶  $\frac{۲۲۶}{۹۸}$  - فضول دلیل کرتیو اسے لوگ مثل نیاروش شک بادی کا تپ ساستر (شناہالی) ہے۔ اس نے ادن کی کوتاہ سمجھ علمی اصلیت تک نہیں پہنچتی۔ اس نے ادن کے سب علم و افعال و دلائل عقلی و تحریر عقلی ادسی لقب الے میں۔

مفسر نمبر ۲۲۷  $\frac{۲۲۷}{۱۰۰}$  - اس پر کرن کے خاتمہ پر بطور منگلا چرن اور خلاصہ تمام اس پر کرن کے کہتے ہیں کہ آتما جو بہت کوشش کر کے جاننے کے لائق - نہایت باریک و دقیق - غیر پیدا شدہ - ایک یکساں بہاد و الا - پاک - صاف بے عیب - دونی سے ہی ہے اس بعضات موصوف کو بعضی موصوف جاتے بار بار منکرار ہو۔

مانڈوک اپنشد ختم ہوئی۔







انہیں چار مائر لفظ اوم سے پہلے۔ اول سب کو اسی لفظ اوم میں شامل اسی لفظ اوم سے نمایاں ہوا۔  
اسی لفظ اوم میں کے ہونے والے چھ لفظوں سب کا وہاں اسی لفظ اوم سے کرنا چاہئے۔

| پیشی (خود فسر و افسانہ کا نام دینا) |                     |                     |                  |                          |
|-------------------------------------|---------------------|---------------------|------------------|--------------------------|
| سشی مہر علی نام روپ                 | پہلا خبرو           | دوسرا خبرو          | تیسرا خبرو       | چوتھا خبرو               |
| اوم                                 | ا (۱)               | ا (۲)               | م (۳)            | نقطہ (۵)                 |
| سب مالک فسر                         | دھونگن              | مسوگن               | توگن             | شندہ برہمہ جیتن          |
|                                     | (صفت آفرید کاری)    | (صفت پروردگار)      | (صفت تمہاری)     | پچھلا اند                |
|                                     | برہما نام           | بشن نام             | رودر نام         |                          |
| ویدا                                | برگ                 | جگہر                | سام              | اترب                     |
| چند (وزن)                           | گاتری               | ترشپ                | کپتی             | وراسٹھ                   |
| اوستھا                              | جاگرت (نات)         | سپن (ملوت) خواب     | سکتی (جروت) غفلت | تیرا (لاوت) امین سرور    |
| اگنی                                | ظاہری آگ            | چراگن (حرارت غریبی) | سورج (آفتاب)     | پریم جوت                 |
| لوک                                 | پرتوی لوک           | انترکش لوک          | مرگ لوک          | برہمہ لوک                |
|                                     | رود زمین            | عالم فضا            | عرش اعظم         | لامکاں                   |
| اوم کی مائر اول کا رنگ              | نارنجی              | گندمی بنری ل        | سفید             | سب رنگوں کا مجموعی رنگ   |
| مائر کا موکل                        | برہما               | بشن                 | شب               | برہمہ                    |
| مقام تھرا اور مائروں کا             | ناف میں             | سین میں             | گلے میں          | ام الدماغ میں            |
| اپنا دوش چھوٹا لکھنا ہی نام         | بسو                 | تیجس                | پراگ             | برہمہ                    |
| مایا کے اہمائی الیٹر کا نام         | میسوز ستوتاما پریان | براٹ                | برن گریہ         | برہمہ                    |
| قسم آواز                            | بجن (حرف کی آواز)   | شرعرب کی آواز       | باجوں کی آواز    | انادیشہ جو قدتی تمام کٹر |
| اطراف عالم                          | پورپ                | پچیم                | دکن              | اور دماغ میں برہم رہتا   |
| موسم                                | دوہی بھرت           | دوہی فصل لہی        | دوہا فصل باش     | دوہا فصل سردی            |



## اوم منتر کے چپ اور وہیان کی ترکیب

انتخاب وہیان بنڈنٹ جو اترت وید میں پیرم اور سرگزیں نمبر ۱۵۰ الگہ یکا ش میں زیر امتحان  
ہیروم - ات سوکشم - کارن روپ موعی باریک سے زیادہ باریک - لطیف سے زیادہ لطیف ہے جس کی  
مثالیں ذیل سے سمجھنی چاہئیں دیکھیں نہیں ملتا۔

۱۔ باریک اس قدر ہے کہ ایک بال کی کوک کے دو نہر اچھے کرد تو ہی اُسکی لطافت کی گئی کثیف ہو  
۲۔ تمام عناصر و اجرام فکلی و الاراضی - ذوی روح و غیر ذی روح میں بیا یک ہی دیکھا نہیں جاتا  
مگر اس کی ہستی اشکذیل کے مطابق ثابت ہے۔

۳۔ پھول میں خوشبو نظر نہیں آتی مگر قیمتی طور پر پھول میں خوشبو ضرور ہے۔

۴۔ جیسے دودھ میں مکھن ظاہر نہیں مگر دودھ کے تھن سے دودھ کا عطر مکھن ضرور نکلتا آتا اور ایسا  
نکلتا کہ پورہ مکھن دودھ نہیں ہو سکتا بلکہ باقی ماندہ دودھ کا فضلہ جس کی کثیف کٹا پانی ہے دانہ بھجانا کچی  
مطلب کا نہیں تھے۔ وہ سروپ بیا یک اوم برہمہ - دودھ روپ جگت میں سے بذریعہ جوگ کے مکھن  
کی طرح جگت کا عطر نکلتا۔ اور تب جگت مکہ قابل ترک کر بھجاتا۔ اور مکھن کی طرح ہر جگت میں نہیں ملتا  
نامترونیاسے علیحدہ یعنی جگت ہو جاتا۔

۵۔ جیسے تل میں تیل - ایکہ میں رس - پتھر میں سونا اور جواہرات میں یکا یک نہیں معلوم ہوتے۔  
نہ نکلتے بلکہ حسب قاعدہ تل کر نیسے تیل رس - سونا - جواہرات ضرور نکلتے تھے جگت کی ہتھار میں سے  
حسب قاعدہ اوم کے آپاسنا و ارا دھن کر نیسے اجد - برہمہ - نکل آتا ہے۔ اس میں عقل سلیم اوم ارا دھن - برہمہ  
ظاہر کر نیسے علی سامان آدھیں۔

۶۔ جیسے پھول کے اندر اور باہر خوشبو بلکہ پھول کا عضو عضو خوشبو دار ہے تھے جگت اور ہر شے  
اندراور باہر برہمہ آما پرورن ہے بلکہ تمام ہتھار کے عضو عضو برہمہ ہے اوم کی ارا دھن ہی اوم ہی اوم جاتا ہے  
۷۔ سادہ میں اوستنا میں لفظ اوم میں برہمہ روپ وہیان کرے۔



۸۔ پرانیام (جس م کے تین موقع ہیں۔ ۱۔ کبھک (کچھا)۔ ۲۔ پورک (دروکنا)۔ ۳۔ ریچک (دھچوڑنا)۔ پس اول تو کسی شمار کے تعداد کو قائم کرے کہ ایک وقت میں اس قدر مرتبہ۔ اوم کا جب کرنا۔ پھر مرتبہ اوم کے جب میں۔ ۴۔ کوناف سے اور اس وقت ناف میں سرخ رنگ لگنی ہو۔ بشن چار ماتہ والیکا۔ جگت پالنے والا نفیس کر کے دھیان کرے۔ اس موقع پر زیادہ دیر نہ ہوگی۔ پھر اس م کو جس کا نام پران وایو اور پوک جانیو والا ہے سینہ میں اندر دل کے لاوی اور دوا حرف (او) کا شغل اور دل کے اندر سفید رنگ مع پان وایو نیچے جانیو لیکے مال بسرخ اور چارہ جگت پیدا کرنیو لے کنول کے پھول پر بیٹھا ہوا دھیان کرے اس کا نام کبھک کرنا ہے یہاں ہی زیادہ دیر نہ لگے گی بلکہ اس پران وایو کو مع پان وایو کے گلے میں لا کر اور گلے کے مقام اُدان وایو کو شامل کر کے۔ تینوں وایو۔ پران۔ اپان۔ اُدان مشمولہ کو۔ ترکٹی ہیں (جہاں پیشانی پر دونوں بویں ملی ہوئی ہیں) اور وہ مقام کاشی جا قیام بشی شراتہ یعنی جگت کے مالک کا ہی اور اسی بنا سے اس موقع پر چندن کا بند (قشق لگایا جاتا کہ جس موقع کے قشق سے تمام جسم کی رنگ کو فرسہ پہنچتی مغرض ترکٹی میں اور جب مزاولت ہو جاوی۔ تب خاص طور دایا ام الدماغ میں) جس قدر حصہ تک دم نہ ٹوٹے یہ اطمینان تمام رو کے اور خاص نرا کارنر آباد پاک خواہ ساکار۔ سو پادک برہمہ۔ سب دیوں کے دیو یعنی (ہما دیو) رنگ شفاف بلوری تین آتکہ والیکا دھیان کرے۔ اُس کا نام دوسرے۔ پورک کرنا ہے اور اس درمیان میں ناک کی اگلے حصہ کی (جس کا نام دھرو۔ قطب شمالی ہے) سیدہ سے تمام اپنے جسم کو ہر طرف دائیں بائیں اوپر نیچے سے تمام سیدہ کر کے بیٹھا رہے اور زمین کی طرح لاجب رہی کہ کوئی عضو ہلنے نہ پاوے۔ اور پیٹ کے اوپر کی کمال میں سلوٹ نہ پڑے۔ نیز سے مرتبہ جب وہ دم نہ ٹوٹ سکے اور نکلنے کو ہو نوناک کا بایاں نتھنا بیگلا نام کو بایں ماتھ کے انگوٹھے سے بند کر کے آہستہ اوس دم کو دماغ سے نیچے اتار کر ناک کے دائیں تھنہ انگل نام والے میں لاکر آہستہ آہستہ ناک کے بیچ باندھ کی رگ سے (جس کا نام کھنڈا ہی دم کو باہر خارج کر دے اس کا نام تیسری۔ ریچک کرنا ہے۔ اس طرح ہر مرتبہ اوم کے کہنے میں تینوں کا مکمل کر



اور اوم کہتے جلدی نور اوم اوم - اوم) بلکہ جانتا کہ مکن ہو توڑی توڑی دیکو - دوسرے  
 پلرک کر بات - بتانا - اوم - ابتدا میں اوم لفظ آواز سے کہا جاوے گا جس آواز کو دوسرا اس کے  
 ربط ہو - نے پر ایسی دوسری آواز سے کہنا ہو گا کہ دوسرا شخص آواز کو نہ سمئے - اخیر یہ صرف ل ہی نہیں  
 قرآنہ - لئی - اور چیت کی برقی صرف برہمہ کے ہیان میں لگی اور تجربہ کی بات کی اس اخیر درجہ میں  
 ایک مرتبہ اوم کے تینوں کریا میں عموماً ایک گھنٹہ دیر لگے گی - پس ابتداؤ - ایک مرتبہ اوم کے پڑنا نام  
 - کچھ منٹ ہر پاؤ - پترادہ - پترتین پاؤ گنتہ کی دیر پڑتی چلے گی اور اسی اسی عرصہ تک من و چیت  
 شانت رہیگا (بالفرض اپنے خاص طبی کے مطابق سن (سنگاپ بکاپ) اور چیت لگی پہلی پاؤ  
 کے چنتوں کر نہیں ملے ہو تو فوراً من و چیت کو ہٹا کر برہمہ ہیان میں مشغول کرے -

(نوٹ) اخیر حالت میں اٹھ سہی - فرمان برداری کو حاضر ہون گے اذن کی طرف  
 مطلق توجہ نہ کرے -

### خلاصہ تارک اپنشد

جواترب وید میں نمبر ۳ - سرگرب میں نمبر ۴ - الگہ پرکاش میں نمبر ۳ - مندرج ہے - بہار و واج کا  
 سوال - تارک کون ہے - جاگو تک کا جواب - ۱ - ترن - ۲ - تارن یا تارک - ۳ - ترن تار  
 تین قسم ہیں - ترن کے معنی تیرنے - دریا سے پار ہونا والا - ۲ - تارن یا تارک کے معنی پارا تار ہونا والا -  
 ۳ - ترن تارن وہ جو کہ خود پار ہو اور دوسرے کو بھی پارا تار دیوے - ۱ - جیسے دریا کے جانور کہ ترن تار  
 تارن نہیں - ۲ - جیسے کشتی (ناؤ) کہ تارن ہے ترن نہیں - ۳ - تیسرے جیسے طاح کہ ترن تارن اور جو  
 صفت ۱۱ ہے تیسرے سنسار سمندر سے تیرنے پارا تار ہونا والا - اوم - ہے اس بنا پر اوم کو تارک نہ کہتے  
 اور چونکہ سب ینشروں میں اُس کو فضیلت ہے اس بنا پر اوم کو مہاتر کہتے ہیں -

خلاصہ تارک سکھا اپنشد - جواترب وید میں نمبر ۱۱ - سرگرب میں نمبر ۲۲ - الگہ پرکاش میں نمبر ۳  
 مندرج ہے - اگلا - اور سنت کمار شیوں کے پانچ مراتب اے استفہام سے اتر بن رشی کے  
 جواب پانچ ہیں -



۱۔ سب سے پہلے آواز (اوم) کی ظاہر ہوئی۔

۲۔ جب ہندو رجہ نقشہ مصرحہ بالا کے سب موجودات کے اور خصوصاً برہمہ کا اس سے تعلق اس لئے ابتداء اسی کا چپ کرنا جاری ہوا پس اسی کا شغل لازمی ہے۔

۳۔ اس کے شغل کرنے کی وہ ترکیب ہی جو قبل ازیں انتخاب (دھیان بند) اپنشد میں تحریر ہوئی

۴۔ اس کا شغل کرنا اوس پر لازمی ہے کہ جو بے غمی سے اپنی کو بھو بھوہتا جو برہم کی ایک تائید جانتا۔

۵۔ اس کے شغل سے جو ہونے کی برہمنی (جیسے سی میں تپ کی برہمنی) وہ قطعی گیان کی روشنی

سے دور ہو کر شغل کرنے والا خاص زیادہ ایک برہمہ روپ ہو جاتا ہی خاص غرض اس کے شغل کر نیسے

ہے اور جو برہمہ کی برہمنی دور ہونے کے بعد جو سنیا سی (اوم) کا شغل جیسے جی رکھتے۔ وہ اون کی برہمہ

کا برہمنی میں جیونکتی اور ہر دم برہمہ درشن ہے کہ زیادہ ایک برہمہ کا یا اوم سو پا دمک روپ ہے

برگن کی صورت اور دھارنا سب سے علیحدہ اور نہایت باریک لطیف ہے مگر وہ بغیر ابتدائی شغل (دھیان

سرگن کے نہ بنائی جاتی نہ سمجھ میں آتی سو گن سروپ ہی (اوم) ہے اس لئے ہر حالت میں اس کی

دھارنا لازمی ہے۔

خلاصہ پر نو اپنشد۔ جاترب وید میں نمبر ۳۲۔ سر کر جی نمبر ۳۳۔ لکھ پکا شمس نمبر ۳۴۔

(۱) یہ لفظ (اوم) ایک پد (کلمہ) اور علیحدہ استقصد۔ وید کی مشرقی ہے جو وید میں تبدیلی مندرج ہے

(۲) وید میں ہزارا منتر ہیں مگر ہر منتر کے جب اور خیر میں پہلے اوم کہا اور لکھا جاتا ہے اور چونکہ

برہمہ کی طرح یہ سب میں باریک اور سب علیحدہ ہی دینو چشل بیلک کی ہر منتر کے پہلے کہا اور لکھا جاتا۔

اسی کی تاخیر منتر میں کاج سدہ کر دینے کی ہے۔ مگر منتر کے الفاظ کے شمار سے علیحدہ رہتا جو کوئی کسی

منتر کو تیس اس کے ورد کرے اثر پذیر ہو۔

(۳) جیسے وقت پچھلے ہونے کی طرح کئی ہو جاوی تو پچھلے کا شکم مار سے نکھٹا شکل۔ بلکہ وہ کئی حالت

مگر طالع ہو جاتی۔ یہ اوم کے چپ کے وقت اگر قاعدہ کے خلاف نشست اور آواز میں اول رہتا

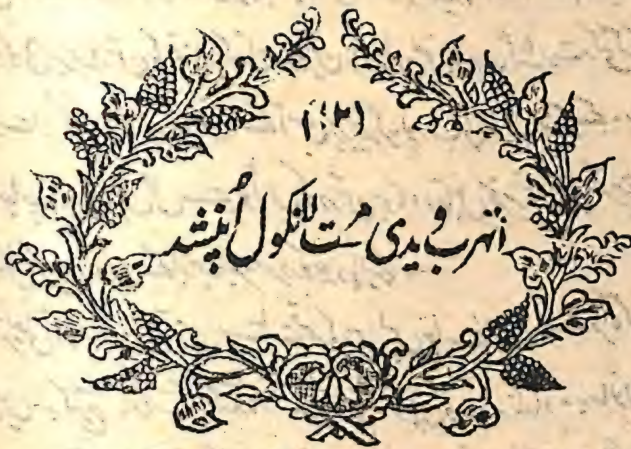
یا آخر میں کئی ہو جاوے تو کچھ اثر نیک نہ ملے گا۔ یہ اکاس بانی ہے اسی وجہ سے اس کی آواز نیک



اوپر ام الدماغ نکت سیدنا منفرہ وخلق میں ہو کر اکاس (خلا) سیدنا اور صاف ہونا چاہئے۔  
 (۴) جو کوئی برہمہ دشمن کی تمنا رکھتا ہو وہ تین راستن یعنی (۱) گنہ گرت رکھی کہ کماوی  
 نہیں فادہ کرے اور گنا (نامی گناہ) کے آسن پر بیٹھ کر پورب کی طرف منہ کرے۔ روزانہ ہزار  
 مرتبہ اوم کا جاپ کرے اس عمل سے جو اس کو دشمن ہوتا وہ قابلِ تحریر نہیں نہ تقریر چون جو کا  
 دخل ہے عمل کرنا والا اس کے از ہمہ برتر سرور کو خود پالیکا۔

(۵) ستر یعنی آواز دن کی دہن سات سات قسم کی ہیں جس چاہئے جس ستر سے قرآن کرے وہ  
 سات ستر ہیں۔ کرج۔ رکبت۔ گندتار۔ مہکم۔ نیچم۔ دہی دت۔ نکھاڈ۔ برساتوں سروں  
 بیان از دوی سو ہم آپند کے لکھا گیا جو اتہرید میں نمبر ۳۳۔ ہر اکبر میں نمبر ۴۰۔ الکر پرکاش  
 نمبر ۳۴۔ درج ہے۔ واضح ہو کہ سو ہم شبہ کے معنی ہیں (سو میں ہوں) ہے جس کو برہمہ کہتے۔  
 سو برہم میں ہوں) رشیوں نے مراد لت ہی بچا ہے کہ یہ ہم اور پر کو جانا آواز۔ سو۔ کی اور جب  
 اوپر سے نیچے کو آتا ہے اور ہم کی خود بخود ہر وقت ہر کسی کے جسم میں ہوتی رہتی۔ اگر سو کو یعنی  
 نیچے سے اوپر دم جائے اور قدم اور اوپر سے نیچے آئے کو موخر سمجھو تو سو ہم۔ اور اوپر سے نیچے کو مقدم اور  
 نیچے سے اوپر کو موخر سمجھو تو (ہنس کی آواز ہے) اسی بنا پر۔ آماروچ کو نہیں بولتے پس اوم کے  
 جب کے وقت اس پر پورا خیال اور یقین رہے کہ سو ہم یعنی سو برہم میں ہوں) اسی بنا پر  
 رشیوں نے (سو ہم یا مہسو کا جاپ ہی جاری کیا اور اس کو اچھا جاپ کہتے کہ خود بخود جہر  
 میں ہر دم۔ پر یہ جاپ قدرتی طور پر ہوتا رہتا ہے۔





## انٹربیدی مت لکھول انشہ

موت کا وقت پہلے سے معلوم ہونا اس کی تاثیر ہے

یہ انشہ ویدیں نمبر ۲۰۔ سر لکھیں نمبر ۲۱۔ اور لکھیں پرکاش میں نمبر ۲۲۔ مندرج ہے۔

اترین ویدیں میں چاتر۔ انشہ چھ نکات ہیں۔

॥ ओं सत्यं परः ब्रह्म ॥  
॥ पुरुषं कथ्या पुरुलं ऊहसिक्तं विरुपाक्षं विष्णु पं नमो नमः ॥ १ ॥

اس منتر میں سات پد (حصہ) ہیں

چنانچہ ہر ایک حصہ کے معنی حسب ذیل ہیں اور اس میں چہ نام ذاتی و صفاتی پرانا تاکہ ہیں

| نمبر | ہر حصہ کے الفاظ | معنی  |
|------|-----------------|---|
| ۱    | سبیم            | سچ۔ برحق ہے۔ اُس کے سوا سب ٹی ہونٹ ہیں۔   |
| ۲    | بدرہ            | پرانا کی اصلی دو صفت۔ دو نام۔ دو روپ ہیں۔ ایک سو پادک چتین<br>جگت کا کارنا دہر نام۔ لیکن سروپ۔ اور صفت میں اوس کا نام۔ شہ (بجہا)<br>اور سب پادہ سے بری۔ بڑا پادک چتین۔ لیکن سروپ تسکا نام پر برہم |
| ۳    | پریشم           | شد برہم چتین نے اپنی لاتعداد و بعلیاز قیاس قدرتوں یعنی اجنت<br>وانت شکتیوں میں سے صرف ایک۔ ست۔ برج۔ تم تینوں گنوں کے درجہ<br>ساوی۔ سایہ اوستا۔ پرکرتی (خاصہ بھی) کی طرف توجہ کی اوسی حالت میں     |



|   |            |   |
|---|------------|---|
|   |            | اوس کا نام پرش کما جاتا اوس کو آتا پرش کہتے جو سب میں مجبٹ پایا کہ۔<br>سب کو روشنی و طاقت دینے والا ہے۔   |
| ۴۔  | کرشن پنکلم | سفید۔ زرد سیاہ اُس کے رنگ ہیں مطلب یہ کہ ست گن کا رنگ<br>سفید۔ رچو گن کا زرد۔ تو گن کا سیاہ رنگ ہر وہ اوسی شدہ ہر کچھ گن ہیں  |
| ۵۔  | اردہ لنکلم | چنانچہ اوس رچو گن سے جگت کو پیدا اسنو گن سے پرورش تو گن<br>سے فنا (پیر پرستورا پننے میں لے کر لیتا ہے۔ تین بڑے سے بڑی لٹکے<br>نشان ہیں کہ اوس کے سوا کوئی پیدا۔ پرورش مٹا نہیں کر سکتا۔ |
| ۶۔  | بروپاکشم   | اوس کا روپ اس چڑے کی آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ آتما کار<br>برتی میں ہر دیکھ گیاں کی آنکھوں سے اوس کا صاف درشن ہوتا ہی۔   |
| ۷۔  | لبورپ      | اگر اُس کو انہیں چڑے کی آنکھوں سے دیکھو۔ تو اس طرح کہ تمام جگت<br>اور جگت کی اشیا۔ اور ہر شے کا عضو عضو۔ اور سب یو نا رچال چلن بینی<br>و دنیوی۔ سب ہی ہے۔ (ہما دست)۔                    |
| ۸۔  | نومنہ      | اس پر برہمہ کو بار بار منسکار ہے۔   |
| <p>اس رچا کا جو رشیوں نے اپنے اپنے آخر وقت وفات تک جپا اور ان سات وپوں سے<br/>پر برہمہ کا وہیان کر کے ارادہ بن کیا۔ تو جیتے جی اس کی برکت سے مراتب ذیل غیر مرقبہ (جو دنیا<br/>میں زیادہ سے زیادہ شغل ہیں) سب آسان ہو گئے۔</p> <p>(۱)۔ جو کوئی اس منتر کو کم سے کم کسی تعداد سے صبح۔ شام۔ دوپہر تین وقت ہی ورد کر کے<br/>چڑھے۔ اُس سے جی المقدود گناہ چھوٹے یا بڑے سرزد نہوں۔ نہ وہ کسی گناہ کو بھکا ارادہ کرے<br/>اور اگر اتفاقہ کوئی گناہ بن پڑے تو پر تما صاف کریں کہ اوس کے ماملہ اعمال میں واسطے ملنی بد نیکی<br/>دیج نہوں اس طرح گویا اکامی کرم کی بندش ہو جاوی۔</p> <p>(۲)۔ کچھ عرصہ میں آتما کا گیاں ہو کر آتما کو کسی فعل کا نکر نیو الا اور افعال کا ثمرہ نہ پائیو الا یعنی کرنا</p> |            |   |



ہوگتا حق یقین کر کے سمجھ جاوے کہ پچھلے جنموں میں جو افعال ہوئے اور جنموں میں ہی وہی  
آتا کرنا ہوگتا تھا اس لئے سمجھتا ہے۔ پچھلے کسی جنم میں ہی کوئی فعل نہیں کیا تھا۔ اس اخیر سمجھ سے  
دیوی ہویا کے شاستریں جو سخت کرم (انسانی افعال جو آئندہ ثمرہ دیویں) فرض کئے گئے ہیں۔  
اور سخت کرموں کا نام و نشان نہ ہے۔

(۲) جب سخت (زمانہ اور سب جنموں ماضیہ) و اکامی (زمانہ آئندہ) کرم نیست نا بود  
گو یا پہلے کسی آتائے کوئی کرم نہیں کیا مذاب کوئی کرنا ہے جو آئندہ کسی ثمرہ کو کسی جنم میں دیوی تو صرف  
برابرہ کرم (تقدیری) جو مول الکیان والے کارن شریرا دیا (بے علمی) سے جنکے ہو گئے لئے جنم  
انسانی موجودہ نمایاں ہوا اور ان کا ثمرہ تقدیری پاکر جسم چوڑ کر نور اسید نار برہ میں لین جانا اور پر جنم  
نہیں ہوتا جیسا وید کی شری کہتی ॥ पुनरे म न विद्यते ॥ اور کسی جنم  
پیدا ہو کر کسی ماما کا دودھ نہیں پتیا یعنی آدمی سے لیکر کسی پشتو پستی وغیرہ کے جن میں کسی کے پیٹ  
سے پیدا نہیں ہوتا جس کو آتائے غرض یہاں سے نجات ہو جاتا ॥ म न पयो धर न पुन विद्यते ॥

(۳) سب سے عمدہ اس کی تاثیر یہ ہے کہ رشیوں نے ہر طرح کی تدبیریں کیں کہ موت کا وقت  
معلوم ہو جاوے مگر سب میں غلطی رہی اس کی تاثیر سے بالضرور موت کا وقت چھ مہینے پہلے ابتداء۔  
دریافت ہو جاتا اور چھ مہینے سے اخیر وقت تک اس نتر کے الفاظ سے بالیقین قریب قریب وقت  
معلوم ہوتے یعنی اس کل نتر میں ابتداء لفظ اوم۔ اخیر میں نمونہ اور درمیان میں حسب مصرعہ بالا۔  
سات نام پر ماما کے گویا کل ۹ حصہ میں سو ایک ایک حصہ یا دسے جاتا رہتا ترتیب دیکھی ہے۔  
۱۔ اوم۔ چھ ماہ پیشتر۔ ۲۔ سیم۔ پانچ ماہ پیشتر۔ ۳۔ پر پریمہ۔ چار ماہ پیشتر۔ ۴۔ پر ششم۔ تین  
مہینے پیشتر۔ ۵۔ کرشن پنگم۔ دو ماہ پیشتر۔ ۶۔ اُردہ سنگم۔ ایک مہینے پیشتر۔ ۷۔ برو پاکشتم۔ پندرہ  
دن پیشتر۔ ۸۔ یو یویم۔ تین دن پیشتر۔ ۹۔ نمونہ۔ عین وقت وفات۔

(۵) نمونہ جو اخیر وقت پر یاد نہیں آتا اس کی وجہ خاص ہے کہ نہ کار کرنا کام داس۔ نیدہ۔  
جیو کا ہے سو اس کے پر تاب سے اسکے ارادہ کی مدد سے جو اپنے جیو روپ ہو گیا مطلق



نام و نشان باقی نہیں رہتا بلکہ اپنے آپ کے (آئنا کو) اسید بناؤ سے خالص نر اپاد تک برہم جیسے جی  
حق یقین سے تحقیق کر لیتا۔ ہر کون مالک۔ آخر کون داس۔ تیدہ۔ بلکہ ایک برہم ہی برہم ہی  
تو کون کس کو منسک کرے۔ اور چونکہ اسیدانی لفظ است سے جگت کیل نمایاں ہو کر اخیر درجہ سبونا  
تک درجہ بدرجہ مطابق ترتیب الفاظ متر موصوف کے پہنچا ہے۔ اسی ترتیب کی مطابق اول  
سے اخیر تک کے الفاظ ہوتے جاتے جس کا مطلب یہ کہ چہ سینے پہلے اوس کو برہم گیان ہو جاتا  
اسوجہ سے ترتیب وار اوس کے عقیدہ سے یہ سب جگت کی رچا اور درجہ سبوتا نابود ہوتے  
چلے جاتے ہیں اور جیسا اوس کے عقیدہ میں جگت سبونا م والا اعلیٰ نر یا تو ہر کون کس کو منسک  
کرے اس لئے اخیر وقت سوت پر وہ بواسطہ منسک اور غیر میں شامل نہ ہو کر خاص برہم سرورپ  
میں شامل ہو جاتا ہے۔

## واضح ہو کہ

ہمارے کارخانہ میں حسب ذیل کتابیں بھی چھپ رہے ہیں۔

۵۲۔ ہارون اپنٹون کا مجموعہ اردو ترجمہ۔

۱۸۔ اٹھارہ قسم کی گیتا۔ اردو ترجمہ یکجائی۔ ونیر ہندی۔

۱۸۔ اٹھارہ ستر تون کا مجموعہ۔ اردو ترجمہ یکجائی۔

کرشن پجروید کا اردو ترجمہ۔ جو اصلی پجروید کے خلاف ایک عالم نے ضد سے دوسرا وید  
بن کر دکھایا تھا۔

چہر شسترون کا اردو ترجمہ مجموعہ یکجائی۔

چارون ویدون کا اردو ترجمہ علیحدہ علیحدہ جلد میں۔ نیز اٹھارہ پران کا۔



# دیگر اشیا موجودہ کارخانہ و دیاساگر بروٹھا صنلعلی گڑھ

## تخم اور پودے

ہر قسم کے دیسی ولایتی پھول کے چولے بڑے درختوں کے سوارے باغین سب ازخود تیار رہتے ہیں۔ اصلی معتبر عمدہ قیمت مناسب لیجاتی ہے۔ ہر ایک پر نام کی تختی منگی رہتی ہے۔ عجیب سیوجات مصالحے و ادویات کے درخت جو کہیں نہ ملتے ہوں وہ ہمسے منگائے۔ ہمارے یہاں نہونگے توہم اونکے ملنے کا پتہ بتاؤ گئے۔

## باغ کے متعلق دیگر سامان

درختوں کے ہر قسم کی بیماریوں کی ادویات ہمارے یہاں ملتی ہیں پیریدیا کی شناخت طریق استعمال لکھا ہوا کسی سے کچھ پوچھنے کی حاجت نہیں۔ معتبر اور سستی۔  
تفیحی۔ الکجات لاتی۔ کہا ہر قسم کے۔ دیگر سامان ہم اپنی معرفت بھجوا سکتے ہیں سامان ہمارے کارخانہ سے یا ہماری معرفت جائیگا وہ سب عمدہ اصلی اور سستا ہوگا۔

باغبانی کے متعلق ہمارے یہاں ایسی عمدہ کتابیں جیسی ہیں جنکی ولایت تریف ہوئی

## علمی رومال

عالم الشائقین کی تفریح اور بچوں کی تعلیم کے واسطے نئے عجیب مذاق کے رومال اپنے کارخانہ میں چھاپی ہیں عمدہ خاکہ نقل پیشہ اور ادیبوں کی تصاویر عکسی طبعی اصول قانونی ہدایات۔ تواریخی معلومات جدیدہ اشعار چٹکے اور لطیفہ وغیرہ چھپے ہوئے قیمت فی دو آنہ۔ فی درجن عمر۔ اب وہیل بوٹہ کے رومال خریدنا فضاں ہے جب برابر قیمت پر ایسے اعلیٰ قسم کے ملین۔ محصول ڈاک ہر ہوگا خواہ ایک منگائے یا ایک جن اسلئے ایک سارے زیادہ منگائے یہ تو روزمرہ کے کام کی چیز ہے۔

## علمی مذاق کی عجیب کتابیں

ہمارے یہاں بہت قسم کی تیار ہیں انکی فہرست اس کتاب کے زیر صفحہ پر لکھ فرمائے۔

ملنے کا پتہ۔ بالوپیارے لعل زمیں دار بروٹھا صنلعلی گڑھ پو







[illegible]